

ادب فارسی

حصہ دوم

ایس۔ اے۔ حسن۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ ایف

ادب فارسی

حصہ دوم

اینگلو ورتاکیولر مدارس کے درجہ ہفتم کے لئے

ہولف

ایس۔ اے۔ جی۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ ایف

پبلشرز۔ تند کشور اینڈ برادرز

بنارس

۱۹۳۶ء

قیمت ۱۰/۱۱

باہتمام پنڈت بشجرت ناتھ بھارگواسٹنڈرٹ پریس الہ آباد میں چھپا

مقدمہ

اینگلو ورنیکا یولر مدارس کے ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کے لئے یہ دو مختصر کتابیں ادب فارسی حصہ اول و دوم مکسٹ باک کمیٹی کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ بحمد اللہ ان کتابوں کا انتخاب کمیٹی کی تجویز *Criteria* کے بالکل مطابق ہے۔

ضروریات زمانہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ کتابیں انگریزی کتب درسیہ کے نمونہ پر استقرائی طرز تعلیم کے بموجب ابتدائی فارسی پڑھنے والے طلباء کی استعداد خیال کر کے نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ جن کے مضامین کی طرف طلباء کی پوری رغبت ہو

اس انتخاب میں جدید و قدیم مصنفین و اہل زبان شعر کا کافی ذخیرہ میا کرتے ہوئے سبقوں کی ترتیب تدریجی حیثیت سے اس طرح کی گئی ہے کہ جیوں جیوں طلباء آگے بڑھتے جائیں سمجھنے کی قوت اور استعداد علمی بڑھتی چائے تاکہ رفتہ رفتہ مشکل اسباق اور تخیلی مضامین بخوبی آسانی کیساتھ سمجھ سکیں۔

اس انتخاب کی بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے دروس اس طرح سے مرتب کئے گئے ہیں کہ اسرار اور افعال کی ضروری قواعد مثلاً اصول و گردان اور مشتقات بغیر کسی قواعد کی کتاب پڑھے ہوئے ہامانی سمجھ میں آسکیں اور ہر قسم کے افعال اور ان کا صحیح استعمال و میں نشین ہو جائے۔
نثر کی طرح نظمیں بھی قدیم و جدید دونوں رنگ کی ہیں جو اخلاقی تار و پھ

اور وطنی مضامین پر مشتمل ہیں۔
ہر سبق کے بعد مشقی سوالات کافی طور سے دئے گئے ہیں جس سے طلباء کی قابلیت کا اندازہ ہوتا جائے۔ اہل سبق بھی اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور ان کو تحریر و تقریر کی مشق بھی ہو جائے۔

ادب فارسی کا پہلا حصہ کئی باب میں منقسم ہے۔ باب اول میں کلمات مفردہ اور روزمرہ کے ایسے مختصر جملے استعمال کئے گئے ہیں جن سے قواعد زبان تراکیب اسرار اور افعال کی مختلف صورتیں سمجھ میں آسکیں۔ باب دوم میں متصرفات جملے اور مکالمات درس قائم کر کے اس طرح بیان کئے گئے ہیں کہ جدید فارسی میں گفتگو کرنے کی پوری مشق ہو سکے۔ عمدہ بول چال کے جملے جمع کئے گئے ہیں جو اکثر حرفوں اور لفظوں کی تبدیل سے معنی میں فرق پیدا کر دیتے ہیں اور گفتگو میں مختلف اقسام کی اظہار مطالب کے وقت مستعمل ہوتے ہیں۔ اس باب میں اچھے اور عمدہ نئے لفظوں کا کافی

و غیرہ میا کر دیا گیا ہے جس کو طلاب محاورے کی ترکیب سے ہر موقع پر علیحدہ
 زور دیا رہتا کر استعمال کر سکیں۔ ایک لفظ کو اگر مختلف طرح سے ادا کر سں تو
 لب و لہجہ و معمولی حرکت کی تبدیلی سے ہر موقع نئے معنی پیدا کر سکتے۔ غرض کہ تمام
 ضروریات کے اسماء ان کے افعال اور مواقع استعمال بار بار اس طرح
 دکھا دئے گئے ہیں کہ غور سے پڑھنے کے بعد گفتگو کے لئے کسی دوسری کتاب
 کی ضرورت باقی نہ رہے تیسرے باب میں مستعمل ضرب الامثال مفید نصائح
 اور کارآمد نکات و لطائف و غیرہ بیان کئے گئے ہیں جو علاوہ زبان دانی کے
 طلباء کے اخلاق پر اچھا اثر ڈال سکیں۔ آخر میں آسان آسان نظمیں ہیں
 جو بڑی عادات و اطوار کے خراب نتائج اور اچھے اخلاق کے اچھے ثمرات
 ظاہر کرتی ہیں اور موساسۂ ہمدردی اور وطن پرستی کی طرف زاغب
 کرتی ہیں۔

ادب فارسی کے حصہ دوم میں جغرافیہ۔ سائنس۔ تاریخ۔ اصول
 حفظان صحت۔ اخلاق۔ ہندو معتقدات۔ فلسفیانہ اقوال حکایات اور طبائیات
 قصے کہانیاں متعلقات نباتات۔ جمادات۔ حیوانات۔ انسان وغیرہ غرض کہ
 تمام مفید علمی۔ اخلاقی اور معاشرتی مضامین بعنوان پسندیدہ اور
 بوجہ احسن اکٹھا کئے گئے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے استفادہ کر کے طلباء
 حقیقی معنوں میں زور انسانیت سے مزین ہو سکیں اور ان کی

زندگی حیات جاوید اور مسرت بخش ہو سکے۔

آخر میں حضرات اہل علم سے بصد ادب گزارش ہے کہ لغزشوں کو فرو گذاشت کرتے ہوئے اس مختصر انتخاب کو پسند فرما کر حقیر کو موقع تشکر مرحمت فرمائیں گے۔

اقل الزمن

ایس۔ اے۔ حسن

فہرست مضامین ادب فارسی حصہ دوم

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۱	انتخاب از بہارستان جامی	۶	۲۱	فیل	۲۱
۲	مطابحات	۷	۲۲	روپاہ	۲۲
۳	اقوال زرین	۸	۲۳	اعطالات جغرافی	۲۳
۴	سقراط	۹	۲۴	بدن انسان	۲۴
۵	افلاطون	۱۰	۲۵	طلا	۲۵
۶	ارسطو	۱۱	۲۶	کود آتش نشان	۲۶
۷	برزچہر	۱۲	۲۸	فلزات غیرہ	۲۸
۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳	۲۹	شیر	۲۹
۹	شیخ سعدی	۱۴	۳۰	طوفان	۳۰
۱۰	انتخاب از مطبوعات و	۱۵	۳۱	پازی و گردش	۳۱
۱۱	مفتوحات طہران	۱۶	۳۲	عسل	۳۲
۱۲	(د)	۱۷	۳۳	حواس پنجگاہ	۳۳
۱۳	اصطلاحات جغرافیہ	۱۸	۳۴	پاکیزگی	۳۴
۱۴	آب	۱۹	۳۵	عدل	۳۵
۱۵	پنج بروج محیط	۲۰		(ب)	
۱۶	دو حرکت زمین			پند و امثال و اندرز ہائے نیکو	
۱۷	یاران و ہرف			گلن بان بزرگ	

نمبر	مضامین	صفحه	نمبر	مضامین	صفحه
۲	پند و اندرز	۳۸	۶	کیکاؤس (سلسله کیان)	۴۳
۳	شیر و سوس	۳۹	۸	کبیرو	۴۵
۴	بهترین چاره گوکاری	۴۱	۹	گشتاسب	۴۶
۵	پند و امثال	۴۲	۱۰	یمن	۴۸
۶	اتحاد	۴۳	۱۱	وارا	۴۹
۷	کرک	۴۴	۱۲	اسکندر	۵۰
۸	پند و امثال	۴۹-۴۴	۱۳	آر و شیراکان (سلسله ساسانیان)	۵۱
۹	آر و شیروان و عظم	۴۵	۱۴	آر و شیروان علول	۵۲
۱۰	خروس و روباه	۵۱	۱۵	بهرام گور	۵۳
۱۱	پند و امثال	۵۲	۱۶	خسرو پرویز	۵۵
۱۲	پند و اندرز	۵۳		انتخاب از اخلاق حسنی	
۱۳	سهر خیز باش تا کامروا باشی	۵۴	۱	حکایت در عبادت	۵۶
	(ج)		۲	در اخلاص	۵۸
	شاهان ایران		۳	در دغا	۵۹
۱	کیومرث (سلسله پیشدادیان)	۵۵	۴	در صبر	۸۰
۲	هوشنگ	۵۶	۵	در ادب	۸۱
۳	جمشید	۵۶	۶	در علو همت	۸۲
۴	ضحاک	۵۸	۷	در عزم	۸۴
۵	فریدون	۶۰	۸	در ثبات و استقامت	۸۵
۶	کیتیباد (سلسله کیان)	۶۱	۹	در عدل	۸۶

نمبر	مضامین	صفحه	نمبر	مضامین	صفحه
۱۰	حکایت و در عدل	۸۸	۱	تعلیمات دینی	۱۱۲
۱۱	" "	۹۰	۲	تاریخ ...	۱۱۴
۱۲	" در عفو	۹۱	انتخاب از منظومات ایران		
۱۳	" "	۹۲			
۱۴	" در علم	۹۳	۱	حمد ...	۱
۱۵	" در شفقت و مروت	۹۵	۲	نعت ...	۲
۱۶	" در سخاوت و احسان	۹۶	۳	شش حق	۳
۱۷	" در تواضع و احترام	۹۹	۴	حضرت موسی و ثنایان	۳
۱۸	" در صدق	۱۰۰	۵	گفتار و خاموشی	۵
انتخاب از تاریخ زینت الزمان		۱۰۳	۶	نصایح ...	۵
			۷	جنگ رستم و اسفندیار	۶
۱	ذکر بادشاهی ظفرالدین محمد	۱۰۳	۸	جنگ اسکندر و داریا	۷
ذکر بادشاهی جلال الدین محمد		۱۰۴	۹	علم ...	۹
			۱۰	دل بدانش فرشته باید کرد	۱۰
ذکر سلطنت نورالدین جهانگیر		۱۱۳	انتخاب از کرمه کاسه سعدی		
انتخاب از کتب جدید		۱۱۳	۱	فضیلت علم	۱۱
			۲	انتاع از صحبت جلال	۱۱
ایران		۱۱۳	۳	وصف عدل	۱۲
			۴	بزم علم	۱۳
مکالمات		۱۱۳	...		

نمبر	مضامین	صفحه	نمبر	مضامین	صفحه
۵	صفت تواضع	۱۴	۱	انتخاب پند نامه عطار	...
۶	نذرت تکبر	۱۵	۱	حمد باری	۳۶
۷	صفت سخاوت	۱۵	۲	مناجات	۳۷
۸	نذرت بخیل	۱۶	۳	ویران آنکه آبرو ریزد	۳۸
۹	فضیلت شکر	۱۶	۴	آنگاه که میفراید	۳۹
۱۰	بیان صبر	۱۶	۵	صفت زندگانی	۴۰
۱۱	صفت راستی	۱۶	۶	فوائد خدمت	۴۲
۱۲	نذرت کذب	۱۸	۷	تذخیر میخانه	۴۳
۱۳	قناعت	۱۸	۸	نصایح و تنبیذ دینی و دنیوی	۴۴
۱۴	طاعت و عبادت	۱۹	۹	غفاری مردم	۴۵
	تراوالمسافرون		۱۰	انتباه از غفلت	۴۷
۱	پند دادن پیر مرد سکندر را	۲۲		انتخاب از منظومات	
	مثنوی نان و سرکه			جدیده ایران	
۱	اعتماد نبی و نبره بر سلطنت	۲۴	۱	تشوق علم	۵۰
۲	حکایت متوجه بنعم حقیقی شدن	۲۶	۲	حسن اخلاق	۵۱
۳	مرد بخیل	۲۸	۳	سه برادر	۵۲
	انتخاب مثنوی مخزن السرار		۴	ترانه وطن	۵۳
۱	حکایت نوشیروان عادل با وزیر	۳۱	۵	آفتاب عالم تاب	۵۴
۲	ز کدوک در دانهائی	۳۳			
۳	بلیل بایزور خاموشی	۳۴			

نثر

آخاب بہارستان جامی

مطائبات

(۱)

فاضلے بیکے از دوستان صادق نامہ می نوشت شخصے در پہلوئے
 نوشتہ بود بگوشتہ چشم نوشتہ اورا میخواند۔ بروے دشوار آمد نوشت
 اگر نہ در پہلوئے من در دے زن نہ مردے۔ نوشتہ بود دے۔
 دے نوشتہ مرا نمی خواندے ہمہ اسرار خود بنوشتہ
 آن شخص گفت کہ واللہ یا مولانا ایں نامہ ترا مطالعہ نکردہ ام
 وخواندہ ام گفت ”اے نادان پس ایں کہ می گوئی از کجا
 می گوئی“ قطعہ

فاضل۔ فضیلت رکبے والا۔ واللہ۔ خدا کی قسم۔

ہر آں کس کہ دزدیدہ با سیر مرد شود مطلق، بایدش خواند دزد
بر آں کار، گر مرد دارد طبع ہمیں بس کہ نامش نہی زن نہ مرد

(۲)

نابینا ئے در شب تاریک چراغی بدست و سیوئے برد و ش
در را ہی می رفت - فصولے در راہ باو دو چار شد و گفت -

»اے نادان روز و شب پیش تو یکسان است و روشنی و
تاریکی در چشم تو برابر - ایں چراغ را قاندہ چسیت - نابینا بنخندید و
گفت کہ ایں چراغ از بہر خود نیست - از برائے چوں تو کور
دل بے خبر است - تا با من پہلو نرفی و سیویم نشکنی - قطعہ
حال نادان را بہ از نادان نہی داند کسے

گر چہ در دانش فزوں از بوعلی سینا بود
طعن نابینا مزن اے دم ز بینائی زودہ
ز انکہ نابینا بکار خویش تن بینا بود

(۳)

مطیعے را پسر بیمار شد - چون مشرف بر موت گشت گفت
غسال را بیا و دید تا اورا بشوید گفتند »ہنوز نمرودہ است«

مطیع - آگاہ - بوعلی سینا - ایک فلسفی کا نام ہے -

گفت ”ہا کے نیست۔ اس زمان کہ از غسل فارغ شود بخوابد مرد“

قطعه

ہر کہ در کار خویش پیش از وقت می نماید حکم طبع شتاب
میخورد روزہ نارسیدہ لبشب می کشد موزہ نارسیدہ بآب

(۴)

کوزپشتے را گفتند کہ می خواهی خدائے تعالی پشت ترا چوں
دیگراں راست کند یا آنکہ پشت دیگران چوں تو کوز سازد۔
گفت آنکہ ہمہ را چوں من کوز گرداند تا بآں چشمے کہ ایشان
در من نگر بسته اند من نیز بہاں چشم در ایشان بنگرم۔ قطعہ
خوش آنکہ خشم بعیبی کہ طعنہ بر تو زند بر غم دے زہاں عیب رستہ بشینی
و زین شستن بعیب خوشتر آن باشد کہ مبتلا شدہ اورا بعیب خود بینی

(۵)

طیبیہ را دیدند کہ ہر گاہ بگورستان رسیدے ردابر سر کشیدے سبب
اں را سوال کردند۔ گفت ”از مردگان این گورستان شرم می
دارم کہ ہر کہ می گزرم خربت من خورده است۔ و در ہر کہ می
نگرم از شربت من مرده است۔ رباعی

برغم۔ خلاص

اے رای تو در علاج بیمار علیل بر آمدن مرگ قدم تو دلیل
در کشور مات منت جان شدن برداشت ز گردن عزرائیل

(۶)

روزے در فصل بہاراں با جمعی از دوستاں و یاراں بہوائے
گشت و تماشا شائے صحرا و دشت بیرون رفتیم۔ چوں در موضع
خرم جا گرم ساختیم و سفرہ انداختیم سگے از دوراں را دید۔ زود
خود را با بخار سانید۔ یکے از حاضران سنگ پارہ برداشت و
چنانکہ نان در پیش سگاں اندازند پیش دے انداخت۔ سگ
آترا پوئے کرد۔ و بے توقف باز گشت۔ ہر چند آواز دادند۔
التفات نکرد۔ اصحاب از اں تعجب شدند۔ یکے از اں میاں
گفت ”می دانید ایں سگ چہ گفت ؟ گفت ایں بد بختاں از
بخیلی و گرسنگی سنگ می خورند از خوان ایشان چہ توقع توان
داشت۔ و از سفرہ ایناں چہ منتفع توان گرفت ؟ قطعہ

خواجہ پوچھ افکن خوان نزدیک و دور حظ و بہرہ برد آخباںے درنگ
حظ مسکین گریہ از نزدیک چوب بہرہ بیچارہ سگ از دور سنگ

قدم۔ آنا۔ عزرائیل۔ موت کا فرشتہ۔ سفرہ۔ دسترخوان۔

منتفع۔ برخورداری۔ حظ۔ حصہ۔

(۷)

شاعرے پیش طبیب رفت۔ گفت ”چیزے در دل من گرہ
 شدہ است و وقت مرانا خوش می دارد۔ و از آنجا ہمہ افسردگی
 ہمہ اعضائے من می رسد۔ و موی بر اندام من می خیزد“ طبیب
 مرد ظریف بود گفت ”بیچ شعرے بتازگی گفتہ و ہر کسے نخواہد
 باشی“ گفت ”آرے“ گفت ”بخواں“ خواند۔ گفت ”بار دیگر
 بخواں“ بخواند تا سہ نوبت۔ گفت ”برخیز کہ نجات یافتی ایس
 شہر در دل تو گرہ شدہ بود۔ و خشکی آں بہ بیروں سہرا بیت
 می کرد۔ چوں از دل خود بیروں کردی خلاصی یافتی“

مشقنی سوالات

(۱) تخیل صرفی کرو :-

دوستان - نشستہ بودے - خواندہ ام - تاریک - نشکنی - کوز پشت
 گورستان - قدم - تو ال گرفت - گرسنگی -

(۲) عربی جمع لکھو :-

شاعر - فاضل - شخص - سوال - دلیل - طبع - صحر - خضم - عیب - راسے -

(۳) نابینا کا قصہ اپنے الفاظ میں لکھو :-

(۴) بوطی سینا کون تھا۔ عزرائیل کے بارے میں کیا جانتے ہو ؟

- (۵) فقرات ذیل کے معانی اردو میں لکھو :-
 پاکسے پہلو زوں - در دل گرہ شدن - دو چار شدن - کور دل لودوں -
 (۶) شاعر و طبیب کا قصہ اردو میں بیان کرو -
 (۷) اردو میں ترجمہ کرو :-
 (۱) نابینا سے در شب تار یک و سیویم نشکنی
 (ب) گوز پستے را گفتند بعیب خود بینی -
 (ج) روزے در فصل بہاراں چو شمع توان گرفت -

اقوال زرین

حکیم سقراط

- فی فرما رہند :-
 (۱) کار سے کہ بگردن آں شرم آید یگفتن - آں ہم شرم باید -
 (۲) ہر فعلی کہ بگوید تو موجود باشد تا از خود دفع کنی ، کسے را از اں منع کنی -
 (۳) خوش آنکس است کہ دشمنان از اندیشہ آزار او ایمن باشند
 احوال جمع قول - سقراط - نام ایسا فلسفی کا ہے جو یونان کا رہنے والا تھا -

نہ کہ دوستان او نیز ارہیچ دشمن۔

(۴) بدترین خصلت کریم ترک عمل اوست۔ و بہترین خصلت لیئم ترک عمل او۔

(۵) فاضل ترین علما سے چیز است۔ یکے آنکہ دشمن خود را دوست سازی دوم آنکہ نادان را بہ تعلیم و تربیت داننا گردانی۔ سوم آنکہ اہل فسق و فجور را بہ پسند و نصیحت بصلاح در آری۔

(۶) سقراط را پرسیدند کہ تو نگری چیست، گفت صحت بدن۔
(۷) سقراط را پرسیدند شاگرد شامچہ وقت بکمال میرسد۔ گفت آن وقت کہ بستایش خوش حال و بسلامت پر ملال نہ گردد۔

حکیم افلاطون

می فرمایند :-

(۱) نام آنست کہ تو بر خویش نمی، و اینکہ پدر و مادر نمادہ اند نشان است نہ نام۔

لیئم۔ ضد کریم۔ کریم۔ سخی۔ لیئم۔ نجیل۔ افلاطون۔ یونان کے ایک فلسفی کا نام۔

(۲) از طلب علم حیا کردن نامرزا است زیرا که جهل قبیح از ان حیا است۔

(۳) کسیکه تعلیم کند مردمان را بچیزیکه خود نکند بمنزل شخص نابینا است که چراغ در دست دارد بجست روشنائی دیگران۔

(۴) غصه در کلام بچونمک در طعام باید۔ که نمک باندازه مصلح طعام، و گرنه فاسد طعام۔

(۵) چون بادشمن آغاز فحاصمه کنی از اطاعت غضب حذر کن که آن ترا از دشمن دشمن تراست۔

(۶) درویشی که از مردم گیرا باشد یا او در آویز۔ و آنکه در طلب مردم باشد ازو بگیرند۔

(۷) اگر در نیکی رنج بری، رنج نماند و نیکی بماند۔ و اگر از بدی لذت یابی لذت نماند و بدی بماند۔

(۸) با دوست معامله چنان مکن که بحاکم محتاج شوی۔ و با دشمن معامله چنان کن که اگر بحاکم عرض رود ظفر ترا باشد۔

(۹) بخواب آسایش میل مکن الا بعد از آنکه در سه چیز می سبب نفس کرده باشی۔ یک آنکه تامل کنی که در آن روز هیچ خطا از

تو واقع شدہ یا نہ۔ دوم آنکہ اندیش کنی تا در آن روز پہنچ
خیر اکتساب نمودہ یا نہ۔ سوم آنکہ پہنچ عمل بہ تقصیر فوت
کردہ یا نہ۔

(۱۰) افلاطون را پرسیدند کہ تعلیم تاجہ وقت مُسْتَحْسَن است گفت
تا آن وقت کہ عیبِ جمل است

حکیم ارسطو

می فرمایند :-

(۱) در دنیا پہنچ چیز برائے آدمیاں از پادشاہِ نیک بہتر نیست
و ہچنین از پادشاہِ بد بدتر۔

(۲) با کسے آں سخن مگو کہ اگر باز پس شود رنج دہد۔

(۳) کار آساں کہ نفع آں بسیار باشد کم گفتن است۔

(۴) اگر درویشی نبودے فضیلت سخا کے ظاہر شدے، و اگر گستاخ

نبودے صفتِ عفو کے بظہور آمدے۔

اكتساب - حاصل کرنا۔ تقصیر - گناہ۔ کمی کرنا۔ مستحسن - خوب۔ سخا - سخاوت۔

عفو - در گذر کرنا۔ محاف - معافی۔ ارسطو - یونان کے ایک فلسفی کا نام ہے۔

حکیم بزرگچهر

می فرمایند :-

- (۱) هزار دوست را کم شمار و یک دشمن را بسیار -
 (۲) از استاد پرسیدم چه چیز است که جمیعت را ببرد - گفت طبع -
 (۳) آنچه در دست من است ننمیدانم که از بهر کیست - و آنچه
 نهیب من است ننمیدانم که در دست کیست -
 (۴) از استاد پرسیدم نیکی کردن بهتر است یا از بدی دور بودن
 گفت از بدی دور بودن سر همه نیکی است -
 (۵) حکیم آنست که اگر ترش روی سخن گوید جواب شیرین
 دهد - چون صولت غضب او بغایت رسد خاموش ماند - و
 پیش از سخن عفو بت خشم فرو خورد -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

می فرمایند :-

صولت - دبدب و شتاب غضب - عفو - سستی - جفا و عقوبت - سزا - (بزرگچهر نام وزیر نوشیروان)

- (۱) ہیکس تواضع نمود۔ کہ خدائے تعالیٰ اور اعزّتے نیقزود۔
- (۲) پارسانی زبان در خاموشی است۔
- (۳) شرم مکنید از اندک دادن، کہ محروم کردن از آن اندک تراست۔
- (۴) ہر آن دشمنی کہ بادے احسان کنی دوست گردد۔ مگر نفس را چندانکہ مدّار بیش کنی مخالفت زیادہ کند۔
- (۵) عدل یک ساعت بہتر است از عبادت بہتاد سال۔
- (۶) حسد کردار نیکو را چنان خورد کہ آتش ہیزم را۔
- (۷) علماً امانت دار پیغمبرانند کہ با سلاطین مخالفت نکنند۔ چوں کردند خیانت کردند۔
- (۸) دو گروہ اگر نیک شوند تمام گروہ نیک شوند۔ یکے علماء و دیگر اُمراء۔
- (۹) خوشنودئی خدا در خوشنودئی والدین است و غضب خدا در قہر والدین۔
- (۱۰) برائے مہمان تکلف مکنید کہ آنگاہ اوراد دشمن گیرید۔ و ہر کہ مہمان را دشمن دارد خدائے تعالیٰ اوراد دشمن دارد۔
- (۱۱) اگر سائل قبائح سوال بداند گاہے از کسے ہیج نہ طلبد۔
- قبائح۔ عیوب۔ برائیاں۔

واگر کسے خوبیاں بخشش بداند گا ہے سائل را
محروم نہ گرداند۔

(۱۲) حق تعالیٰ سے گروہ را دشمن دارد و سہ گروہ را دشمن تر۔ فاسق را دشمن دارد و پیر فاسق را دشمن تر۔ بخیل را دشمن دارد و تو انگر بخیل را دشمن تر۔ مُتکبر را دشمن دارد و درویش متکبر را دشمن تر۔ و همچنین سہ فرقہ را دوست دارد و سہ فرقہ را دوست تر۔ پارسایاں را دوست دارد و جوانانِ پارسا را دوست تر۔ و جوانمرداں را دوست دارد و فقیراں جوانمرداں را دوست تر۔ و متواضعان را دوست دارد و امراے متواضع را دوست تر۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

می فرماید :-

- (۱) ہمہ کس را عقل خود کجالت نماید و فرزند خود کجالت
 - (۲) خیریکہ دانی دل بیازارد۔ تو خاموش باش تا دیگرے بیارود۔
 - (۳) خداوند تبارک و تعالیٰ می داند و می پوشد۔ و ہمسایہ نمی بیند
- متکبر۔ مغرور۔ بڑائی کرنے والا۔ جمال۔ خوبی۔ حسن۔ تبارک و تعالیٰ۔ دونوں معنی ماضی کے ہیں یعنی بزرگ و بہتر

دھی خروشد۔

(۴) کار با بصیر برآید و مستحق بسر درآید
(۵) میان دو دشمن چنان گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زده نباشی۔

(۶) ہر کہ با بزرگاں ستیزد۔ خون خود میریزد۔

(۷) گدائے نیک انجام بہ از بادشاہ نافر جام۔

(۸) لذت انگور پیوہ داند نہ خداوند پیوہ۔

(۹) اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد۔

(۱۰) اگر جو رشکم نبودے پیچ مرغ در دام صیاد و نیقادے بلکہ صیاد خود دام نہ نہادے۔

(۱۱) ہر کہ سخن لشجہ از جواب برنجد۔

(۱۲) تا کار بہ زہر برآید۔ جاں در خطر افکندن نشاید۔

(۱۳) کالائیکہ قدر آں فروشنده نداند، از جائے مفت یافتہ

یا خانہ کسے شکافتہ۔

(۱۴) رازے کہ نہاں خواہی، با کس در میاں منہ اگر چہ دوست باشد،

کہ مرآں دوست را دوستاں یاشند و ہمچنین مسلسل۔

(۱۵) ہر آں سر یکہ داری یا دوست در میاں منہ و اگر چہ دوست

مستحق۔ جلدی کہ نہوالا۔ فرجام۔ انجام۔ انتہا۔ کالا۔ مال و پونجی۔ سر راز۔ بھید

مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد۔ و ہرگز ندے کہ
 توانی بد دشمن مر ساں کہ باشد وقتے دوست گردد۔
 (۱۶) دو کس مروند و تحشیر بر وند۔ یکے آنکہ داشت و نخورد
 دیگر آنکہ دانست و نکرد۔

(۱۷) نیک بخت آنست کہ خورد و کشت۔ و بد بخت آنست
 کہ مُرد و پرست۔

(۱۸) سیر مار بدست دشمن کو ب کہ از احدی الحسین خالی نباشد
 اگر این غالب آمد مار کشتی و اگر آں از دشمن رستی۔
 (۱۹) سه چیز بے سه چیز پا ندار نمائد۔ مال بے تجارت و علم
 بے بحث و ملک بے سیاست۔

مشقی سوالات

- (۱) سقراط کے نزدیک فاضل ترین اعمال اور کمال کیا ہیں ؟
- (۲) سقراط۔ افلاطون اور ہنر چہر کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو ؟
- (۳) افلاطون خواب کا وقت کیا بتلاتا ہے ؟
- (۴) دردیشی اور گناہ دنیا میں کیوں ضروری ہیں ؟
- (۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علما اور امرا اور سلاطین کے بارے میں کیا فرمایا ہے ؟

احدی الحسین۔ دو خوبیوں میں سے ایک

(۶) خداوند عالم تین گروہوں کو دشمن اور تین کو دشمن تر اور اسی طرح تین کو دوست اور تین کو دوست تر رکھتا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ دشمنی اور دوستی کے کیا

اسباب ہیں؟

(۷) راز کو مخفی رکھنے کے لئے شیخ سعدی کیا کہتے ہیں؟

(۸) حسد و غبط میں کیا فرق ہے؟

(۹) عدل عبادت سے کیوں بہتر ہے؟

(۱۰) واحد الفاظ کے جمع اور جمع کے واحد لکھو:-

فعل - خصلت - اموال - سلاطین - عمل - نصیحت - بدن - تجارت - نفس -

محاسن - صفت - فضیلت -

انتخاب از مطبوعات و مشورات طہران

(الف)

اصطلاحات جغرافیہ

سطح زمین بچار قسمت میشود سه قسمت آب و یک قسمت خشکی۔

آبہای روی زمین را بحریہ اقیانوس و خشکی ہا را قارہ یا برترگویند
خلیج پشیرنگی آب است در خشکی مانند خلیج فارس کہ در جنوب

سطح - روی - قسمت - حصہ - بحریہ - دریا -

ایران واقع است دماغہ پیشرفتگی خاک است در آب
بندر آبادی است کہ در کنار دریا واقع باشد و کشتی ہا در نزدیکی آن
لنگر بینند از بندہ -

تنگہ یا باب آبی است کہ بین دو خشکی باشد و دو دریا را بہم
وصل نماید -

ترعہ مخرائی است کہ بین دو دریا کندہ باشند تا آب آنہا بیکدیگر
متصل شود و عبور کشتی از این دریا بان دریا ممکن باشد

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے اصطلاحات کو بیان کرو :-

اقیانوس - قارہ - خلیج - دماغہ - بندر - تنگہ - ترعہ -

آب

آب خوب آن است کہ صاف و پاک باشد و بختن خاک و ہ
و شستن لباس در آبی کہ مردم از آن می آشامند گناہی است
بزرگ زیرا کہسانی کہ از آن آب میخورند مبتلا بمرض ہائے گوناگون

و خطرناک میشوند -

گروری از مردم آب را میجو شانند و می آشانند نو شیدن
آب جو شیده با احتیاط نزدیک است ولی چون آب از جو شیدن
سنگین میشود بهتر است که بجای آن آب صاف و پاکیزه بیا شایم -

در کوهستان چشمه های آب صاف بسیار است که آب آنها خنک
و گوار است در بعضی آبها مواد معدنی مانند گچ و گوگرد و آهک بیش از اندازه
موجود میباشد اینگونه آبها برای آشامیدن خوب نیست -

نشانه آب خوب این است که سبزی در آن زود پزد و صابون
در آن بخوبی کف کند -

در بعض از نقاط آب معدنی یافت میشود آب معدنی برای معالجه
پاره از امراض مفید است -

در کوه دماوند نزدیک طهران چشمه های آب معدنی بسیار است
و بیماران برای معالجه بدانجا میروند و در آن آبها خود را شست
و شوی میدهند -

مشقی سوالات

(۱) پانی کی کتنی قسین تم جانتے ہو بیان کرو -

و گوار است - خوش -

(۲) پینے کے لیے پانی کیسا استعمال کرنا چاہئے۔

(۳) ”آبِ خوب“ سے کیا مراد ہے اور کیا کیا علامتیں ہیں؟

پنج بڑی پنج محیط

خشکیمای بسیار بزرگ کرہ زمین را بریا قاره سیگویند۔
 در روی زمین پنج قاره بزرگ است قاره آسیا قاره اروپا
 قاره افریقا قاره استرالیا قاره امریکا
 ایران مابک قسمت از آسیاست از این، وما باید جغرافیائی
 آسیا را بجوئے بخوانیم و از همه بهتر بدانیم
 دریا ہائی بزرگ را اقیانوس میامند و چون بر خشکی ہا احاطہ دارند
 انہا را محیط نیز میگویند در روی زمین پنج اقیانوس است
 اقیانوس منجمد شمالی اقیانوس منجمد جنوبی اقیانوس کبیر
 اقیانوس اطلس اقیانوس ہند۔

مشقی سوالات

(۱) پنج بر سے کیا تم سمجھتے ہو؟

(۲) دسے زمین کے پنج اقیانوس کون کون ہیں اور ان کے نام بتاؤ۔

دو حرکت زمین

اگر فرفره را در سینی بچرخ در آوریم و خوب نگاه کنیم می بینیم هم دور خودش میچرخد و هم روی سینی می‌رود پس فرفره دو قسم حرکت میکند زمین هم مثل فرفره دو حرکت دارد یکی حرکت بدور خودش و یکی حرکت بدور خورشید.

زمین در یک شبانه روز که بیست و چهار ساعت است یک مرتبه بدور خودش میچرخد و این حرکت را حرکت شبانه روزی یا حرکت وضعی زمین میگویند از این حرکت شب و روز پیدا میشود.

زمین که بدور خودش میچرخد همیشه یک طرف آن رو بخورشید و طرف دیگر در تاریکی است آن طرف که رو بخورشید است روزه طرفی که در تاریکی است شب است.

این دویسال که سیصد و شصت و پنج روز است یک مرتبه دور خورشید میگردد این حرکت زمین را حرکت سالیان یا حرکت انتقالی میگویند از حرکت سالیان چهار فصل پیدا میشود بهار تابستان پائیز زمستان.

فرفره - پیرک

مشقی سوالات

- (۱) زمین کیونکر حرکت کرتی ہے ؟
 (۲) حرکت وضعی سے کیا مراد ہے ؟
 (۳) دن و رات اور چاروں فصلیں کیونکر ہوتی ہیں ؟

باران و برف

وقتیکہ آب میجوشد بخار ازان برنخیزد بخار اگر خیز سردی بہرہ دہا
 آب میشود چنانکہ اگر ظرف سردی راہ وی بخار آب یگیریم قطره ہائی
 آب در آن پیدا نمیشود۔

آب دریا ہا و دریاچہ ہا و رودخانہ ہا از تابش خورشید بخار شدہ
 بالا میرود و بخار آب چوں زیادت شد در ہوا بشکل ابر نمودار می شود
 ابر در ہوا می سرد باران میگردد و بر زمین میبارد و اگر ہوا بسیار
 باشد قطره ہای باران بجم می شود و بشکل برف یا تگرگ فرو میآید
 باران و برف برای زراعت فایده بسیار دارد و از این روی
 برزگران وقتیکہ باران یا برف بہنگام میبارد خرسند میشوند تگرگ غالباً

بیوقوف میآید و بشکوفه و میوه درختان آسیب میرساند۔

مشقی سوالات

- (۱) بخارات کیونکر پیدا ہوتے ہیں ؟
- (۲) بخارات پانی بن سکتے ہیں ؟ اور کب !
- (۳) باران زراعت کے لئے کس قدر مفید ہے ؟
- (۴) تگرگ سے کیا نقصان ہوتا ہے ؟

فیل

فیل حیوان بزرگی است کہ در ہندوستان بسیار یافت میشود
و اورا برای حمل و نقل بارہای سنگین و کارہای دیگر تربیت میکنند
و این حیوان با ہوش بخوبی از عمدہ آن کارہا برمیآید۔

گویند روزی دیگ سوراخ شدہ را بفیلی دادند کہ برای مرمت
بدکان مسگری برد فیل دیگ را نزد مسگر برد مسگر دیگ را درست کرد
و بفیل داد فیل دیگ را برداشتہ بنہرلی برگشت چوں مسگر سوراخ
دیگ را خوب نگر فتنہ بود آب در آن بند نہیشتہ این عیب را بفیل
نہانہند حیوان ہوشیار باز دیگ را برداشتہ بطرف دکان مسگر روان شد

و چون پا بخار رسید دیگر را از آب پر کرده با خرطوم بالای سر مسگر
نگاہ داشت آب از سوراخ دیگر بسر مسگر ریخت مسگر مطلب را
در یاقوت و دیگر را بخوبی درست کرده پس داو فیل در حالی که آثار
خرسندی از چشمهایش هویدا بود دیگر را بخانه باز آورده نزد صاحبش
گذاشت۔

مشقی سوالات

(۱) ہاتھی پر ایک مختصہ مضمون لکھو۔

(۲) فیل اور مسگر کا کیا قصہ ہے بیان کرو اور اس قصہ سے تم کیا نتیجہ حاصل کرتے ہو؟

روباہ

روباہ حیوانی است اندکی از سگ کوچکتر و بکر و حیلہ معروف۔
این حیوان گشتخوار آفت مرغ و خروس است و آنرا شہر مردم
دہ نشین بیشتر می رسد روباہ ہر وقت فرصت یابد و نہ دانہ بخانہ
رعیت داخل میشود مرغ و خروس اورا گرفتہ میبرد و میخورد۔
سگ دشمن روباہ است ہر کجا روباہ را یہ بیتد پا و حیلہ سہ کند

واگر بتواند اورا میدرد از اینجمله رو باہ از سنگ بسیار میترسد۔

سنائی فرماید۔

رو بھی پیر رو بھی را گنت کای تو با علم و عقل دانش جُفت
چاکی کن دودھ درم بستان نامہ مایین سگان برسات
گفت اُجرت فزون زدرو سراست لیک کاری عظیم پر خطر است
مستقی سوالات

(۱) رو باہ کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو لکھو؟

(۲) "ابن حیوان گوشخوار آفت مرغ و خروس است" اس عبارت کا کیا مطلب ہے اور

آفت کیونکر ہے؟

(۳) رو باہ کا کون دشمن ہے؟

(۴) مڑی کی چاکی کا کوئی قصہ تم جانتے ہو تو بیان کرو۔

اصطلاحات جغرافی

جزیرہ قطعہ زمینی است کہ آب از ہر طرف بر آن احاطہ داشتہ باشد۔
شبه جزیرہ زمین است کہ از یک طرف متصل بخشکی و دیگر اطراف

چائی۔ جلد و ہالاک۔ درم درم یا درجم نام پولی است کہ در قدیم رواج داشتہ است۔

اجرت۔ نزد۔ فزول۔ بیش۔ عظیم۔ بزرگ۔ بسیار۔

آخر آب احاطہ کردہ باشد۔

چند جزیرہ نزدیک بہم را مجمع الجزایر گویند۔

بلند بیای سطح زمین را کوه مینامند مانند کوه دماوند و الوند۔

برآمدگی بای خاک را پتہ گویند

از تفتہ بعض کوهها دو دو آتش بیرون میانہ اینگونه کوهسار آتش فشاں مینامند

جلگہ زمین وسیعی است کہ در آن کوه و پتہ نباشد۔

زمین وسیع بی آب و علف بیابان است۔

مملکت قسمت بزرگی از زمین است کہ بچند ایالت و ولایت

تقسیم میشود و ہر ولایتی دایرہ چندین بلوک می باشد

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے اصطلاحات کو واضح کرو اور ہر ایک کی مثال بھی لکھو :-

جزیرہ - شبہ جزیرہ - کوه - آتش فشاں - جلگہ - بیابان -

بدن انسان

بدن انسان از گوشت و پوست و استخوان و رگ و پی درست شدہ است

روی بدن از پوست پوشیدہ شدہ است۔

پنی - پی را بعرنی عصب گویند

پوست دارای سوراخهای بسیار کوچکی است که از آنها عرق
بیرون میآید۔ این سوراخها را مسامات میگویند
رگ نوله باریکی است که خون در آن گردش میکند
خون از قلب بیرون میآید و قلب بر میگردد۔

قلب در طرف چپ سینه قرار دارد
رگ بر دو قسم است شریان و ورید
شریان رگی است که خون را از قلب تمام بدن میرساند
شریان بزرگ را شاه رگ میگویند
شریان بزرگ از قلب بیرون میآید و شاخه شاخه میشود و از آنها
شریان های کوچک منشعب میگردد۔

خون بوسیله شریانها در تمام بدن جریان پیدا میکند۔
ورید رگی است که خون را قلب بر میگردداند

مشقی سوالات

- (۱) انسان کا بدن کن چیزوں سے مرکب ہوتا ہے ؟
- (۲) مسامات کسے کہتے ہیں ؟
- (۳) دوران خون کیونکر ہوتا ہے ؟
- (۴) رگیں کسے طرح کی ہوتی ہیں بتوضیح بیان کرو۔

طلا

طلا که آن را زبر نیز گویند فلزتری کیاب و گرانهاست
از طلا پول سکه میزنند و اسباب زمینت میسازند
بسیار دیده شده که پول و اسباب طلا قمرها بدون تغییر در زیر خاک
مانده است چونکه آب و هوا طلا را فاسد نمیکند
طلا را از معدن بیرون میآورند در بعضی نقاط ریزه طلا در خاک یافت میشود
مردم خاک را میثوبیند و طلا را از آن جدا میکنند -
در مملکت ایران خاک طلا در فارس و کرمان و همدان و عراق
یافت میشود کوه زر در بیت فرسنگی دامغان معروف است
چون طلا نرم است هنگامی که بخواهند از آن چیزی بسازند قدری
مس یا نقره داخل آن میکنند تا سخت شود - پول طلا اندکی مس داخل دارد
مشقی سوالات

- (۱) سونا کس کام میں مستعمل ہوتا ہے ؟
- (۲) سونا کیونکر دستیاب ہوتا ہے ؟
- (۳) ریور سٹائے میں سونے کے ساتھ مس یا نقرہ کیوں ملائے ہیں ؟
- (۴) سونے پر آب و ہوا کا اثر ہوتا ہے ؟

کوه آتش فشان

معلوم است بچیک از شما کوه آتش فشان را ندیده اید اما کوزه آتش بازی را تماشا کرده اید کہ چگونه از سیر آن آتش بیرون میجهد همچنان از قلعه بعض کوهها آتش و سنگ و مواد گداخته بیرون میآید سبب آتش فشانی کوه ها آن است کہ در درون زمین مواد آوی هست کہ از شدت حرارت گداخته و ذوب شده است آن مواد گداخته ہر جا رختہ پیدا کرد خارج میشود۔

کوه دماوند در قدیم آتش فشان بوده اکنون خاموش است اما گاہی و دوو از دہانہ آن بیرون میآید۔

مشقی سوالات

- (۱) کوه آتش فشان سے تم کیا سمجھتے ہو ؟
- (۲) پہاڑوں میں آتش فشانی کا کیا سبب ہے ؟

فلزات عمدہ

آہن و پولاد و مس

آہن فلزی است سخت و تیرہ رنگ کہ از معدن استخراج میشود و از آن بیل و چکش و قفل و تبر و مانند آن میسازند در فرنگستان معدن آہن بسیار است و ہر سال مقدار زیادی آہن از معاون آنجا بیرون میآورند در بعضی نقاط ایران معدن آہن یافت میشود پولاد از آہن سخت تر است آنرا برای ساختن کار و دشمنشیر و غیرہ یکار میبرد مس فلزی است سرخ رنگ کہ آنرا مانند آہن از معدن بیرون میآورند از مس دیگ و کاسہ و بشقاب و قاشق و چیز ہای دیگر میسازند

ظرف مس را با قلع سفید میکنند کہ ترشی در آن اثر نکند و رنگ نزنند رنگ مس سبز رنگ و ہر آگین است در ایران معدن مس بسیار است از ہر محترم معاون مس سبزہ اروز بخان و کرمان و آذربایجان است

مشقی سوالات

(۱) آہن اور مس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو مفصل لکھو ؟

(۲) آہن اور فولاد میں کیا فرق ہے ؟

شیر

شیر در جنگل های آسیا و آفریقا زندگی میکند
زورمندی شیر چندان است که میتواند پسی را بیک ضربه دست
خرد کند انسان در پنجه شیر مانند موش در چنگال به نال و زبول است
شیر شباهت بسیار بگریه دارد

چون چنگالهای شیر زیر پنجه های نرم او پنهان است هنگام راه
رفتن صدای پای او شنیده نمی شود

شیر دندانهای برنده دارد که طعمه خود را با آن پاره پاره میکند
بر و پلنگ مانند شیر شباهت بگریه دارند ولی از شیر وحشی ترند
شیر را ممکن است چنان رام کرد که هیچ کس آسیب نرساند و فرمان
شیر بان را ببرد ولی بر و پلنگ بسختی رام و مطیع میشوند

شیر افریقا دارای یالهای انبوه می باشد که دور گردن و روی
شانه او را می پوشاند

شیر نر سر بسیار بزرگ و میان لاغر دارد جنه شیر باندازه گاو است
شیر هنگام خشم چهره وحشت انگیزی پیدا میکند یا لای او اطراف

زبون - بچاره - مطیع - فرمانبردار - انبوه - پرو بسیار - میان بکر - جنه - تنه -

صورتش را میگیر و چشمانش مانند آتش سُرخ میشود دندان و چنگال
خود را نشان میدهد و دمش را سخت میجنباند چنان میخیزد که نعره او از راه
دور شنیده میشود۔

شیر ماده یال ندارد و از شیر نر کوچکتر است ولی در ندگی او کمتر از
شیر نر نیست مخصوصاً و قتی که به بچہ های او حمله کند۔
در بیشہ های ایران سابقاً شیر بوده حالا ہسم شاید باشند۔
مشقی شوالیات

- (۱) شیر کن مقامات پر رہتا ہے ؟
- (۲) شیر کی شکل و شباهت کیسی ہوتی ہے ؟
- (۳) ذیل کے جملہ کا مطلب واضح طور سے لکھو :-
"انسان در پنچہ و شیر مانند موش در چنگال گر بہ نا توان وز بول است"
- (۴) غصہ کی حالت میں شیر کی کیا حالت ہوتی ہے ؟
- (۵) مادہ و نر شیر میں کیا فرق تمیزیں معلوم ہے ؟

طوفان

در فصل بہار و پاییز گاہ بگاہ ایر ہای تیرہ آسمان را فرا میگیرد و باد ہای
تند میوزد گرد و غبار ہوا را تیرہ و تار میکند این انقلاب ہوا را طوفان
پاییزہ - خزان۔

پناہ مند طوفان اگر شدت کند درختہای کس را از پنج نبر میکند خانہ ہا
را خراب میکند طوفان در دریا بسیار سہمگین است۔

ہنگامی کہ دریا طوفانی شود موجہای عظیم از ہر سو بجنبش در آمدہ
بلندی و پستیہای ہولناک در میان آب پدیدار میگردد و گرداہای
ژرف پیدا میشود

کشتی بانان از بیم غرق کشتی ہای خود را بطرف ساحل میرانند
و بجلج ہای آرام پناہ می برند۔

مرغان در یائی ظہور طوفان را از پیش در میابند و برای اینکہ آسیبی
نبینند بختکی میروند۔

مشقی سوالات

- (۱) طوفان کیا چیز ہے اور اسکے اسباب کیا ہیں ؟
(۲) دریا میں جب طوفان آتا ہے تو کیا حالت ہوتی ہے ؟

یازی و گردش

انسان اگر تمام روز را کار کند و پنج آسایش نداشته باشد باندک
زمان رنجور و ناتوان شدہ از کار خواهد افتاد

سہمگین۔ ترسناک۔ عظیم۔ بزرگ۔ ژرف۔ عمیق و گود۔ ظہور۔ پیدا شدن۔

پس برای اینکه تندرست باشیم باید ہر روز یک یا دو ساعت ورزش کنیم بہترین ورزش ہما ہرای اطفال خمر و سال گردش در ہوا می آزاد است۔

بازیہائی کہ خطری در آن نہ باشد مانند گردش مفید است کسانی کہ بیشتر روز اور اطافہای در بستہ ہ تار یک بس میسوزند یا در یک جای شستہ ہیج حرکت نمیدانند ہمیشہ زرد رنگ و لاغرند اما مردمانی کہ در فضائی باز و روشن کار میکنند ہیوستہ باشند و تندرست میباشند۔

اطفال خوب جز با ہمسالان معقول و با ادب بگردش نمی روند و از بازی کردن با بچہ ہای بی ادب و شرور پرہیز میکنند۔
مشقی سوالات

- (۱) صحت کے لئے کونسی ورزش مفید ہے ؟
- (۲) تار یک کمرے میں زیادہ روز بیٹھے رہنے سے آدمی کیوں بیمار ہو جاتا ہے ؟
- (۳) اچھے لڑکے کمرے لڑکوں کے ساتھ تفریح و بازی کیوں پسند نہیں کرتے ؟

عسل

عسل خوراکی است بسیار لذیذ و شیرین
زنبور عسل روی گلہامی نشیند و شیرہ آسنارامیکند بعد بکند و میرود
و آزان شیرہ عسل درست میکند۔

عسل کہ در کند و میبانشد مقداری موم مخلوط دارد و غالباً زرد رنگ است
عسل آب کردہ یا مہمفا عسلی است کہ موش را گرفتہ باشند
عسل غذای زنبور است کہ مقداری از آنرا میخورد و مقدار پیرا در کند و
برای زمستان ذخیرہ میکند ما آن عسل ذخیرہ شدہ را برداشتہ
بمصرف میرسانیم

ہر کند و مسکن عیدہ بسیاری زنبور است
زنبور ہای ہر کند و یک شاہ دارند شاہ از سایر زنبور ہا در شست
تروز بیاتر میباشند ہر کند و دوزنبور عسل ایستادہ نمیگذارند زنبور
بیگانہ بکند و رود و همچنین اگر زنبور می شیرہ گل بد بوئی را مکیدہ باشد
آن دوزنبور پاسبان او را نمیگذارد بند داخل شود۔

مشقی سوالات

(۱) عسل کیا چیز ہے اور اسکا کیا استعمال ہے؟ اور یہ کیونکر حاصل ہوتی ہے؟

حواس پنجگانه

پنج حس داریم
 اول با صره (بینائی) با این حس همه چیز را از راه چشم می بینیم
 دوم سامعه (شنوایی) با این حس هر آوازی را از راه گوش می شنویم
 سوم شامه (بوئیدن) با این حس بوها را از راه بینی میابیم
 چهارم ذائقه (چشیدن) با این حس مزه چیزها را بوسیله زبان میچشیم
 پنجم لامسه (پسودن) با این حس از سردی و گرمی و درشتی و نرمی
 چیزها آگاه میشویم.

حس لامسه در همه جای بدن هست مخصوصاً در سر انگشتان

این پنج حس را حواس خمسہ نیز میگویند

مشقی سوالات

(۱) حواس خمسہ کون کون ہیں اور انکا کیا مصرف ہے؟

پاکیزگی

بدن و جامه انسان باید ہمیشہ پاکیزہ و لطیف باشد
 کثافت موجب پیدایش ناخوشیهای گوناگون است و مردم

از شخص کشیف ہموارہ گریزاں نہ
انسان نباید فقط در پاکیزہ داشتن لباس و بدن خود بکوشد بلکہ
باید اطاق و منزل و جای درس و کتبہ لوازم و اسباب زندگانی خود را نیز
پاکیزہ نگاہ دارد و بعضی اطفال چنان میپندارند کہ لباس کمنہ و کم بہامایہ
شمرساری و سرافگندگی است و نمیدانند کہ آنچہ انسان را در نظر مردم
خوار و ہمقدار میدارد و کثافت جامہ است نہ کنگی آن -

برای پاکیزہ نگاہ داشتن بدن باید ہر چند روز یکبار تہ بجمام رفتہ
شست و شو کرد زیرا چنانکہ خواندہ اید انسان از مسامات پوست
بدن نیز تنفس میکند و ہر گاہ بدن مدتی چرکین بماند این مسامات
مسدود میشود و انسان نمیتواند از آنہا تنفس کند و رفتہ رفتہ
رنجور و ناتوان میگردد -

اطفال خوب باید یاد داد کہ از خواب بیدار میشوند دست و روی
و دندان خود را با آب پاک بشویند و موہای خود را شانہ بزنند و ناخنہای
خود را پاک کنند و گرد جامہ و کلاہ و کفش خود را بگیرند -

مشقی سوالات

(۱) انسان کا بدن و کپڑا کیوں ہمیشہ صاف و ستھرا رہنا چاہئے ؟

(۲) معمولی صاف کپڑا پہننا قیمتی میلہ کپڑے سے کیوں اچھا سمجھا جاتا ہے ؟

(۳) روزانہ غسل کرنا کیوں ضروری ہے ؟

(۴) تمام لوازم اور اسباب زندگانی کا بھی پاک رکھنا ضروری ہے یا محض بدن اور

لباس کا اور کیوں ؟

عَدْل

چنانکہ در اصول دین آموختہ عدل یکی از صفات پروردگار عالم است
ہر کہ در این دنیا از صفات عدالت بیشتر بہرہ مند باشد بخدای تعالی
و تبارک نزدیکتر و خداوند از چینین بندہ خرسند است
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کہ برگزیدہ خدا و خاتم پیغمبران است
مقامات سیکرد کہ در زمان پادشاهی عادل مانند نوشیروان پدینیا
آمدہ است۔

زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند
مشقی سوالات
شعر از سعدی

(۱) عدل سے تم کیا سمجھتے ہو ؟

(۲) عدل سے کیا فائدہ ہے ؟

(۳) ذیل کے شعر کا مطلب لکھو اور بتاؤ کہ یہ کس کا شعر ہے۔

زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند

تعالیٰ۔ بلند مرتبہ۔ تبارک۔ پاک و منزہ۔ گزیدہ۔ انتخاب شدہ۔ خاتم۔ آخرین۔ مقامات۔ نفع

پند و امثال و اندرہائے نیکو

(ب)

گناہان بزرگ

انسان با شرافت ہر گز گناہ نمیکند۔

کسی کہ مرتکب گناہ شود در دنیا مجازات می بیند و در آخرت
بعذاب الہی گرفتار میشود۔

وزدی و شراب خوردن و قمار کردن از گناہان بزرگ است
و همچنین سخن چینی و غیبت کردن۔

قمار آدمی را بفقرو بدبختی گرفتار میکند غیبت و سخن چینی سبب
رنجش و دشمنی مردم میشود۔

ولی از ہمہ گناہان بدتر دروغ است دروغ و غلو دشمن خداست۔

مستقی سوالات

(۱) تحلیل صرفی کرو۔

مرتکب - مجازات - فقر - بدبختی۔

مجازات - سزا - آخرت - روز قیامت - الہی - خدائی - غیبت - پشت سر کسی بدگوئی کردن

- (۲) غیبت و سخن چینی میں کیا فرق ہے ؟
 (۳) قمار اور دو ٹکائی دونوں گناہوں میں کون بدتر ہے ؟
 (۴) اردو میں ترجمہ کرو ۔
 (۵) کسے کہ مرتکب گناہ شود اگر فتنار می شود
 (۶) قمار آدمی را بظفر مردم می شود

پند و اندرز

- درخت کا بلی کفر آورد بار
 دریاب ضعیفان را در وقت توانائی
 در کار خیر حاجت پہنچ استخارہ نیست
 یا سخن دانسنہ گواے مردم بخرد یا خموش
 بادوستان مروت بادشمنان یدارا
 قناعت تو انگر کند مرورا
 دشمن نتوان حقیرہ بیچارہ شمرد
 عبادت بجز خدمت خلق نیست
 علاج واقفہ قیل از وقوع باید کرد
 صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد
- حافظ
 سعدی
 حافظ
 سعدی
 سعدی
 حافظ
 سعدی

مزد آن گرفت جان برادر که کار کرد مشقی سوالات

سدی

(۱) مندرجہ ذیل نصاب کا مطلب بتو ضیح اردو میں لکھو۔

(۱) درخت کا ہلی کفر آورد بار

(ب) یا سخن دانستہ گواسے مرد بخرد یا نموش

(ج) قناعت تو انگر کند مرد را

(د) عبادت بجز خدمت خلق نیست

(۲) قناعت - توانگری اور استخارہ سے تم کیا سمجھتے ہو۔

شیر و موش

ہیچکس را نباید حقیر شمرد

موشی بچنگ شیریں گرسنه افتاد شیر خواست اور انجورد موش گفت
من لقمہ بیش نیستم آستم نہ لقمہ شیر مرا آزاد کن شاید روزی ترا بکار آیم
شیر خندید و گفت تیرا ہا میکم ولی برای ہیچومنی از تو چہ کاری ساخته است
موش را آزاد کرد و بدنبال شکاری بہ ہمیشہ درآمد اتفاقاً صیادی در انجادامی
گسترده در آن طعمہ نہادہ بود شیر خواست طعمہ را انجورد بہام افتادہ یا ہمہ

حقیر - ناچیز - صیدی - شکاری - گسترده - پھن کردہ - طعمہ - خوراک

زور و توانائی کہ داشت ہرچند کوشید نتوانست بندہارا پارہ کنہ
 واز دام بیرون رود ناگاہ ہمان موش نزد یک آمد و پرسید امی شیر درہم
 حالی گفت چنین کہ می بینی موش بی درنگ بجویدن طنا بہا مشغول شد
 و گفت اکنون آزاد شدی شیر نکانی بخود دادہ از دام بیرون جست
 و دانست کہ در این دنیا گاہی از موش ناتوان کاری ساختہ است
 کہ از شیر توانا ساختہ نیست۔

مشقی سوالات

(۱) موش اور شیر کا قصہ اردو میں بیان کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ اس قصہ سے تم کو کیا سبق حاصل ہوا۔

(۲) ”مرا آزاد کن شاید روزی ترا بکار آیم“ کہنے لگا تھا اور اسکا کیا جواب ملا تھا؟

(۳) شیر کی چوہے نے کیونکر مدد کی؟

(۴) اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) اتفاقاً صباوے بیرون رود۔

(پ) ناگاہ ہمان موش نزدیک آمد بیرون جست

(ج) در این دنیا گاہی از موش ناتوان کاری ساختہ است کہ از شیر توانا ساختہ نیست

بہترین جامہ نلوکاری

اُردو شیر بابکان تختین پادشاہ ساسانی کہ بدالش و خرد معروف
است روزی فرزند خود را دید کہ جامہ گرانہما در بردار و گفت ای پسر
شایستہ پادشاہان جامہ ایست کہ در ہیچ خزانہ مانند آن نیاشد
نظیر این جامہ کہ تو پوشیدہ پیدا میشود و دیگران ہسم بدان
دسترس دارند۔

پسر پرسید جامہ کہ در ہیچ خزانہ یافت نشود کدام است ارد شیر
گفت آن جامہ نلوکاری و عدل است کہ دست ہر کسی بدان نمیرسد۔
از اخلاق محسنی نقل بمعنی شدہ است

مشقی سوالات

- (۱) ارد شیر بابکان کون تھا ؟
 - (۲) ارد شیر نے اپنے لڑکے کو گرانہما جامہ پہنے ہوئے دیکھ کر کیا کہا تھا ؟
 - (۳) ارد شیر نے اپنے لڑکے کو کون سا لباس بہترین بتلایا ہے اور کیوں۔
 - (۴) نلوکاری اور عدل سے تم کیا سمجھے ہو ؟
 - (۵) اردو میں ترجیہ کرو۔
- در برداشتن ۔ دسترس داشتن ۔ دست ہر کسے بدان نمیرسد۔

خرد ۔ عقل ۔۔ گرانہما ۔ پر قیمت ۔ نظیر ۔ مانند۔

پند و امثال

سعی ہر کس بقدر ہمت او ست
 بزرگی بایدت بخشدگی کن
 آتش کہ گرفت خشک و تر میسوزد
 ہر کہ بامش بیش برفش بیشتر
 کلوخ اندازد را پاداش سنگ است
 جانی کہ نمک خوری نمکدان مشکین
 یک مردہ بنام بہ کہ صد زندہ بہ ننگ
 مرد آخر ہیں مبارک بندہ ایست
 زیر پای ماوران باشد جنان
 سنگ از مردم مردم آزار بہ
 آنکس کہ نگو کرد و بدی دید کدام است
 مشقی سوالات

(۱) پند و امثال میں کیا فرق ہے !

(۲) مندرجہ ذیل فقرات کا اردو میں ترجمہ کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ کون پند ہے اور کون مثل ہے ۔

سعی - کوشش - جنان - بہشت -

(ا) بزرگی یا یدیت بخشندگی کن۔

(ب) ہر کہ بامش بیش برفش بیشتر

(ج) مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

(د) زیر پائے مادران باشد جنان

(ه) سنگ از مردم مردم آزار بہ

اتحاد

پادشاهی دوازده پسر داشت چون اجل او بر سید فرزندان خود را
 بخواند و فرمود چندین چوبہ تیر نزد آنگاہ گذاشتند آنگاہ یکی از ایشان
 گفت یکی از این تیر ہارا بشکن او بشکست سپس بفرمود دو تیر بر ہم نہ
 و بشکن پسر دو تیر بر ہم نہاد و شکست چون شمارہ تیر ہا بسہ رسید شکستن
 نتوانست پس پادشاہ گفت شما برادران بر مثال این چوبہا
 تیر میباشید اگر ہمدست گردید ہیکس بر شما دست نیابد و اگر از ہم
 جدا شوید دشمن با سانی بہ شما چیرہ شود ہ صد ہزاران خنیاکتار انباشند قوتی
 چون ہم بر تافتی اسفند یا رشن نگسلد۔

اتحاد۔ بنگاہی۔ اجل۔ ہنگام مرگ۔ مثال۔ مانند۔ چیرہ۔ غالب۔ خیط۔ نخ در میان۔
 تافتی۔ تاپ۔ داغ۔ نگسلد۔ پارہ نکلند۔

مشقی سوالات

- (۱) اتحاد سے تم کیا سمجھتے ہو۔
 (۲) اتحاد کی مثال میں جو قصہ تم نے پڑھا ہے بیان کرو۔
 (۳) اردو میں ترجمہ کرو اور یہ بتاؤ کہ ضرب المثل ہو سکتا ہے کہ سنیں ۹۔
 صد ہزار ان غیلا کی تارا نباشد قوتی چون ہم بر تافتی اسفند یارش نکلند
 (۴) اسفند یا رکون تھا او کے بارہ میں تم کیا چلنتے ہو بیان کرو۔

گزٹ

دو کرک در کشتاری آشیان داشتند روز با بصحرایمیرفتند و شبها
 باشیانہ بر میگشتند بوجہ ہامی خود سپردہ بودند کہ آنچہ در نبودن مایستوفید
 شب بما بگویند۔

روزی دہقان با پسر گفت برو بمسایگان بگو ہنگام در و رسیدہ
 است فردا بیائید بمایاری دہید چون وقت درویدن کشت شمار سید
 مانیز شمار ایاری کنیم جوجہ ہا آنچہ در روز شنیدہ بودند شبانگاہ پید رو
 مادر خود باز گفتند پدر گفت مرسید فردا بما گزند می نمیرسد روز دیگر
 باز دہقان بکشتار آمد و از پسر پرسید بمسایگان چہ گفتند پسر گفت

گزٹ۔ مرغی است کہ آنرا بترکی بلدرچین گویند۔ گزند می۔ آسیب ورنجی۔

ہر ایک سیانہ پیش آور دند دھقان گفت من میدا ستم کہ از آنہا برای
ما ہیچوقت سودی نیست امشب بکسان و خویشاں ما بگو فردا بیایند
و با ما ہمراہی کنند جو جہ ہا این سخن را نیز پیدرو مادر گفتند پدر گفت
فردا نیز بہار یانی نخواہد رسید خویشاں و کسان دھقان نیز از ہمراہی
در بے گزیدند۔

روز سوم دھقان بہ پسر گفت واسہارا تیز کن فردا خود بدرو خواہیم
رفت جو جہ ہا آنچہ شنیدہ بودند شب باز گفتند پدر گفت فرزندان
دیگر جہای درنگ نیست چون مرد دھقان این یار خود بدرو کرد و کشت
خویش کمر بستہ است فردا ناگزیر آشیانہ ما ویران خواہد شد یا بدہم
امشب بکشتن را رد دیگر برویم۔

بنغوار گی جہ سہرا نگشت من نثار و کس اندر جہان بشت من
مشقی سوالات

(۱) کرک اور دھقان کا کیا قصہ تھے پڑھا ہے تفصیل سے بیان کرو۔

(۲) کرک اور دھقان کے قصہ سے تم کیا سبق حاصل کرتے ہو؟

(۳) ذیل کے شعر کا مطلب اردو میں بتو صحیح بیان کرو:-

بنغوار گی جہ سہرا نگشت من نثار و کس اندر جہان بشت من

سودی - قعی - بریان - ضرری - درنگ - تاخیر۔

پند و امثال

چشم مهر بین بود از عیب پاک
 بشرد گنج هر که رنج پرد
 حسد در وی است کانرا نیست در مان
 بدخواه و بدآموز و بداندیش مباحث
 بداندیش را بد بود روزگار
 چرا عاقل کند کاری که باز آرد پشیمانی
 بصیر از غوره حلوا میتوان ساخت
 چیزی بخور چیزی بده چیزی برینه
 بهر بوده گفتن مبر قدر خویش
 جانی بنشین که بر نخیزانندت
 بالاتر از سیاهی رنگ دگر نباشد

پند و امثال

با کرمیان کار بادشوار نیست

کرمیان - مردمان بزرگوار - دشوار - سخت

پُرسانِ پُرسان یکعبه بتوان رفتن
 آه صاحبِ درد را باشند اثر
 بھر کس هر چه لایق بود دادند
 آدمی فربه شود از راهِ گوش
 بر کنده به آن چشم که بد بین باشند
 با من آن کن که اگر با تو رو سپندی
 تا توانی میگیرم از یار پدر
 بسا مراد که در ضمن نامرادیهاست

پند و امثال

کارِ امروز را بفرمایند از
 کارِ نکرده مُرد ندارد
 برای کور شب و روز یکی است
 تنها بقاضی رفته خوشحال بر میگردد
 جوابِ ابلهان خاموشی است

لوش یعنی روح انسان بشنیدن سخنان سودمند پرورش میابد - مراد - کام و آرزو - ابلهان - احمقان

آزموده را آزمودن خطاست
 بزرگی بعقل است نه بسال
 اگر کل نیستی خادیم مباش
 جنگ اول به از صلح آخر است
 چوپ کج را تا بآتش بزنند راست نمی شود
 حرف حق تلخ است

پند و امثال

چوپان خاین بدتر از گرگ است
 از مُغاب مورپای تلخ است
 از تفنگ خالی دو نفر میترسند
 باد آورده را باد میبرد
 اصب نجیب را یک تازیانه بس است
 تاجای ندائی پای سینه
 چاه کن همیشه تبه چاه است

مشقی سوالات

- (۱) ذیل کے نصاب کا مطلب واضح کرو۔
- (۱) بدخواہ و بدآموز و بداندیش مباحث -
- (ب) چیزے بخور چیز ی بدہ چیز ی بنہ
- (ج) بالاتر از سیاهی رنگ و گر نباشد
- (۲) مندر حسب ذیل پند و امثال کی تشریح اردو میں کرو۔
- (۱) آدمی فریبہ شود از راو گوش
- (ب) بامن آن کن کہ اگر با تو رود پسندی
- (ج) اگر گل نیستی خار ہم مباحث
- (د) چوب کج را تا با تش نہ رند راست نمی شود
- (۵) چوپان خائن بدتر از گرگ است
- (و) اسپ نجیب را یک تازیانه بس است
- (۳) مندر حسب امثال میں کسی دو کا محل استعمال بتاؤ۔

الوشیردان و معلم

گویند الوشیردان را در کودکی معلّی دانستند بود روزی معلّم
بی تقصیر اورا بیازرد الوشیردان از اینکار بسیار خشمگین شدہ
کینہ معلّم را در دل گرفت چون بر تہ سلطنت رسید روزی آن معلّم

راجا است وازو پر سید زمانی کہ بتعلیم سن می پرداختی چرا بیگناہ را
 بزدی و بدان سختی بیازردی گفت ای ملک چون امید داشتہ
 کہ بعد از پدر بہاوشاہی رسی خواستم طعم ظلم را چشیدہ باشی
 تا در ایام سلطنت بظلم اقدام نہائی و بشیوہ عدل و شفقت
 با مردم رفتار کنی۔

الوشیردان چون این سخن بشنید اورا تحسین بسیار فرمود
 و خلعت و نعمتش ارزانی داشت

مشقی سوالات

- (۱) نوشیردان کو بلا تقصیر زدو کوب کرنے میں اس کے معلم کی کیا دانشمندی تھی؟
- (۲) بادشاہ ہونے پر نوشیردان نے اسکا کیا بدلہ کیا؟
- (۳) اردو میں ترجمہ کرو۔
- (۱) گفت اے ملک چون امید داشتہ با مردم رفتار کنی۔
- (پ) نوشیردان چون این سخن بشنید ارزانی داشت

خروس و روباه

روباهی از نزدیک دهی میگذاشت خروسی را وید که دانه
برمی چسبند پیش رفته سلام کرد و زبان تملق گشود و گفت پدرت
خروسی بسیار خوش آواز بود و من هر وقت از اینجا میگذاشتم
آواز او را می شنیدم خوش دل می شدم.

خروس گفت من هم در آواز کمتر از پدرم نیستم و بعد از
خروسان چشمهای خود را بسته با هم را بر هم زد و بنای خواندن
گذازد و روباه فرصت را غنیمت شمرده بجست و او را بگیرفت
سگمای ده خبر شدند و روباه را دنبال کردند خروس بر روباه گفت
اگر میخواهی از دست سگمارهائی یا بی فریاد کن و بگو خروسی که من
گرفته ام از ده شما نیست از ده دیگر است و روباه فریب خورده
همینکه دهان خود را برای فریاد باز کرد خروس پرید.

روباه از روی حسرت نگاهی بخروس کرد و گفت لعنت بر آن
دهائی که بیوقع باز شود خروس گفت لعنت بر چشمی که بیوقع بسته شود.
حذر کن ز آنچه دشمن گوید آن کن که بر زانو زنی دست تقابن

تملقی - چالویی - حذر - ترس - تقابن - زیان و ضرر

گرت را ہی نماید راست چون تیر از او برگرد و راه دست چپ گیر
مشقی سوالات

(۱) خروس و روباه کا قصہ مختصراً اردو میں لکھو۔

(۲) روباه نے خروس کی چا پلوسی کیونکر کی؟

(۳) لومڑی کی چا پلوسی سنگ مرغ نے کیا کیا؟

(۴) مرغ نے کس ترکیب سے لومڑی کے پنجے سے رہائی پائی؟

(۵) اس قصہ سے کیا سبق تم حاصل کرتے ہو؟

(۶) ذیل کے اشعار کا مطلب بتفصیل لکھو۔

حذر کن زانچہ دشمن گوید آن کن کبر زانوزنی دست تن بن

گرت را ہی نماید راست چون تیر از او برگرد و راه دست چپ گیر

پند و امثال

آبی کہ آبرو ببرد در گلو مربر

آواز ز بیل شنیدن از دور خوش است

تو بگرگ مرگ است

با خدا پاش و پاد شاہی کن

بوی گل را از کہ جوئیم از گلاب

اگر بد نیستی باید مشو یار

پند و اندرز

خرامیدن لاجوردی سپهر ہمان گرد گردیدن ماہ و مہر
 پندار کنہ بہر باز یگیری است سراپردہ این چنین ہر سری است
 سخن گر چہ ہر لحظہ شیرین بود سزاوار تصدیق و تحسین بود
 چو یکبار گفتی مگو باز پس کہ حلوا چو یکبار خور دند بس
 رادمردی بد ہر دانی چہ نیست با ہنر تر ز خلق دانی کیست
 آنکہ بادوستان تواند ساخت آنکہ بادشمنان تواند بست
 میباش بجہ و جہد و رکاب دامان طلب ز دست مگذار
 ہر چیز کہ دل یدان گر آید گر جہد کنی بدست آید
 مشقی سوالات

(۱) ذیل کے پند و امثال کی توضیح اردو میں کرو۔

(۲) آجے کہ آبر و بیرو در گلو مرید

(ب) تو بہ گرگ مرگ است

(ج) با خدا باش و با دشمنی کن۔

خرامیدن - گردش - لاجوردی - نی رنگ - سپہر - آسمان - مہر - خور شید -
 سرسری - پیہودہ - رادمردی - جوانمردی - بجہ و جہد - کوشش - طلب - جستجو
 گاید - میل کنند -

سحر خیز باش تا کامروا باشی

بوذرجمهر هر بامداد که بخدمت الوشیروان میرفت می گفت
 سحر خیز باش تا کامروا باشی الوشیروان این سخن را سرزنشی می
 پنداشت و دل تنگ می شد روزی غلامان خود فرموده که گاهان
 ناشناس در راه بوذرجمهر بایستید و بی آسیب جامه از تن او
 بیرون آرید سحرگاه غلامان راه بر بوذرجمهر بستند و جامه از تن او
 در آورده بوذرجمهر بجانۀ بازگشت و جامه دیگر پوشید و آنروز ناچار
 اندکی دیرتر بخدمت رسید الوشیروان پرسید موجب دیر آمدن چیست
 گفت میآمدم در راه تنی چند بمن رسیدند جامه مرا کردند و بردند
 ناچار بجانۀ بازگشتم و جامه دیگر پوشیدم
 الوشیروان گفت هر بامداد مرا نصیحت میکردی که سحر خیز
 باش تا کامروا باشی امروز این آفت بتو از سحر خیزی رسید بوذرجمهر
 جواب داد سحر خیز کسانی بودند که پیش از من برناستند و کامروا
 شدند
 از مرزبان نامه نقل معنی شده است

بوذرجمهر - نام وزیر الوشیروان و اصل آن بزرگ مراست - بامداد - صبح

مشقی سوالات

- (۱) بودرجہمہر نو شیروان کا کون تھا؟ دونوں کے بارے میں تم کیا جانتے ہو لکھو۔
 (۲) سحر خیز باش تا کامروا باشی کا کیا مطلب ہے اور یہ کس کا مقولہ ہے لکھو۔
 (۳) بودرجہمہر سحر خیزی سے کیا آفت آئی۔ اور پھر اس کا مقولہ کیونکر صحیح ہوا۔

شہاں ایران

(ج)

سلسلہ پیشدادیان کیو مَرث

نختین خدیوی کہ کشور گشود سرپاد شاہان کیو مَرث بود
 از او گشت پیدا سخن گستری رعیت نوازی و دین پروری
 بداد و دہش خلق را و عہدہ کرد جہان را بنام نیکو زندہ کرد
 بازردن کس نیاورد راسے برون از خط عدل تناد پایے
 بنا بر آنچه تاریخ نویسان قدیم آورده اند تختیں شہریاری کہ آئین
 پادشاہی بجمان آورد کیو مَرث بود۔

خدیو - پادشاہ - بداد - بعدل - نیاورد راسے - اندیشہ فکر - آئین - رسم

گویند کیو مرث لباس دوختن و خوراک بختن بمردم آموخت۔
 پسر کیو مرث سیامک نام داشت کیو مرث اورا بجنگ دیوان
 فرستاد سیامک در آن جنگ گشت شد۔
 اشعار از تاریخ معجم نقل شدہ است

مشقی سوالات

- (۱) کیو مرث کس خاندان کا بادشاہ گذرا ہے اور کسے خصوصیات بیان کرو۔
- (۲) سیامک کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟
- (۳) ذیل کے اشعار کا مطلب اپنی فارسی میں لکھو
- (۴) نخستین خدیوی که کشور گشود برون از خط عدل ننهاد پایے۔

ہوشنگ (از سلسلہ پیشدادیان)

پس از کیو مرث ہوشنگ پسر زاده او بہ تخت بادشاہی نشست
 جهاندار ہوشنگ بارای و داد بجای نیاتاج بر سر نہاد
 چون نشست بر جایگا ہ سے چینین گفت بر تخت شاہنشی
 کہ بر ہفت کشور منم پادشا بہر جای پیروز و فرمان روا
 دزان پس جہان یکسر آباد کرد ہمہ روی گیتی پر از داد کرد

نیا - جد - سے - بزرگی - گیتی - جہان۔

گویند اول کسی کہ آہن را از سنگ بیرون آورد و آئین کشت
و زرع نہاد ہوشنگ بود

ہوشنگ چہل سال پادشاہی کرد۔
جشن سہ از یادگار ہای این پادشاہ است
کہ فتن جشن سہ در دہم بہمن ماہ ہنوز بین پارسیان معمول است
پس از ہوشنگ پسرش طہورت کہ او را دیوبند گویند
پادشاہی یافت۔

مشقی سوالات

- (۱) ہوشنگ و طہورت ایک دوسرے کے کون تھے ؟
- (۲) ہوشنگ نے اپنے زمان سلطنت میں کیا کیا کار نمایان کئے ہیں لکھو ؟
- (۳) اردو میں ترجمہ کرو۔
جہاندار ہوشنگ بارای و داد..... ہمہ روی گیتی پر از داد کرد

جمشید (از سلسلہ پیشدادیان)

چون طہورت از دنیا برفت جمشید بجای او بر تخت شاہی نشست
چو رفت از جہان نامور شہر یار پسر شد بجای پدر نامدار
گر انما یہ جمشید فرزند او کمر بستہ و دل پر از پسند او

برآمد بر آن تخت فستخ پدر برسم کیان بر سرش تاج زر
 کمر بست باقر شاهنشاهی جهان سر بسر گشته او را روی
 گویند جمشید را جامی بود که همه جهان در آن نمایان میگردد و آنرا جام
 می گفتند جشن نوروز را که بزرگترین عید ایران است جمشید
 معمول داشت

نهای تخت جمشید که اکنون خرابه های آن در فارس باقی است

منسوب یادست -

اشاره از شاهنامه فردوسی

مشقی سوالات

(۱) جمشید کمان کاو و کس خاندان کاو و شاه تها ؟

(۲) جمشید را کیا کیا چیز بنیاد کس ؟

ضحاک

در اواخر سلطنت جمشید ضحاک تازی با ایران لشکر کشید
 و برابر ایرانیان غلبه کرد و جمشید از ایران بگریخت و ضحاک پادشاه
 ایران شد و بنای جور و بیاد نهاد -

فرتخ - مهابک - فر - شکوه - روی - بنده چاکر - سازی - عرب

ندانست خود جز بد آموختن بجز غارت و کشتن و سوختن
آوردہ اند کہ دو بر آمدگی بشکل مار بر شانہ ہای دی پدیدار شد
و از این رو او را ضحاک مار دوش گفتند۔

ایرانیان از ستم وی بجان آمدند آہنگری کاوہ نام کہ
از بیداد ضحاک بتنگ آمدہ بود روزی چرم پارہ خود را بر سر چوبلی
نصب کردہ بمیان مردم رفت و آنہا را بچنگ ضحاک تازی دعوت
کرد مردم دور او جمع شدند و با ضحاک جنگیدند و او را گرفتہ در کوہ
دماوند حبس کردند و فریدون را بجای او بر تخت شاہی نشاندند۔
فریدون چرم پارہ کاوہ را بجوہر بیاراست و ایرانیان
آنرا درفش کاویانی نامیدند و ہمیشہ در صفت لشکر آزمای افراسیوند
مشقی سوالات
شہزاد شاہنار فرود می است

(۱) ضحاک کے بارے میں تم کیا جانتے ہو بیان کرو۔

(۲) ضحاک اصلی باشندہ کہاں کا تھا۔ اسے ضحاک کیوں کہتے ہیں؟

(۳) ذیل کے اشعار کا پورا مطلب لکھو۔

(۱) برآمد بر آن تخت قرخ پدر - برسم کیاں بر سرش تاج زر

(ب) ندانست خود جز بد آموختن - بجز غارت و کشتن و سوختن

درفش - علم۔

فریدون (از سلسله پیشدادیان)

فریدون که از دودمان جمشید بود بعد از ضحاک پادشاه شد
 فریدون چو شد در جهان کامگار ندانست جز خویشتن شهریار
 بروز خجسته سر مهر ماه بسر بر نهاد آن کبیانی کلاه
 برسم کیان تاج و تخت می بیاراست با کاخ شاهنشاهی
 زمانه بی اندوه گشت از بدی گرفتند مردم ره انیدی
 فریدون سه پسر داشت ایرج و سلم و تور در پایان زندگانی
 کشور خویش را سه بخش کرد و هر بخشی را به پسری داد
 چون ایران را با ایرج که کوچکتر بود واگذار کرد سلم و تور برای ایرج
 رشک بردند و او را کشتند منوچهر پسر ایرج بکین پدر با سلم
 و تور جنگ کرد و آنها را مغلوب ساخت فریدون
 پادشاهی را نمینوچهر داگذاشت و خود پس از چندی در گذشت
 مشقی سوالات اشعار از شاه نامه فردوسی

(۱) کاوه ننه فریدون کو کیونکر تخت پیر بهیلا یا بیان کرد -

دودمان - خاندان - کامگار - صاحب اقبال - خجسته - مبارک - سر - آغاز
 کاخ - قصر - رشک - حسد -

- (۲) فریدون کے بیٹوں کا کیا نام تھا اور باپ نے اپنی سلطنت ان کو کیونکر تقسیم کی ؟
 (۳) منوچہر کون تھا اور اسکو بادشاہت کیونکر ملی ؟
 (۴) عبارت قریل کا واضح مطلب بیان کرو ۔
 بروز خجستہ سہ ماہ گزفتند مردم رہ ایزدی۔

سلسلہ کیان کی قیاد

اول پادشاہی کہ از نژاد منوچہر بر تخت کیان نشست کی قیاد بود
 بشاہی نشست آفرمان کی قیاد همان تاج گوہر بسر بر نہاد
 زگردان و نام آوران یاد کرد پداد و دہش گیتی آباد کرد
 برانگیزد صد سال شادان بزیست نگر تا چنیں در جہان شاہ کیست
 کی قیاد با فرا سیاب و تورانیان جنگ کرد۔
 رستم کہ پہلوان لشکر ایران بود در جنگ با تورانیان دلاوری
 مردانگی بسیار نمود و افراسیاب را شکست سختی بداد۔
 فردوسی فرماید ۔

زمین کردہ بد سرخ رستم بجنگ یکی گرزہ گا و پیکر بجنگ

نام آوران - سران سپاہ و بزرگان مملکت - بزیست - زندگانی کرد۔
 بد - مغفٹ بود - گرزہ - گرز۔

بھروسہ مرکب برا نگیختی
 بششیرِ بَران چو بگداشت دست
 چو برگِ خزان سر فرو ریختی
 برودِ نبرد آن یلِ ارجمند
 سرِ سرِ فرازان ہی کرد پست
 بہ تیغِ دہ تیر و بگِ ز و کند
 بڑید و درید و شکست و بہ بست
 یلان را سر و سینه و پای و دست
 برقتند ترکان ز پیشِ مغان
 کشیدند لشکرِ سوی و امغان
 و زانجا بچھون نہادند رومی
 خلیہ دل و با غم و گفتگوی
 گستہ سلج و شکستہ سپہ
 نہ بوق و نہ کوس و نہ تاج و کم
 ہمہ پہلوانانِ ایران سپاہ
 ز رہ باز گشتند نزدیکِ شاہ
 بجای آمدند آن سپاہِ میان
 شدند آفرین خوانِ بشاہِ جہان
 اشعار از شاہنامہ فردوسی

مشقی سوالات

- (۱) سب سے پہلا کیانی بادشاہ کون گذرا ہے۔
- (۲) افراسیاب کون تھا اوس سے اور کس ایرانی بادشاہ سے سب سے پہلے جنگ ہوئی
 اوس وقت ایرانی لشکر کا سپہ سالار کون تھا؟
- (۳) فردوسی نے رستم کی وہ جنگ جو کینباد کی طرف سے تو رانیوں سے کی ہے
 نظم کیا ہے اوسکا خلاصہ بیان کرو۔

مرکب - اسب - نیرد - جنگ - ارجمند - عزیز - مغان - مرغ - بمعنی آتش
 پرستست و اینجا مقصود ایرانیان ہی باشند - بچھون - نام رودی است در کنار
 خلیہ - مجروح - کوس - طبل بزرگ - مغان - بزرگان ۔

کیکاؤس

از سلسله کیان

پس از مرگ کیتباد پسرش کیکاؤس بجای او نشست
 چو کاؤس بگرفت گاه پدر مراد و جهان بنده شد سر بسر
 چنین گفت کاند در جهان شکست گذشته ز من در خور گاه کیست
 گویند یک روز گریه می نمود کیکاؤس بود ندیکی از آنها زبان
 بوصف باز ندران گشود و گفت -

که باز ندران شاه را یاد باد همیشه یرو بومش آباد باد
 که در بوستانش همیشه گل است زمیش پر از لاله و سنبل است
 او خوشگوار و زمین پر نگار نه گرم و نه سرد و همیشه بهار
 نوازنده بکبل بیاغ اندرون گرازنده آمو بیاغ اندرون
 دی و آذر و بهمن و فسر و دین همیشه پر از لاله بینی زمین
 کیکاؤس چون این وصف بشنید همت بگیرفتن آن دیار
 گماشت و با سپاهی گران بدان سوی رقت و با مردم آن ولایت

گاه - تخت - در خورگاه - شایسته ولایت - وصف - ستایش - بوم - سرزمین -
 نگار - نقش - نوازنده - خواننده - گرازنده - خرامنده - بیاغ - مرغ زار و صحرای
 نسرودین - محقق فرودین - گران - بسیار سنگین -

در جنگ شذولی از این لشکر کشی سودی نبرده شکست خورد و با تنی
چند از سران سپاہ بدست دشمن گرفتار گردید چون رستم این
خبر بشنید بسوی مازندران شتافت و در راه با شیر و اژدہا و زین
جادوگر و دیوان جنگید و آنہا را بکشت ہمینگہ ہمازندران رسید
کیکاؤس و ہمراہانش را از بند رہائی داد۔

کیکاؤس را فرزندی جوانمرد و دلادر بود کہ سیاوش نام داشت
سخن چسپیان از او نزد پدر بدگویی کردند کیکاؤس بر او خشم
گرفت سیاوش دل آزرده شد و بہوران نزد افراسیاب رفت
افراسیاب دختر خویش فرنگیس را بوی داد۔
براہر افراسیاب بر سیاوش رشک برد و بنای فتنہ انگیزی
گذاشت تا افراسیاب سیاوش را بیگناہ بکشت۔

اشعار از شاعر نامہ فردوسی

مشقی سوالات

- (۱) کیکاؤس نے مازندران کی کیا صفت سنی تھی جسکے فتح کرنے پر آمادہ ہوا؟
- (۲) جنگ مازندران کا کیا انجام ہوا؟
- (۳) رستم کو مازندران جاکر کیکاؤس کو قید سے رہا کرانے میں کیا کیا واقعات پیش
آئے بیان کرو۔

(۴) سیاوش کون تھا؟ فرنگیس کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو بیان کرو؟

کیخسرو (سلسلہ کیان)

کیخسرو پسر سیاوش پس از گشته شدن پدر بدنیامد و چندین سال در ترکستان بزیست تا آنیکہ از ایران فرستادہ بجستجئے اورفتہ اورا بامادرش فرنگیس بایران نژدکیکاؤس آورد
کیخسرو پس از جدّش کییکاؤس پادشاہ شد
جہاندار گشت و شہنشاہ گشت ملک حشمت و آسمان جاہ گشت
بیام نهم قلعہ مینوی شد آوازہ نام کیخسروی
نژاد از دوسو داشت آن نیک بی زافر سیاہ و زکاؤس کی
کیخسرو در زمان جدّش کییکاؤس بخوخواہی پدر چندین بار با
افراسیاب جنگ کرد سہرا نجام افراسیاب در دست لشکر ایران
گرفتار و بفرمان کیخسرو گشتہ شد کیخسرو در حیات خود تاج و تخت
ابہ لہا سب کہ یکی از نوادہ ہای کینقباد بود و اگذار کردہ خود
از سلطنت کنارہ گرفت ۔
اشعار از تاریخ معجم نقل شدہ است

مینوی - مینو بمعنی آسمان است و مراد از بیام نهم قلعہ مینوی بقعیدہ قدما
آسمان نهم است کہ آنرا عرش نیز گویند۔

مشقی سوالات

(۱) کیخسرو کیونکر بادشاہ ہوا اور پھر سلطنت سے کیوں ہٹا رہا تھا؟

(۲) ذیل کے اشعار کا مطلب لکھو۔

بہام نغمہ قلعه مسینوی..... زافرا سیاب وز کاوس کی۔

گشتاسپ

(از سلسلہ کیان)

لہراسپ را پسری بود گشتاسپ نام کہ بعد از او پیا دشاہی رسید
 چو گشتاسپ بر شد بہ تخت پدر کہ فر پدر داشت بخت پدر
 چو گیتی بر آن شاہ نور است شد فریدون دیگر ہی خواست شد
 بہر کشوری نام گشتاسپ بود کہ پور شہنشاہ لہراسپ بود
 گویند زرتشت پیغمبر در زمان گشتاسپ ظہور کردہ ایرانیان
 را بہ آئین یزدان شناسی دعوت نمود۔

گشتاسپ کیش ویرا اختیار کرد از آندوی دین زرتشت
 در ایران رواجی بسزا یافت پس گشتاسپ اسفندیار نام
 داشت و چون تیر و شمشیر بر بدنش کار گر نمود اورا روئین تن

آئین - کیش و تہذیب - یزدان - خدا۔

سیگفتند اسفند یار بادشمنان پدر جنگا کرد و دلاور سپاه نمود۔
 چون رستم مدتی بود نزد پادشاہ ایران نمیرفت گشتا سپ
 اسفند یار را به سیستان فرستاد تا رستم را بدرگاہ او بیاورد
 اسفند یار بار رستم چندین جنگ کرد و چون روئین تن بود حربہ
 رستم بر بدن او کاگر نمیشد عاقبت رستم تدبیری اندیشید و تیر
 دو شاخہ از چوب گز بساخت و آن تیر را بر چشم اسفند یار زد
 اسفند یار از آن زخم ہلاک شد۔
 داستان جنگ رستم و اسفند یار را فردوسی در شاہنامہ
 آورده است

مشقی سوالات

- (۱) گشتا سپ کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔
- (۲) زرتشت پر نوٹ لکھو۔
- (۳) رستم اور اسفند یار سے جنگ کیوں اور کیسے ہوئی اور کیا نتیجہ جنگ کا ہوا؟

- خوب و شایستہ - چوب گز - نام درختی است

(از سلسلہ کیان)

بہمن

چون ابغند یار در جنگ یار ستم کشته شد پسر او بہمن در نزد دست
بماند و رستم او را تربیت کرد۔

گشت اسپ در پایانِ عمر پادشاهی را بہ بہمن واگذار کرد و خود
از سلطنت کنارہ گرفت۔

چو بہمن تختِ نیاہر نشست کمر بر میان بست و بگشا دوست
سپہ را درم داد و دینار داد ہمان کشور و چیز بسیار داد
بہمن را اورشیر دراز دست نیز میخوانند

گویند دست او پاندا زہ دراز بود کہ ہزار نو میر رسید

بہمن پادشاهی داد گستر بود در زمانِ این پادشاہ ہرادر
کہ شفا دنام داشت رستم را بمکر و حیلہ ہلاک نمود۔

مشقی سوالات

(۱) شفا د کون تھا اور کس زمانے میں تھا۔

(۲) بہمن دراز دست کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو ؟

بگشا دوست۔ دست گشاد کنایہ از بذل و بخشش است۔ داو گستر۔ عادل

دارا آخرین پادشاه کیان و نواده بهمن است
 در زمان سلطنت دارا اسکندر پادشاه مقدونیه بایران زمین
 لشکر کشیده با دارا سه جنگ کرد و او را شکست داد
 دارا کشته شد و تخت و تاج او بدست اسکندر افتاد
 جنگ اسکندر و دارا

دوشاه دو کشور کشیدند صفت	همه نیزه و گرز و خنجر بکفت
برآمد چنان از دو لشکر خروش	که چرخ فلک را به تریه گوش
ز بس ناله بوق و هندی درای	همه مرد را دل برآمد از جای
راواز اسبان و بانگ سران	جز نگیدین گرزهای گران
تو گفتم جهان کوه جنگی شده است	ز گرد آسمای روی زنگی شده است
بیک هفته گردان پر خاشجوی	بر روی اندر آورد بودند روی

مقدونیه - نام سرزمینی است نزدیک یونان - درای - رنگ برنگ -
 دل برآمد - دل از جای برآمدن کنایه از مضطرب شدن و بیجان آمدن است
 بانگ - فریاد - سران - بزرگان لشکر - جز نگیدین - صدا دادن - روی زنگی
 اندر روی زنگی میانه شده است - روی اندر - آورده بودند - باهم رو برو مشغول
 میگردیدند -

بہشتم برآمد یکی تیرہ کرد بد انسان کہ خورشید شد لاجور
 پہوشید دیدار ایران سپاہ ندیدند جز خاک ناورد و گاہ
 جہاندار دارا پیچید روی همان نامور لشکر جنگجوی
 پراز در و برگشت از آورد گاہ چو یاری ندادش ہی ہوز و ماہ
 ہمہ پادشاہی سکندر گرفت جہاندار شد تخت و افسر گرفت
 مشقی سوالات اشعار از شاہنامہ فردوسی

- (۱) دارا کون تھا؟ اور کس خاندان سے تھا۔
 (۲) سکندر اور دارا کے تعلقات کیسے تھے بیان کرو۔

اسکندر (از سلسلہ کیان)

اسکندر پادشاہی جنگجو و جہانگیر بود ایران و ترکستان و افغانستان
 را فتح کرد۔

اسکندر بیش از دوازده سال جہانداري نکرد و درستی و سہ سالگی ہرود

بہشتم۔ روز ہشتم۔ لاجورد۔ چنانکہ خورشید بزرگ لاجورد گردید۔ لاجورد سنگی است
 کیود رنگ کہ آنرا ایسایند در نقاشی بکار مینہند۔ دیدار۔ چشم۔ سپاہ۔ سپاہیان

ناورد گاہ۔ میدان جنگ و نبرد۔ پیچید روی۔ روی پیچیدن برگشتن و فراوان
 آورد گاہ۔ جای نبرد۔ ہوز۔ خورشید۔ افسر۔ تاج۔

پس از مرگ اسکندر سردارانِش ممالک اورا بین خود تقسیم کردند
یکی از آنها که سلوکوس نام داشت پادشاه ایران شد۔
جانشینان سلوکوس ہشتاد سال در ایران سلطنت کردند
و آنها را سلوکید مینامیدند۔

سراجام بساط فرما تروائی آئنا بدست اشکانیان برچیدہ شد
مشقی سوالات

(۱) سکندر اور سلوکس سے تم کیا سمجھتے ہو ؟

سلسلہ ساسانیان

اردشیر بابکان

نخستین پادشاه ساسانی اردشیر بابکان است
پدر اردشیر بابک بود و جد او ساسان نام داشت بدین جهت
اورا اردشیر بابکان و سلسلہ اورا ساسانیان مینامند۔
اردشیر پادشاهی رعیت نواز و دانش پرور بود در زمان
جمانداری او مردم در آسایش بودند و علم و ہنر رواج داشت۔

چوتاج بزرگی بسیر بر مناد چنین گفت بر تخت پیر و شاد
 که اندر جهان داد گنج من است جهان تازه از دسترنج من است
 گشاده است بر کس این بارگاه ز بدخواه و دزد مردم نیکخواه
 ستاینده بدشیر یار اردشیر چو دیدی بدرگاه مردی دبیر
 بدیوانش کار آگمان داشتی بر بیدار نشان کار نگذاشتی
 چون بعد از کیان دین ز رشت ضعیف شده بود اردشیر با بکان
 در ترویج آن گیش همت گماشت و آتشکده های ایران را که
 رو نجبرانی گذاشته بود واکٹر کرد۔

اشعار از شاهنامہ فردوسی .

مشقی سوالات

(۱) بابک اور ساسان کون تھے ؟

(۲) اردشیر بابکان کس خاندان کا بادشاہ گذرا ہے اسکے بارہا میں جو کچھ جانتے ہو لکھو۔

الوشیر وان عادل

سلسلہ ساسانیان

خسرو انوشیر وان کہ او را کسری نیز گویند در جهان داری در رعیت
 نوازی سر آمد پادشاهان ایران است

ستاینده پد - تجید و تحسین کنندہ - دیوانش - عدالت خانہ و محل رسیدگی بکار ہا -
 آگمان داشتی - مردان کاروان - نگذاشتی - واکٹر نکردی -

رشا بان که با تخت و افسر بدند گنج و به لشکر تو انگر بدند
 بُد دادگر تر ز نوشیر وان که جاوید بادا روانش جوان
 نه زو پر اسر تر ز مردانگه به تخت و به دینیم و فرزانی
 چو کسری نشست از بخت علاج بسر بر نهاد آن دل افروز تاج
 جهان چون بهشتی شد آراسته ز داد و ز خوبی و از خواسته
 جهان نوز شد از فقره ایزدی بستند گفتی دو دست بدی
 ندانست کس غارت و تاختن دگر دست سوی بدی آختن
 جهانی بفرمان شاه آمدند ز کزتی و تاری براه آمدند
 نوشیر وان بارو میان و بیاطله جنگ کرد و آتشار مغلوب
 ساخت -

از پادشاهان روم خراج گرفت و ملک یمن را تصرف در آورد
 وزیر این پادشاه بزرگمر بود که بدانش و خبر و معروف است
 حضرت رسول صلی الله علیه و آله در زمان سلطنت نوشیر وان
 بدینیا آمده است -
 اشعار از شاهنامه فردوسی -

بُد - نبود - پادار وانش - یعنی جانش همیشه جوان باد - دینیم - تاج - فرزانی - عقل
 علاج - دندان فیل - از خواسته - مال و متاع - فقره - نشکوه - آختن - دست آختن
 ایه از دست دراز کردن است - کزتی - کجی - تاری - تیرگی - روسیان - قوی ترک بودند در ترکستان
 بیاطله - - بزرگمر بود - بزرگمر را بعضی بوزیر جهر خوانند -

مشقی سوالات

(۱) کسری کون تھا؟

(۲) نوشیروان نے اپنے زمان سلطنت میں کن کن لوگوں سے جنگ کی اور کیا انجام

جنگ ہوا مختصراً بیان کرو۔

بہرام گور

از سلسلہ ساسانیان

چو بر تخت نشست بہرام گور
بشای براو آفرین خواند اور
پرستش گرفت آفرینندہ را
جہاندار بیدار بینندہ را
خداوند پیروزی و برتری
خداوند آفرینی و کمتری
ایان پس چنین گفت کاین تاج و تخت
از او یا فتم کافریدہ است بخت
نشستم بر این تخت فرسخ پدر
یر آئیں طہمورث داد گر
بداد از نیاکان فرونی کفم
شمارا بدین رہنمونی کفم
بدین سان بسی پوشخت و سیال
کس اند زمانہ نبودش ہمال
بہرام گور از پادشاہان بزرگ ساسانی است و او را از آن ہمت
بہرام گور میخوانند کہ بیشتر اوقات بنشکار گور میرفت۔

رہنمونی - راہنمائی - ہمال - مانند - گور - گور حیوانی است بسیار وحشی
و تند رو کہ آترا گور خرنر گویند۔

در زمانِ بہرام گور پادشاہ ترکستان بجاک ایران لشکر کشید بہرام اور اشکست سختی داد مرگ بہرام را بد نیگونہ گفتہ اند کہ روزی ہنگام شکار ناگهان بمر دابی رسید و در آن فرو رفتہ ناپدید شد۔
اشعار از شاہنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) بہرام گور کس خاندان کا پادشاہ اسکو بہرام گور کیوں کہتے ہیں ؟ اس کی وفات کیوں کر واقع ہوئی۔

خسرو پرویز

از سلسلہ ساسانیان

خسرو پرویز کی از پادشاہان ساسانی است کہ بجاہ و جلال و ثروت و مال معروف است

چون خسرو اندر زمانہ نبود ز دینار و گنجش کراتہ نبود
از توران و از ہند و از چین و روم ز ہر کشوری کان بد آباد بوم
ہی باج بردند نزدیک شاہ پر خشنوہ روز و شبان سیاہ
بہرام چو بین کہ یکی از سرداران ہر مر پدہ خسرو بود خیر طغیان کرد

ثروت۔ دولت۔ طغیان۔ سرکشی۔

و چندین بار با او بجنگید عاقبت خسرو بہمدستی پادشاہِ روم
بر او غلبہ یافت و او را شکست داد۔

پس از چندی میان خسرو و قیصر روم دشمنی افتاد و کارِ آنها
بجنگ کشید خسرو در جنگ بار و میان فاتح شد ولی در پایان
کار شکست یافت

بعد از آن شکست ایرانیان خسرو را از پادشاہی عزل کردند
و یکشتند و پسر او شیرویہ را پادشاہی دادند۔

مشقی سوالات

(۱) بہرام چوہین کون تھا۔ اسپر خسرو نے کیونکر غلبہ حاصل کیا۔ قیصر روم سے

اور خسرو سے جنگ ہوئی اوسکا کیا نتیجہ ہوا۔

(۲) ذیل کے اشعار کو نشر میں لکھو۔

چنو خسرو اندر زمانہ نبود پر خشنده روز و شبان سیاہ

(۳) مندرجہ بالا اشعار کا مطلب واضح طریقہ سے اردو میں بیان کرو۔

انتخاب از اخلاقِ مُحْسِنِی

حکایت در عبادت

یکی از سلاطینِ میرات از شاہ سبحانِ قُدّسِ سرّہ التماس نمود
کہ مرا وصیتِ کن شاہ گفت اگر نجاتِ دنیا و درجاتِ آخرت میخواہی
شہا بر در گاہِ آئیں داد گدائیِ مسیدہ و روز ہا در بار گاہِ خود پیدا د
گدایانِ میرس - قطعہ -

چوں بندگانِ حقِ ہمہ فرمانبر تواند تو نیز بندگی کن و فرمانِ حقِ بسر
ہر پادشہ کہ خدمتِ حق را کثرتِ بندند خلقِ ہم ز پے خدمتِ کسر
دچون خوی رعیتِ تاریخِ خوی پادشاہست کہ الناسُ علی دینِ ملوکِ کھم
پس ہر گاہ پادشاہِ مَبِلِ طاعت و عبات کند رعیتِ نیز بدان کار
راغب و مائل شوند و بزرگاتِ عبادتِ رعایا نیز ہر روز گار او اصل
و متواصل گردد -

قُدّسِ سرّہ - پاک کیا جائے رازِ انکا - الناسُ علی دینِ ملوکِ کھم - آدمی اپنے بادشاہ
کی راہ پر ہیں - واصل - پوچھنے والی - متواصل - پیہم پوچھنے والی -

حکایت در اخلاص

آوردہ اند کہ یکے از خلفائے خراسان فرمودہ بود تا بے ادبی را در موقع سیاست داشته تا بریانہ میزدند آن شخص در آشنائے آن حال زبان و قاحت بکشتا دو خلیفہ را دشنام داد خلیفہ امر کرد تا دست از زبان داشتند و اورا آزاد کرد یکے از خواص بارگاہ خلافت پیرسید در محلے کہ تا دیب آن شوخ چشم بے شرم زیادت بایستے سبب بخشیدن و آزاد کردن چہ بود خلیفہ گفت من اورا برائے خدا ادب میکنم چون مرا سزا گفت نفس من ازان متغیر و متاثر نشد و در حد و انتقام آمد بخاتم کہ در کار حق سبحانہ و تعالیٰ نفس را مدخل و ہم کہ این صورت از شیوہ اخلاص دورست و صاحب عمل غرض آمیز از فضیلت ثواب محروم و مجبور مستغوی

از سخنش آتش من تیز شد کارِ الٰہی غرض آمیز شد
داعیہ نفس چو بنمود و رو معنی اخلاص نہ مانند اندرو
کار کنر اخلاص نشد بہرہ ور ترک چنان کار سزاوارتر

میزدند - فاعل خدا - قاحت - بے شرمی - متاثر - اثر پذیر - حد و پے -

انتقام - بدل لینا - داعیہ - خواہش -

حکایت در دعا

آورده اند که در شهرے از بلاد اسلام چند شبانه روز متقل باران
بارید بمشائے که کار ہا بر مردمان دشوار شد و راه آمد و شد فرو بسته گشت
منزل ہا روے بویہ رانی نہاد و غدغہ در خاطر خرد و بزرگ افتاد جمیع اہل
تخیم میگفتند کہ از نظرات فلکی استدلال میتوان کرد کہ تمام این شهر
بواسطہ کثرت آب خراب خواہد شد مردم دل از خان و مان پروا نداشتند
و جزع و فزع در خلایق افتاد چون کار از حد گذشت و طاقت طاق
شہد رجوع بسططان کردند او مرد عادل و پاکیزہ سیرت بود اہل شهر
را تسلی داد و خود بخلوت درآمد و روی نیاز بر خاک نہاد و گفت
بار خدا یا ہمہ خلق بر خرابی این شهر اتفاق کردہ اند تو قادری کہ تصور
ایشان را باطل کنی و آثار قدرت خود بخلایق انجہ در خیال ہا میگذرد
ظاہر گردانی فی الحال باران منقطع شد و آفتاب بر آمد و این دلیل
روشنست کہ چون پادشاہ پاک اعتقاد بود و دل او بارعیت راست باشد ہر دعا
کہ در بارہ خود و ایشان کند بشیرت اجابت اقراں مییابد قطع

پادشاہے کہ تہا از رہ لطف . بر سرت افسر شہنشاہی
ہر چہ میخواہی از تو خواہ کہ او دہد ہر چہ از دمی خواہی

ہشائے - یعنی بوجہ - و غدغہ غلش - فزع - بیقراری - خرابی - ویرانی -

حکایت در صبر

آوردہ اند کہ روزے یکے از اُمراء پیش پادشاہے ایستادہ بود و شاہ
 با او در میمے مُشاوَرَت میفرمود قضا را کتر دے در پیرا ہن وے افتادہ
 بود و ہر ساعت امیر را می گزید و بنیش نہ ہر آلود خود ضرر می رسانید
 تا و قتی کہ بنیش وے از کار بیفتاد و ہر نہر یکہ داشت بکار بُرد آن امیر
 سطاقت و ران مشاورت قطع سخن نہ کرد و تغیرے در و ظاہر نہ شد و سخنش
 از قانون عقل و قاعدہ حکمت انحراف نیافت تا بجانہ آمد و آن کتر دہم را
 از جامہ بیرون کرد این خبر بہ پادشاہ رسید متعجب و متحیر گشت روز دیگر
 کہ امیر بکلا زمرت آمد سلطان فرمود کہ دفع ضرر از نفس واجب ست
 تو چرا دیر در آزار عقرب را از خود منافع مناسختی جواب داد کہ من آن
 نیم کہ شرف مکالمہ چون تو پادشاہے را بسبب الہم نہ ہر کتر دے قطع کنم
 و اگر امروز در مجلس بزم بر بنیش کتر دے صبر نہ توانم کرد فردا و ہر معرکہ رزم
 بہ تیغ نہ ہر آب دادہ دشمن چگونہ صبر نہ توانم کرد پادشاہ را این سخن خوش آمد
 و مرتبہً او را بہستہ گردانید دیدان بمقدار صبر کہ کرد بمراد و مقصود دید فردا
 گرت چو لوح خبی صبر بہت در غم طوفان بلا بگرد و کام ہزار سالہ بر آید

حکایت در ادب

در اخبار آمده که سلطان مصر با پادشاه روم طرح مواصلت انداخته
 دختر او را از بهر پسر خود خطبه کرد و هم دختر خود را در عقد پسر و س
 در آورد و بسبب این وصلت رُسُل و رسائل از جانبین متواصل
 گشت و با اتفاق این دو صاحب دولت هر دو مملکت با یکدیگر راستگی
 پذیرفت و در امور کلی و جزئی مراجعت برائے یکدیگر نمودند و س
 دلی مشورت و تدبیر هم در پیچ و خم شروع نفرمودند و روزی ملک
 مصر بقصر روم پیغام فرستاد که پسران زبده حیات و عمده زندگانی
 اندوادم مابعد از وفات جز بحیات ایشان باقی نمی ماند بیت
 زنده است کسیکه در دیارش ماند خلفه بیا دگارش
 پس همت بر انتظام حال و فراغ بال ایشان مصروف باید داشت
 و غمان عنایت بصوب جمعیت و وسعت معیشت ایشان معطوف
 باید ساخت و من بجهت پسر خود چندین ذخائر و نفائس و برده دستور
 و ضیاع و عقار ممیّا کرده ام از انطرف رائے جمال آدائے آن جھنرت
 از حسن اہتمام بحال پسر خود چہ اقتضا فرموده است چون این پیغام

طلب - خواستگاری - بال - دل - صوب - وطن - ضیاع - آب زمین - عقار - زمین و غیره -

بسبح قیصرِ سیہ تہمے فرمود و گفت مالِ یارِ سیو قاف و تجویب تا پائیدار ست
از ہر حسابے نیاید گرفت و بہ متاعِ فانی دنیا ست دلی فریفتہ نیاید شد
من پسرم نمود و را بخلیفہ اب بیا را ستہ ام و خزانہ امے مکارہم اختلاق
برائے او ذخیرہ شہادۂ ام مال در معرض فنا و زوال ست و ادبِ امین
از تغیر و انتقال چون این خبر ملکِ عرب رسید گفت راست میگویی
الأدبُ خیرُ من الدُّنْیَا مثنوی

ادب بہتر از گنجِ قاروں بود فزون تر از ملکِ فریدوں بود
بزرگانِ نکر و نند پیر و اے مال کہ اموال را هست رود زوال
عنانِ سہے علم و ادب تا فتنہ کہ نامِ نکو از ادب یا فتنہ

حکایت در علم و ہمت

آورده اند کہ در آن ایام کہ اسکندر میخواست کہ رایت جہا نگیری
از سرحدِ روم بر عزیمت ضبطِ ممالکِ عرب و عجم برافراز و در کابِ پایاں
بجست تفسیرِ بزرگو بحرِ عالمِ حرکت دید بغایت اندیشہ تاک و ملول خاطر
بود و در سطا طالیس حکیم کہ وزیرِ آن حضرت بود چون علامتِ فکرت و نشان

الأدبُ خیرُ من الدُّنْیَا - ادب بہتر ہے سونے سے - زوال - لطافتِ اینکہ روسے اموال دہن وان اندر دہن
خط زوال است۔

حیرت بر حسب حال و ناصبیہ احوال او ظاہر وید گفت کہ اے شاہ جہان
اسباب دولت مہیا و آمادہ و خدم و حشم در موقوفہ بندگی و فرمانبرداری
استادہ خزانہ معمور و مملکت موقور بخت بصفت استقامت آراستہ
و شال دولت بشرف استقامت پیراستہ اقبال کمر موافقت بستہ
وجاہ و جلال بر آستانہ عالی بخدمتگاری نشستہ تو زرع ضمیر انور
و تفرق خاطر از ہر اسباب چسبست اسکندر جواب داد کہ تامل میکنم
کہ عرصہ چنان بغایت محقرست و ساحت ممالک ہفت اقلیم بسیار
مختصر شمر میدارم از ہر اسباب مقدار ملک سوار شدن و توجہ تصرف
و تسخیر آن نمودن قطع

گرای آن نکند طول عمر می ہفت اقلیم کہ من بقیہ تسخیر آن سوار شوم
ہزار عالم ازین گریہ و دلم ست ہنوز کہ من بعزم تصرف بدان و یار شوم
ارسطو فرمود کہ شک نیست کہ ایالت و حکومت این مایہ از جہان
ذائق ہمت بلند و نہ در خور ہمت ارجمند تست عرصہ مملکت ابدی
را با آن ضم کن تا ہمچنانچہ بظہرت تیغ جہان سوز ساحت مراے فانی
را در قید ضبط می آری ببرکت عدل عالم افروز ملک سعادت باقی

موقور بہت - استقامت - ہمیشگی - استقامت - پاداری - تو زرع - پریشانی -

تفرق - پریشانی - از ہر - روشن - ایالت - سرداری - ساحت - میدان -

ہم در قبضہ استحقاق تو آید تا این نقصان ببرکت آن کمال تلافی پذیرا
 و این اندک بزیب آن بسیار رونق گیرد مثنوی
 ملک عجبی خواہ کان خرم بود ذرّہ زان ملک صد عالم بود
 جہد کن تا در میان این نشست عرصہ آن عالمت آید بدست
 اسکندر بدین سخن تسلی یافتہ ہر حکیم آخرین فراوان کرد و امروز
 شاہباز عقل ہر کالمے در ہواے شناسے اسکندر جہت آن پروا نہ میکند
 کہ ہماے ہمیش باستخوان ریزہ دنیا بسر فرو نیاوردہ قسود۔
 تو باز ساعد شاہی باستخوان منگر ہماے ہمت خود را بلند دہ پروا نہ

حکایت در عزم

آوردہ اند کہ یکے از ملوک بخوردن گل عادت کردہ بود چندانکہ
 حکما و اطباء منع میکردند و مضرت آنرا بازمی نمودند از ان کار باز نہ می آ
 روزے یکے از اہل التہ بدیدن و سے آمد و او را یغایت زار و نزار ایا
 رخسارہ از غوائی اورا از عفرانی دید و تن بآب و توآن اورا در بنا
 نا توانی گرفتار یافت صورت حال استفسار نمود سلطان حقیقہ

واقعہ بازگفت کہ مرا از بہت خوردن گل پای حیرت در گل است
 و دست حسرت بر دل درویش فرمود کہ چون میدانی کہ ازین مضر
 ضرر بتو میرسد چرا ترک نمیکنی گفت چند آنکہ جدمی نمایم با خود پس
 نمی آیم درویش گفت این عَزْمَتِ مَنْ عَزَمَاتِ الْمُلُوكِ کجاست آن
 عزم کہ بادشاہان راجی باشند کہ بیج نوع ایشان را ازان باز نمی
 توان داشت سلطان ازین سخن متاثر شد و عزم کرد بر آنکہ دیگر گل
 نخورد و برکت عزیمت ازان مملکہ خلاص یافت قطعہ

عنان عزم بہر جانبی کہ بر تابی	مکن بدست تر و د عنان خود راست
کہ کس بمنزل مقصود رہ نمی یابد	مگر بسعی تمام و دیگر بعزم درست
ہر آنکہ پای طلب در طریق عزم نہاد	بہر تہنگاہ بر روی رسد بگام نخست

حکایت در ثبات و استقامت

سلطان رضی روزی در میدان غزین میگذشت حمای دید سنگ
 گران بر دوش نہادہ و بجست عمارت او می بُرد و در بُردن آن سنگ

محر۔ رہنذر سبب کی جگہ مستقل ہے۔ این عَزْمَتِ مَنْ عَزَمَاتِ الْمُلُوكِ۔ کمان ہے عزم بادشاہوں
 کے عزموں سے۔ متاثر۔ اثر قبول کرنے والا۔ مملکہ۔ جاے ہلاک۔

رنج بسیار می کشید سلطان چون مشقت او مشاهده کرد از روی
 رفت جبلتی و عاطفت فطری که داشت فرمود که ای حمال این سنگ
 را بنه حمال آن سنگ را در میان میدان بینداخت مدتی آن سنگ
 در میدان بود و اسپان چون آنجا میرسیدند بد چشمی میگردند و می
 رسیدند جمعی از خواص بوقت فرصت آن حال بعرض سلطان رسانیدند
 که فلان روز حمال بنابر امر عالی و فرمان همایون سنگی که بر پشت داشت
 در میان میدان بینداخت و اسپان از آن راه بکلفت میگذرند
 و کسی غیر آن حمال آن سنگ را بر نمیتواند گرفت اگر فرمایند تا از
 آنجا برود و راه خالی سازد مناسب بیناید سلطان فرمود که بر زبان
 مانده شته است که بنه اگر بگویم بر دار مردم آنرا بر بے ثباتی ماحل کنند
 گو آن سنگ همان جاباش نقل است که آن سنگ تا آخر عمر سلطان
 در آن میدان افتاده بود بعد از وفات او نیز حسب مراعات سخن
 او هیچکس از اولاد او برنداشته قطعه

سخن شاه شاه هر سخن مست همه حال پاس باید داشت
 تانه گردد نقیض آن ظا هر پایه اثر ابلووح دل نگاشت

رفت - مرانی - جبلتی - پیدایشی - فطری - پیدایشی - بد چشمی - یعنی بھڑکتے تھے۔
 نقیض - خلاف -

حکایت در عدل

آوردہ اند کہ یکی از علما در مجلس مامون حدیثی روایت کر دہ کہ شنخاں
پادشاہان عادل در قبر متفرق نمی شود و اجرائے ایشان از یکدہ یکہ نہ
ریند مامون فرمود کہ مراد صدق حدیث بنوی شنایہ ری نیست اما داعیہ
دارم کہ نوشیروان را بینم کہ فی الواقع منظر عدل بودہ و می زبان ہجرت نشان
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ کہ من متولہ شدہم در زمان
ملک عادل پس عزیمت ماین کرد چون بدانجا رسید فرمود تا جمہ نوشیروان
بکشادہ و بدانجا در آمد دید تازہ در خاک خفتہ چنانچہ شخصے در خواب با شد
و سہ انگشتی در دست داشت بر نگین ہریکے پندے نوشتہ اول آنکہ
بادوست و دشمن مدارا کن دوم در کار ہا بے مشورت خردمندان شروع
نمای سوم رعایت رعیت فرہ گذار و در روایتی دیگر آمدہ کہ لوحے از
زربالائے سروے آویختہ بود و ہران لوح نوشتہ کہ ہر کہ خواہد خدا سے
ملک او را بزرگ گرداند گو علما سے زمان خود را بزرگ گردان و ہر کہ
خواہد کہ ملک او بسیار شود گو صفت عدل خود را بسیار سازد مامون بفرمود

شنایہ - امیرش - داعیہ - خواہش - ماین - نام شہر - وشمہ - سرداب
مردگان و سنداوق ہوتے - اشخاص - جمع شخص بمعنی جسم

نمان پند بار بار بوشند و آن خاک را بخطر آلوده سرش پوشیدند و
 منقول است که در آن دخمه یکی از ندامت مامون اجازت سخن طلبید و
 بعد از رخصت فرمود که عدل را خاصیتی است که بعد از وفات ضرر
 خاک از کافر عادل بازمی دارد اگر عادل بسعادت اسلام مستعد
 باشد چه عجب که در عقبی نیز ضرر آتش از او باز دارند مامون این سخن
 را پسندید و فرمود تا در ذیل آن وصایا مثبت گردند مشغولی
 عدل در دنیا نگو نامت کند در قیامت خوب فرجامت کند
 اندرین عالم معظّم سازد و ت چون بدان عالم رسی بنواز و ت

حکایت در عدل

آورده اند که پادشاه قباد روزی در شکار از لشکر جدا افتاد و هوا
 گرم شد و او از تشنگی بی طاقت گشته هر طرف می نگریست و سایه و نم
 چشمه می طلبید از دور سیاهی بنظرش درآمد مرکب بدان طرف
 راند خیمه کشید و دید در میان پادیه زده و پیر زنی با دختر خود در سایه
 آن نشسته چون قباد بر سید آن زن از خیمه بیرون دوید و عنانش

گرفته فرود آور دو ما حضرے کہ داشت حاضر کرد و قبا و طعائے خورد و آجے
 بیانشامید خواب برو غلبه کرد لحظه بیا را امید چون از خواب در آمد
 یگاہ شدہ بود شب ہما نجا اقامت نمود بعد نماز شام گا وے
 از صحرایا مد و دخترک آن زال آن گا و را بد و شید شیر بسیار حاصل
 شد چنانچہ قبا در عجب آمد و با خود گفت این جماعت بحیث آن
 در صحرانشستہ اند تا کسی بر سر ایشان اطلاع نیابد ہر روز چندین
 شیر از گا وے میگیرند اگر در ہفتہ یک روز بسطان دہند مال ایشان
 را غلبی نمیرسد و خزائن را تو فیض میشود نیت کرد کہ چون بدر الملک
 برسد آن مواضعہ را بر رعیت ہند چون صبح شد دخترک گا و را
 گرفت و بد و شید اندک شیر فرو دآمد فریاد بر آوردہ پیش مادر دوید
 کہ اے مادر روے بد عا آر کہ بادشاہ مانیت ظلم کردہ است قبا
 تعجب نمود و گفت از چہ دانستی گفت ہر بامداد گا و ما بسیار شیر دادے
 امروز اندک ہر گاہ کہ پادشاہ نیت بد کند حق سبحانہ و تعالیٰ ہر کنت
 بردار و قبا و گفت راست گفتی و آن نیت از دل بیرون کرد و گفت
 اکنون برو دو بر سر کار شو پس دختر بر خاست و دیگر بار گا و را بد و شید
 شیر بسیار حاصل شد بارے دیگر پیش مادر دوید و مردہ نیکو نیتی

پادشاه بوسه رسانید و از اینجا گفته اند که ملک عادل بهتر است
 از ابریارنده و آفتاب تاینده حکیم فردوسی گوید مشغولی
 هر آن غم گزایر بهاران بود در اندیشه شهریاران بود
 چه بد کرد و اندیشه پادشاه نیا بد زمین غم بوقت از هوا
 چه عادل بود و نه ز سختی منال که عدلش به است از فراخی سال

حکایت در عدل

سلطان محمود با رکان دولت خود گفت که ابله ترین مردمان
 پیداکنید بزرگان درگاه او حکما و ندامت‌پذیرگان و خوش طبعان را
 یا طراف و انصاف مملکت فرستادند و ایشان متوجه شده باستعلام
 این چنین کسی مشغول بودند و در استکشاف احوال مجتال و احمقان
 مبالغه می نمودند یا خرد شخصی را دیدند که بر شاخ درختی برآمده و تیر
 بر بن آن شاخ می زند تا گیسخته گردد و معلوم بود که اگر آن شاخ بکشد
 هر آینه آن کس از سر شاخ بلند یزدین افتد و اگر فرجاً هزار جان
 داشته باشد یکی را بسلامت نبرد همه اتفاق کردند که این کس ابله

اکناف اطراف - استعلام - طالب علم -

ترین عالم ست اور اگر فتنہ نژد سلطان بردند و صورت حال ہو قیقت
 عرض رسانیدند سلطان فرمود کہ از و ابلہ تری هست گفتند حضرت
 سلطان بیان فرماید گفت حاکم ظالم کہ بجور و تعدی رعیت خود را
 بر اندازد و خود را بدین واسطہ منکوب و پیریشان حال سازد دشمنوی
 رعیت چون بیخ اند و سلطان درخت درخت ای پسر باشد از بیخ سخت
 تیر برین آن درخت مزین کہ بالای شاخش گرفت و وطن
 کہ چون سست گردید بیخ درخت ز پای اندر آید بیک باد سخت
 کسی کو جفا و ستم می کند یقین ست کو بیخ خود می کند

حکایت در عفو

آورده اند کہ یکے از مقتربان پادشاہ حیرے کردہ بود و در معرض
 تادیب و تعذیب افتادہ روزے آن پادشاہ با یکی از خواص دربارہ
 آن مجرم مشاورت میکرد آن شخص گفت اگر بندہ بجای پادشاہ بودی
 حکم سیاست کردی شاہ فرمود اکنون چون تو بجای من نہستی کروار من
 باید کہ بخلاف کردار تو باشی من اورا عفو کردم چه اگر گناہ از وہ نمود

منکوب - بدبخت - تعذیب - عذاب کرنا -

عفو از من نیک مینماید فرد
 گر عظیمست از فردستان گناه عفو کردن از بزرگان اعظمست
 و هرگاه کسی در گناہی کہ از و صادر شد تامل کند و داند کہ بعفو
 خدای محتاجست باید کہ عفو خود را از گناہگار در بیخ نذر و تا خداے
 نیز عفو خود بوی از رازی فرماید فرد
 اگر تو قبح بخشایش خدا دارے ز روے عفو و کرم بزرگناہگار بخش

حکایت در عفو

آوردہ اند کہ پادشاہ یکے را بعلی فرستادہ بود و از روے طواریکہ
 پادشاہ را ناپسندیدہ بود صادر شد پادشاہ اورا غل کردہ بفرمود
 تا بندش کردند و در پای تخت آوردند آغاز عتاب و خطاب کرد
 آن بیچارہ گفت اے شاہ اندیشہ کن کہ ترا ہم فردا در موقف عتاب
 نزد رب الارباب باز خواهند داشت تو در آن وقت چہ چیز دوست
 میداری گفت عفو الی گفت پس در حق من ہم عفو فرماے کہ عفو کن
 باز بستہ است بعفو پادشاہے فرد
 من پیش تو مجرم تو در پیش خداے گر عفو کنی حق از تو ہم عفو کند

پادشاہ را این سخن پسند افتاد و او را بند برداشت و تربیت کردہ
 باز بر سر عمل فرستاد و مثنوی
 لغو فرمودن مبارک خصلتے ست ہر کہ دارد عفو صاحب دولتیت
 از نور عفو روشن می شود و ز سیمین سیدہ گلشن می شود
 دست دارد عفو را پرور و گار انچه ایزد دوست دارد و دوست دار

حکایت در حلم

نوشیروان از ابو زر چہرہ پر سید کہ حلم چیست گفت نمک خوان
 اخلاقت چہ حروف آن را چون بر گردانند تلخ شود چنانکہ هیچ
 طعمے بے تلخ مزہ نہ دہد و بیچ خلق بے حلم جمال نہاید نوشیروان
 گفت علامت حلیم کہ امست گفت حلیم راستہ نشانہ است یکے آنکہ
 اگر ترش روی سخت گوی با او سخن تلخ در میان آرد و در برابر آن
 جواب شیریں بر زبان راند و اگر بفعل نیز او را برنجاند باز اے آن
 باو احسان نماید قطع
 با تو گویم کہ چیست غایت حلم ہر کہ زہرت و ہد شکر بخشش

تلخ - نمک - باز اے - بمقابلہ -

ہر کہ بجز شدت جگر بہ جفا ہجوگان کریم زرنجشش
 کم سببش از درخت سایہ فگن ہر کہ سنگت زند شمر بخشش
 علامت دوم آن ست کہ در عین آنکہ آتش خشم زبانیہ زدن
 گیر و وصولت غضب و سطوت آن بنایت رسد خاموش گرد
 و این دلیل اطمینان دل و تسکین روح و درویشان سالک علاج
 غضب بدین نوع کردہ اند نشانہ سوم فرد خوردن خشم ست اگر کس
 فی الواقع مستحق عقوبت بود آورده اند کہ روزے نو یا ذہ بستان ولایت
 با کورہ باغستان ہدایت سید بنی و بخل ولی حسین بن علی رضی اللہ عنہما
 با جمیع مہمان از اشرف عرب بر سر خوائی ششمتہ بودند خادمش با کاسہ
 آتش گرم در آمد از غایت دہشت پالیش بجاشیہ بساط در آمد و کاسہ
 از دستش بر سر شاہزادہ افتاد و آتشا بر رخسارہ مبارکش فرو ریخت
 امام حسین از روی تادیب نہ از راہ تعذیب در و تکریمت بر زبان
 خادم جاری شد وَاَلْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ حَسْبُكَ گفت خشم فرد خوردم خادم
 گفت وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ گفت عفو ت کردم خادم تئمہ آیتا بر خواند

زبانیہ زدن - شعلہ - وصولت - حملہ - سطوت - غلبہ - نو یا ذہ - پودھا - با کورہ - نو بادہ
 سبب - فرزند فرزند - بخل - نسل - رضی اللہ عنہما - خوش رہے اللہ دونوں سے -
 وَاَلْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ - اور کمانے والے غیظ کے - وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ - اور بخشنے والے آدمیوں کے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ حسینؑ گفت از مالِ خود آزاد کردم و مؤمنان
 معیشت تو بر ذمہ خود لازم گردانیدم مثنوی
 بدی را مکافات کردن بدی برای اہل صورت بود بخت بدی
 بمعنی کسانیکہ بے پردہ اند بدی دیدہ و نیکی کوئی کردہ اند

حکایت در شفقت و رحمت

آوردہ اند کہ سبکتگین پدر سلطان محمود در اوایلِ حال کہ ملازم
 سلطان سجور بود یک سراسپ پیش نہ داشت و ادقات ادبنا رہست
 عسرت میگذاشت ہر روز بضم شکار بصرہ رفتے اگر سہیل سے بہ دست
 آدے بہان گذرانیدے روزے آہوسے دید کہ با بچہ خود در دسترا
 می چرید سبکتگین اسپ برا بگنخت آہو بگنخت چون بچہ او تہر بود
 بامادر نتوانست گنختن اورا بگرفت و دست و پایش ہر بست
 دور پیش زین نہادہ راہ شہر ہر گرفت آہو کہ بچہ خود را کہ قمار دید
 باز گشت و در پے مید وید و فریاد میکرد و می نالید سبکتگین را پرہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ - اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو۔
 مؤنت - بوجہ - مکافات - بدلہ - بر - نزدیک - بعسرت - بدشوار سے -

رحم آمد دست و پائے آہو بچہ را بکشد و سر بصر او را دور آمد و بچہ را
در پیش گرفت و روئے باسماں کردہ بزبان بیزبانی مناجاتے
کرد و مہر عہ آئی کہ زبان بیزبانان دانی ۔

بکتگین دست تھی بشہر باز آمد شبانہ حضرت رسالت پناہ
راصلی اللہ علیہ وسلم بخواب دید کہ باوے میگوید کہ ای بکتگین بواسطہ
آن شفقت و مرحمت کہ از تو در وجود آمد و بخت آن کرم و مہربانی
کہ در حق آن بیچارہ زبان بستہ کردی بحضرت حق تعالی تقرب تمام
یافتی و ما از تو خوشنود شدیم و حق سبحانہ و تعالی ترا شرف پادشاہی
کرامت کرد و باید کہ بر بندگان خدا بہمین نوع شفقت بجای آوری
و در بارہ رعیت خود طریق مرحمت فرو نگذاری بزرگے فرمودہ کہ
چون بواسطہ شفقت بر حیوانی پادشاہی این جہان فانی می یابند
اگر بجهت مرحمت بر انسانی سلطنت ملک باقی یابند ہیچ عجیب
و غریب نہ باشد مشغولی

دست رعایت ز رعیت مدار کار رعیت بر عایت سپار
مرحمت کن کہ جگر خستہ اند در کرم و لطف تو دل بستہ اند

حکایت در سخاوت و احسان

آورد داند کہ چون آوازہ ہوا نمودی حاتم جزیرہ عرب را تا
دارالملک یمن فرود گرفت و صدیت سخاوت او بولایت شام و مملکت
روم رسید والی شام و حاکم یمن و پادشاہ روم بعد اوستا و برخاستند
چہ ہر یک از ایشان دعوی سخاوت کردند و لاف ہوا نمودی
نہندے و ذکر تمام بر زبان اہل زمان بیشتر جاری بود و طنطنہ کرم
و خود دہی در ہمہ اطراف سائر و ساری شہر

ابووریول زدست ہوا و در انفعال بال عالم زیر پای ہمت او پائمال
پس ہر یک از ایشان باو بطریقہ سلوک کردند اولاً والی شام
نخواست کہ اورا ببیند بید کس فرستاد از دہے صد شتر شرخ موی
سیاہ چشم بلند گویان طلبید و مثل آن شتر در وادی عرب نا در
باشد و اگر یافت شود بسیار گران بہا بود فی الواقع در الوقت این
نوع شتر در ربیہ حاتم نہ بود چون کس پادشاہ شام بحاتم رسید و
پیغام والی را گذرانید حاتم دست قبول بر سیدہ نہاد و در جواب
آن سمعاً و طاعت بر زبان راند فرد

صدیت - آوازہ - سائر - سیر کرنے والا - ساری - سبایا ہوا - سمعاً - طاعت یعنی سنا اور قبول کیا

بہرچہ امر شود چاکریم و دولت خواہ بہرچہ حکم رود بندہ ایم و خدمتگار
 پس ایچی را بمنزل نیکو فرد آورده و اسباب ضیافت چنانچہ
 فراخ و احوال او بود میاگردانید و بقرمود تادرتباہل عرب منادی کردند
 کہ ہرکہ مثل این شترے بیاورد و پہاے تمام ازو بخرم و بمیعاد و ماہ
 بہا بہ در ساتم حاصل کلام بدین طریق صد شتر قرض کردہ سلطان شاہ
 فرستاد چون ملک شام برین حال اطلاع یافت انگشت تعجب
 بدندان تخییر گرفتہ فرمود کہ ما این اعرابی را می آزمودیم داد خود را
 بواسطہ مادر قرض انداخت پس همان شتران را بمتاع مصروف
 شام بار کردہ بدست همان ایچی باز گردانید و چون شتران را
 نزد حاتم آوردند باز بقرمود تا منادی کردند کہ ہرکہ شترے بمن
 داوہ بیاید و همان شتر خورو را با انچہ بار دارد بگیرد و بہر دس آن
 صد شتر را بار بخنداندان داد و ہیچ چیز برائے خود باز نگرفت
 خبر بسطان شام رسید گفت اینہم مروت نہ حد آدمی را دوت
 سخاوت حاتم را مسلم فرد
 آوازہ سخاوت و احسان حاتم . آخر درین جہان بعبث برینا دست

حکایت در تواضع و احترام

آوردہ اند کہ ابن سہاک بہ مجلس ہارون رشید آمد خلیفہ از برای او بہر خواست تعظیم کرد ابن سہاک گفت اے خلیفہ تواضع تو در پادشاہی بزرگ ترست از پادشاہی تو خلیفہ گفت سخن نیکو گفتی زیادت کن گفت ہر کہ حق تعالی اورا مال و جمال و بزرگی دہد او در مال با بندگان خدامو اساو احسان کند و در جمال خود و پارسائی و زرد و در بزرگی تواضع نماید حق تعالی اورا از مخلصان خود گرداند ہارون رشید دوات و قلم طلبید و بدست خود این سخنان را بنوشت و این نوشتن نیز علامت تواضع خایفہ بود مثنوی -

زیرکان آزمودہ اند بے	بر تواضع زیان نکر د کسے
از تواضع بلند گرد نام	وز تواضع رسیدہ اند بکام
مواضع بزرگوار بود	منظر لطیف کردگار بود

حکایت در صدق

آوردہ اند کہ حجاج ظالم جمے راسپاست میگرد چون نوبت
 یکے از ایشان رسید گفت اے امیر مرا مکش کہ بر تو حقے ثابت
 کردہ ام گفت ترا بر من چه حق ست گفت فلان دشمن تو ترا
 وقیعت میگرد و بہ نسبت تو سخنان فحش میگفت من اورا منع کردم
 و از دشنام تو باز داشتم حجاج گفت برین معنی گواہی داری گفت
 دارم و بہ اسیرے دیگر اشارت کرد کہ او دران مجمع بود آن کس
 گفت اے راست میگوید و من شنودم کہ او آن کس را از بیعت
 غیبت تو منع میگرد حجاج گفت تو چرا با دشمنارکت نکردی و وفات
 نمودی در منع دشمن من گفت من ترا دشمن میداشتم بر من لازم
 نبود کہ طرف تو رعایت کردم حجاج فرمود تا ہر دورا آزاد کردند
 یکے را بسبب حق دے و یکے را بجهت صدق دے و این مثل
 در میان مردم پیدا شد کہ **اِنْ كَانَ الْكَذِبُ يُنْفِي فَالْقَدْرُ اَنْفِي** اگر دروغ کہے
 را امیر باند راست رہا نہ ترست مشغولی

وقیعت - علامت کرنا۔ **اِنْ كَانَ الْكَذِبُ يُنْفِي فَالْقَدْرُ اَنْفِي** - جھوٹا خیانت دینا ہے

سچ بڑا خیانت دینے والا ہے۔

راستی آنخب کہ علمم ہر زند یاری حق دست بھم ہر زند
 راستی خویش نہان کس نہ کرد بر سخن راست زیان کس نہ کرد
 راستی آور کہ شوی رستگار راستی از تو ظفر ازہ کردگار
 چون بسخن راستی آری بجای ناصر گفتار تو باشد خداے
 مشقی سوالات

- (۱) اخلاص کے بارہ میں کوئی حکایت سننے پڑی ہو تو لکھو۔
 (۲) نوشیروان کے ہاتھ میں قیر کے اندر تین انگوٹھیاں تھیں اونکے نگینوں پر کیا
 لکھا ہوا تھا ؟
 (۳) ذیل کے اشعار کی شرح کرو اور اسکے متعلق قصوں کو بھی بیان کرو :-
 (ا) ہر آن غم کز ابر بہار ان بود..... کہ عدلش بہ است از فراخی سال -
 (ب) عنان غم بہر جانچہ کہ بر تابی..... پتہ نگاہ بزرگی رسد بگام نخست -
 (ج) رعیت چون پنج اندو سلطان درخت..... یقین ست کو پنج خود می کند -
 (۴) لڑکی کو کیوں نکر معلوم ہوا کہ قباد بادشاہ نے نیت ظلم کی کی تھی ؟
 (۵) ایک امیر کو کچھ ڈنک لگا رہا تھا اور وہ بادشاہ سے کلام کرنے میں مصروف رہا۔
 اس سے تم کیا سبق حاصل کرتے ہو ؟
 (۶) سبکدگین نے کیا خواب دیکھا تھا ؟ بیان کرو۔
 (۷) خلیفہ ہارون رشید کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو ؟ لکھو
 (۸) ابن سماک اور ہارون رشید کی ملاقات کا حال بیان کرو۔

(۹) حجاج کون تھا؟ لوگ او سکو برا کیوں کہتے ہیں؟

(۱۰) سندرجہ ذیل واحد الفاظ کی جمع لکھو:-

مجلس - اول - اولے - اعلیٰ - عزیمت - قبیلہ - نوع - اسفل

جاہل - شفقت - مہم - مقصد - دینار - خلیفہ -

(۱۱) اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) دورانِ ایام کہ اسکندر میخواستہ..... تفرقِ خاطر از ہر را سببِ حبیبیت

(پ) یکے از علما در مجلس مامون..... چنانچہ شہصے در خواب با شہد

(ج) آورده اند کہ سبکتگین..... و بچہ را در پیش گرفت

(د) آورده اند کہ ابن سہاک..... تو اضع خلیفہ بود

(۴) آورده اند کہ چون آوازہ جوانمردی حاتم..... سمعاً و طاعتہ ہر زبان را ند



انتخاب از تاریخ زینت الزمان

مرزا محمد شیرازی

ذکر بادشاهی فردوس مکانی ظمیرالدین محمد بابر

بادشاه در ملکوت هندوستان

در زمانه که عمر شیخ مرزا در شهر اند جان بود
در ۸۸۰ مطابق ۱۵ ماه فروری ۸۸۳ هجری عیسوی از بطن
تعلق نگار خانم دختر یونس خان فرزند بی بی جود
اند موسوم به محمد بابر میرزا گردید چون به سن
دوازده سالگی رسید از جانب پدر ایالت خطه
اند جان یافت. چو عمر شیخ مرزا در چهارم رمضان
۸۹۹ هجری از بام اقتاده رحلت نمود. محمد بابر میرزا با اتفاق
آخرین ماه مذکور به تخت حکومت اند جان نشست. و خواجه

ایالت - سرداری - صوبه کی حکومت

عبداللہ احرار کہ قُطُب دقت بود اسم اورا ظہیر الدین
 محمد نہاد۔ بعد ازاں در ماوراءالنہر با سلاطین چغتائی اوزبک
 جنگیدہ سمرقند را تسخیر نمود چون سلاطین اوزبک بخیاں
 تسخیر ماوراءالنہر لشکر عظیم بسمت بخارا کشیدند طاقت مقاومت
 در خود ندیدہ متوجہ بدخشان گردید۔ و بدخشان را مُتَصَرِّف
 شدہ در اواخر ۹۱۰ ہجری کابل را ہم بدست آورد۔ در
 ۹۱۳ ہجری قندھار را تسخیر نمود (تا ایں زمان اولاد امیر تیمور
 را مرز می گفتند) حکم داد بعد ازیں ما را بادشاہ گویند و در
 آخر ایں شاہزادہ محمد ہمایوں در کابل تولد یافت و چون
 در سال ۹۷۲ خان میرزا حاکم بدخشان فوت شد بابر شاہ
 شاہزادہ ہمایوں را کہ سیزدہ سالہ بود بحکومت آن
 ولایت نامزد ساخت بابر شاہ پانزدہ سال در ماوراءالنہر
 کابل حکومت نمود در آئین اکبری مرقوم است کہ بابر شاہ
 بیرون کابل در دامنه کوه حوض کوچکی از سنگ مرمر
 ساختہ بود از شراب پر برے کرد۔ و یا مردم خوش
 طبع در آن جایز می داشتند و ایں بیت مکرر می خواند۔

مقاومت بخابلہ۔ ماوراءالنہر نام مقام جو ہرچون کے اس پار ہے جسکو آج کل انگریزی میں ٹرنسکینیا
 کہتے ہیں

بیت

نوروز نو بہار دے ودلیران خویش بابر ہمیش گوش کہ عالم دوبارہ نیست
 و در سال ۹۳۲ ہجری عزیمت تسخیر ہندوستان را نمودہ
 متوجہ آن سمت گردید۔ چوں نزدیک دہلی رسید سلطان
 ابراہیم لودی بایک لک سوار و ہزار زنجیر فیل در میدان
 پانی بہت کہ بہ دہلی سہ منزل است نزول نمودہ قریب
 یک ہفتہ ہر دو لشکر باہم زد و خوردے کردند تا آن کہ
 روز جمعہ ۸ رجب ۹۳۲ھ لشکر صف آرائی نمودہ از جانبیں
 جنگ ہائے مردانہ می کردند بہادران لشکر بابر دادرانگی
 مے دادند۔ چوں تا نید آئی ہم عنان موکب بابر بے بود نسیم
 فتح بر پرچم علم اقبال بابر و زیدہ شکست بر سپاہ افغان
 افتاد و سلطان ابراہیم باجمے از مقر بان کشتہ گشتند۔ و سلطنت
 ہند بعد از نقصائے یک صد و سی و یک سال از فتح امیر کہ
 در این مدت نہ بادشاہ از اولاد افغانہ بر تخت دہلی نشستہ
 بودند نصیب بابر بادشاہ گردید۔ بعد از فتح دواز دہم شہر
 مذکور داخل دہلی گردید۔ و بر تخت سلطنت جلوس نمودہ فرمانروائے
 موکب۔ لشکر سوارانے۔ گردہ ان سوار و نکا جو کسی امیر کے گرد چلے۔ افغانہ پنج افغان پٹھان لوگ

ممالک ہند گشت۔ بعد ازان شاہزادہ ہمایوں را باگرہ فرستاد
 تا خزاہن آنجا را ضبط نماید۔ شاہزادہ چوں باگرہ رسید بکرمجین
 راجہ نام از اولاد حکام گوالیار الماتے بشاہزادہ پیشکش نمود
 کہ ہشت مثقال وزن داشت شاہزادہ اموال و خزانہ آن
 جا را تصرف نمودہ مراجعت نمود و چند گاہ در خدمت بادشاہ
 توقف نمودہ ازان مُرخصی گرفتہ روانہ سنبھل شد۔ بعد از شش
 ماہ بیمار غنہ تپ مبتلا شدہ بادشاہ اورا بحضور طلب نمودہ مُعَالَجَہ
 کرد۔ قدرے ازال بیماری سبکبار شدہ بادشاہ سہان مریض
 مبتلا گردید۔ چون آثار انتقال از وجبات احوال بادشاہ ظاہر گشت
 ارکان دولیت را حاضر ساختہ نخست نصائح بلند و وصایائے
 ارجمندہ کہ سرمایہ سعادت ابدی بود نمودہ شاہزادہ ہمایوں
 میرزا را ولی عہد و جانشین خود ساختہ و امرا را متابعت شاہزادہ
 امر نمود۔ آخر الامر در ششم جمادی الاول ۹۳۷ھ مطابق ۲۶
 دسمبر ۱۵۳۰ء در چار باغ اگرہ بر حمت انبندی پیوست
 و در باغی کہ الحال نور افشان مشہور است و آن باغ اکنون
 در قبضہ ہندوئے است ودے اورا بہ آرام باغ موسوم نمودہ

سعادت۔۔ نیکیختی۔ ابدی۔ دائمی۔ وجنات۔ چہرہ۔

شش ماه برسم امانت نگاه داشته جنازه اش را به کابل
برده دفن نمودند۔

ذکر سلطنتِ عرشِ آشپانی ابوالمنظر جلال الدین محمد اکبر بادشاهِ غازی

بعد از فوت پدر روز جمعه دوم ماه ربیع الثانی ۹۲۳^{هـ} مطابق
۱۴ فروردی ۵۵۶^ش به سن ۱۴ سالگی در باغ کلا نوری بخت سلطنت
تکلیف زد۔ و بجهت انتظامِ ملکی و مالی منصب وزارت به خانخانان
بیرم خان اخصّیاس یافت۔ بعد از ۲۵ روز از زمان جلوس
سکندر شاه افغان که از همایون شاه شکست خورده در کوه
سوالک پناہ شده بود لشکر عظیم جمع آوری کرده سر به
شورش برآورد۔ بادشاه لشکر شایسته بدفع او فرستاده او را شکست
داد۔ بعد از آنکه خاطر بادشاه از طرف سکندر شاه مطمئن شد اخبار
شورش همیون بقال اشتہار گرفت۔ تفصیل این اجمال آنکہ یہیوں
یکے از محمد این مبارز خان و بانخانان او مخالف بود۔ و از اختیار رحلت
تہایوں شاه جنون جہان بانی بر سرش افتاده یا ہفتاد

ہزار سوار و توپخانہ عزم تسخیر دہلی نمود۔ امرائے شاہی کہ در دہلی
 بودند مجتمع شدہ بسرکردگی تروی خاں ثبات قدم و وزیدند بعد
 کشش و کوشش زیادہ خان مذکور شکست یافتہ منہزم شدہند
 و ہیمل بقال دہلی را تصرف نمود۔ این خبر را بعرض بادشاہ
 رسانیدند۔ بادشاہ در ہیمل ہم ذی الحجہ را بات ظفر آیات را بدفع
 ہیمل بر افراخت۔ چون خیام فیروزی انجام را در سواد پانی پست زدند
 تلافی فریقین دست داد۔ و در عین هنگام مہ تیرے یکہشم ہیملون
 رسید۔ مشرف بر موت شد و لشکرش پشت بکارزار دادند۔ و ہیملون
 را دستگیر کردہ بحضور رسانیدند۔ دولت خواہاں معروض
 داشتند کہ اولی این است کہ از دست مبارک برگردن این
 ناقربان شمشیر برانند۔ بادشاہ تیغ برگردن اور سانید۔ بہرام خاں
 کاہرہ اتمام ساخت۔ و حکم شد کہ سیر اورا بہ کابل و تن اورا بہ دہلی
 بردہ بردارہ شہر بیادینند۔ بادشاہ مظفر و منہور داخل دہلی
 گردید۔ و تا چہار سال اختیار کلی و جزوی امور مملکت بہریم خاں
 بود۔ تا از آنجا شیکہ بادشاہ را خورد سال تصور می کرد از حرکت
 کہ خلاف طبع بادشاہ بود بطور می رسید۔ تا آنکہ در سال پنجم

راہات۔ جہنڈے۔ ظفر۔ فتح۔ آیات۔ علامات۔ نشانیاں۔ مظفر۔ ظفر یافتہ۔ منہور۔ لغت یافتہ

اور از عمدہ وزارت عزل ساخت۔ پس از عزل پیرم خاں
 در اندیشہ باطل افتادہ فتنہ و فساد در ملک محروسہ مُرتفع ساخت
 و چند بار با بادشاہ جنگیدہ ہزیمت یافت۔ آخر الامر یو سیلہ
 منعم خاں بجز و انکسار عازم عقبہ علیہ گردید۔ چون مُقبل لشکر
 بادشاہی رسید منعم خاں دستمالے بگردن بیرم خاں انداختہ
 بحضور آورد۔ بادشاہ از راہ مہربانی عفو جرایبکم او را نمودہ
 رخصتہ رفتن بکے معظمہ باو داد۔ خانیہ مذکور عازم مکہ گردید
 چون بشیر پٹن کہ در صویہ گجرات است رسید۔ مبارک خاں
 بعوض خون پدر در۔ پٹے کشتن او بر آمد و با تجع بہ پیانہ ملاقات
 نزد او آمدہ مخبرے بر پشتش زد کہ تا سینہ بشکافت و جہان
 فانی را وداع نمود۔ و در سال دوازدهم از جلوس بادشاہ
 دارالخلافۃ آگرہ را قرار داد۔ و در سال پانزدہم از جلوس
 بنای قلعہ الہیاد را نمود۔ و در مدت چہار سال صورتہ انجام
 پذیرفت۔ بعد از آنکہ اکبر شاہ تمام مملکت ہندوستان را بحیطہ
 تصرف آوردہ خاطر را از اطراف جمع کرد۔ اکثر اوقات بہ علماء
 و حکماء بہ مباحثہ علمی مشغول می بود۔ تا آنکہ از حکومت منجمہ
 عزل ساخت۔ موقوفہ کیا۔ عتبہ۔ چوکت۔ علیہ۔ بلند۔ و دارالخلافۃ۔ بادشاہ کے رہنے کی جگہ

دو و دو سال شب چهارشنبه سیزدهم جمادی الثانی سنه ۵۱۴ مطابق ۱۱۴۲
 اکتبر ۱۵۶۵ء در اکبر آباد رحلت بعلیم بقا نموده در باغ سکندره
 که تقریباً سه میل از شهر اکبر آباد دور است در رودخانه که پیش
 از وفات خود تعمیر کرده بود مدفون گردید -

ذکر سلطنت جنت مکانی نورالدین محمد جهانگیر بادشاه غازی

در سال ۹۷۷ هجری مطابق ۳۱ اگست ۱۵۶۹ء محمد جهانگیر
 از بطن جویده یائی بوجود آمد - در آن وقت که محمد اکبر شاه
 مریمین بود شاهزاده محمد جهانگیر بعترم ملاقات پدر از آله آباد
 به آگره آمد - هنوز در بین راه بود که بادشاه رحلت نمود
 اکثر امرا و اعیان به سلطنت سلطان خسرو ولد محمد جهانگیر
 که در زیان جوانی در خدمت جد گرامی حاضر بود اتفاق
 داشتند - و شیخ فرید که از امرای معتبران سلسله بود
 مخالفت جمهور را اختیار کرده مذکور داشت که با وجود

رحلت - کوچ کرنا - و بیان - آغاز -

دلدار شد تمام سلطنت بہ پسر زادہ خالی از اشکال نیست
 امرا ترک آن ارادہ برانمودہ بہ سلطنت جہانگیر را حنی شدند
 محمد جہانگیر شاہ در ماہ ربیع الثانی سال ۱۰۱۴ ہجری در اکبر آباد
 بر سریر سلطنت جلوس نمود۔ سلطان خسرو کہ مدعی سلطنت
 بود چون حال بدین منوال دید با جمعی کہ شریک مصلحت
 و محل اعتماد و یو دندہ از اکبر آباد بر آمدہ راہ خود سری
 پیمودہ تا حدود لاہور رفت و در آنجا جمعی از جنود چغتائی
 و افغانان بدو پیوستہ قریب دوازده ہزار سوار فراہم آوردہ
 بطرف اکبر آباد آمدہ آمادہ جنگ شد۔ در اول حملہ از لشکر بادشاہی
 شکست خوردہ قرار نمود۔ بادشاہ بہ اطراف ممالک فرمان
 داد کہ ہر جا سلطان خسرو را یا بندہ دستگیر کردہ بحضور فرستند
 تا آن کہ ہر کنار لاہور کشتی یاتان اورا گرفتہ بہ قلعہ خاں
 حاکم لاہور خبر دادند۔ خاں موصوف اورا بحضور بادشاہ
 فرستاد۔ بادشاہ فرمود خسرو را بہ زندان فرستند۔ و رفقائے
 اورا بردار کنند۔ در سال ششم از جلوس نور جہاں بیگم صبیحہ
 مرزا غیاث بیگ را خواستگاری نمود و باہ محبت رسانیدہ

تمام۔ لگام۔ باگ۔ سریر۔ تخت۔ صبیحہ۔ بڑکی۔

کہ در آخر عہد نام بیگم در سکہ نقش ہے شد چنین۔

شعر

بحکم شاہ جہانگیر یافت حد زیور بنام نور جہاں بادشاہ بیگم زر
و بادشاہ ہمیشہ می گفت کہ من سلطنت ہند را بہ
نور جہاں بخشیدم و مرا بجز نیم سیر کباب و یک سیر شراب
بیچ در کار نیست۔ بالجلہ جہانگیر بہ نیروے طالع و قوت
بخت از قندھار تا دریائے عمان و کابل تا سرحد بنگالہ در
جینٹہ قہر ف در آمد زود در ۳۶ شنبہ بہ کشمیر توجہ نمود۔ در
انچائنگسنر مزاجی بہم رسانیدہ۔ رایات عالیات بجانب لاہور
باستمر از آمد۔ در اثناے راہ روز یک شنبہ بیست و نہم
ماہ صفر ۳۷ مطابق بیست و ہشتم اکتوبر ۱۶۷۷ء بعالم
جاو دانی سفر کرد و نقش او را بہ لاہور فرستادہ در بارے
کہ نور جہاں تعمیر کردہ بود بخاکش سپردند۔ ۲۲ سال
۸ ماہ شاہی نمود۔

مشقی سوالات

- (۱) بابر کی سیرت مختصر بیان کرو۔
- (۲) اکبر اور تیمون کی جنگ کا حال لکھو۔
- (۳) سلطان خسرو پسر جہانگیر شاہ کے قید میں جانے کا سبب تفصیل سے بیان کرو۔
- (۴) تحلیل حرفی کرو۔
- دوازدہ - می دارند - بتاید - قدرے - برآمدہ - شیر شاہ
آنجا - کردہ بود - می داشت -
- (۵) عربی جمع لکھو۔
- بطن - منصب - خزانہ - فتح - وصیت - وطن - دولت
فوج - مرض - جنم -
- (۶) ترکیب نحوی کرو۔
- (۷) بادشاہ ہمیشہ میگفت کہ من سلطنت ہند را بہ نور جہاں بخشیدم۔
- (ب) قدرے ازان بیماری سببار شدہ بادشاہمان مرض مبتلا گردید۔

انتخاب از کتب جدید ایران

مکالمات

تعلیمات مدینه

س. تمدن چیست ؟

ج. تمدن عبارت است از اجتماع انسان در شهرها و قصبات و غیره و بایکدیگر الفت گرفتن و آمیزش کردن و حاجت خویش را به معاونت یکدیگر بر آوردن -

س. اصول تمدن چیست ؟

ج. اصول تمدن عبارت است از کسب علوم و مهارت و صنایع و ترویج تجارت و ثبات در اصول مذهب و تهذیب اخلاق -

س. انسان مُتَمَدِّن کدام است ؟

ج. انسان متمدن آنست که همیشه مایل با اتحاد و اتفاق

تمدن - طریقیه را پیش - معاونت - با هم مددگرا - مایل هونا - جنگنا -

با مثال خود بودہ و در تکمیل صنایع و فنون کو شش می نمایند و از میان شان اشخاص عالم و تاجر و صنعت گر و غیرہ ظہور می نمایند و برائے آسایش خویش و شهر و قصبہ و قریہ بنا می کنند و مجالس شرعی و عرفی و سیاسی و غیرہ تاسیس می نمایند۔

س۔ انسان وحشی کیست ؟

ج۔ انسان وحشی آنست کہ در بیا با ہنما و جنگلہا سرگردان بسر بردہ و از میوہ جات و برگ۔ نباتات۔ و شکار حیوانات سدّ جوع نمودہ و تمام عمر خویش را بجمالت و بدبختی گذرانیدہ و مانند سباع بیکدیگر اذیت و آزار می رسانند۔

س۔ انسان چادر نشین کدام است ؟

ج۔ انسان چادر نشین آنست کہ در بیا با ہنما زیر چادر ہا زندگانی نمودہ و بر حسب اختلاف فصول تغیر مکان دادہ و سرچشمہ معیشت ایشان از گد چرانی و کار ہائے دیگر است قبیل شبانان و ایلات کہ مانند وحشیان اوراک عمارت ساختن و آبادی نداشتہ و از خود بیچ اثرے نمی گزارند۔

شرعی۔ مذہبی۔ عرفی۔ معاشرتی۔ سیاسی۔ پولیٹیکل۔

تاسیس۔ بنیاد ڈالنا۔

س۔ در تعلیمات مدینہ از چہ گفتگو می شود ؟
 ج۔ در تعلیمات مدینہ از حقوق ملت و اساس دولت
 و روابط آن بایکدیگر گفتگو می شود۔

س۔ ملت چیست ؟
 ج۔ ملت جماعتی است کہ در مبدء تارخ و لسان و
 عادات و آداب یکساں باشند۔

س۔ دولت کراگویند ؟
 ج۔ دولت عبارت است از مہبتی کہ امور سیاسیہ مملکت
 را اداره می نمایند۔

س۔ حقوق ملت چیست ؟
 ج۔ حقوق ملت عبارت است از آزادی و مساوات
 و حاکمیت۔

س۔ آزادی چیست ؟
 ج۔ آزادی عبارت است از اینکه شخص ہر کارے را کہ
 مایل دارد بکند بشرط آنکہ ضررے بدیگران وارد نیارد۔
 س۔ مساوات چیست ؟

مبدء۔ ابتدا۔ آغاز۔ لسان۔ زبان۔

ج۔ مساوات عبارت است از اینکه عموم افراد ملت در مقابل امور سیاسی و ملکی مساوی الحقوق می باشد۔

س۔ خانواده چیست ؟

ج۔ خانواده عبارت است از پدر و مادر و فرزندان ایشان که غالباً در یک خانه سکنی داشته باشد۔

س۔ وظیفهٔ شخص نسبت به پدر و مادر چیست ؟

ج۔ وظیفهٔ شخص نسبت به پدر و مادر آنست که ایشان را احترام نموده و اوامر مطاعهٔ آنان را محضری ساخته تا بتواند در حق شان نیکی نموده و اسباب رنجش ایشان را فراهم نیاورد۔

تاریخ

س۔ تاریخ چه علم است ؟

ج۔ تاریخ علم است که از حالات گذشتهگان گفتگو نموده و سلاطین و رجال بزرگ و حکما و شعراء هر زمان را توصیف و درجه تمدن و تربیت علم و صنعت و اخلاق و آداب هر ملت را بیان می نماید۔

مساوات۔ برابری۔ خانواده۔ خاندان۔

س - دانستن تاریخ برای ما لازم است ؟
 ج - بر افراد هر ملت واجب است که تاریخ وطن خود را بدانند
 و از اعمالیکه باعث عزت و افتخار یا ذلت و افتقار آنان شده
 بخوبی مسبوق و از کارهاییکه موجب اضحلال و انقراض آنان گردیده
 اجتناب نمایند -

س - وسعت خاک ایران در قدیم چه قدر بوده ؟
 ج - مملکت ایران در زمان قدیم خیلی وسعت داشته و چهار
 برابر ایران حالیه بوده است -

س - ایرانیان قدیم با ایرانیان حالیه چه تفاوت داشته اند ؟
 ج - ایرانیان قدیم خیلی قدیمی هستند و با ایرانیان حالیه از حیث
 اخلاق و آداب و کیش و مذہب و خط و زبان تفاوت داشته اند -
 س - صفات ایرانیان قدیم چه بوده ؟

ج - ایرانیان قدیم راستگو و وطن پرست و خوش اخلاق
 و مہمان دوست و شجاع و دلیر و اسلحه آنها شمشیر و نیزه و کمان
 و سپر بوده است -

س - ایرانیان قدیم موجد یودند یا مشرک ؟

افتخار - فکر کرنا - افتقار - فقیر بودن - اضحلال - بطلان - کزور بودن - انقراض - منقرضه بودن -

ج۔ ایرانیان قدیم موحد بودند یعنی بخداے یگانه معتقد بودند
 و او را هور مزومی نامیدند۔

س۔ ایرانیان قدیم چه مذہب داشتند ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم زردشتی مذہب بودند یعنی پیغمبرشان
 زردشت نام داشتہ کتاب آسمانی آنها موسوم بہ اوستاد زند کہ
 شرح اویستامی باشد۔

س۔ خط و زبان ایرانیان قدیم با ایرانیان حالیہ چه تفاوت دارد ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم یک قسم فارسی حرف می زدند کہ حالانحی فہیم
 و خط آنها خط میخی بودہ ولی زبان حالیہ ما فارسی مخلوط بعربی و خط
 با خط نستعلیق است۔

س۔ سلسلہ اول پادشاهان ایران را چه می نامند ؟
 ج۔ سلسلہ اول پادشاهان ایران را پیشدادیان گویند۔
 س۔ اول پادشاہ پیشدادی کیست ؟
 ج۔ اول کسی کہ در ایران بسطنت رسیدہ کیومرث نام داشتہ این
 پادشاہ ترتیب لباس دوختن و غذا نخفتن را ب مردم آموخت۔
 س۔ اسطخر کجا واقع است ؟

ج۔ استخر شہرے است در خارس و خرابہ ہائے آن ہنوز باقی
معروف بہ تخت جمشید است۔

س۔ جانشین جمشید چہ نام داشت ؟

ج۔ جانشین جمشید ضحاک عرب است داد پادشاہے بود
ظالم و سفاک گویند روے دوش ہائے ضحاک دوسلحہ و بعقیدہ
یعنے دو مار بودہ و برائے مرہم آن ہر روز۔ دو نفر آدمی گشت
و مغر سر آہنہا را روے آن دوزخ می گذاشت۔

س۔ نتیجہ ظلم ضحاک چہ شد ؟

ج۔ آخر مردم از ظلم ضحاک بہ تنگ آمدہ آہنگری کا وہ نام
کہ از اہل اصفہان بود چرم پارہ بر سر چوب کرد و آن را علم قرار
داد مردم در تخت آن بوا جمع شدہ بر ضحاک بشویدند و او را گرفتہ
بہ پاداش رسانیدند۔

س۔ علمے را کہ کا وہ از چرم پارہ ساخت چہ شد ؟

ج۔ علمے را کہ کا وہ آہنگر از چرم پارہ ساخت درفش کاویانی
نام نہادند و ان را بجواہر نہایت دادہ در جنگ ہا سبب نصرت می دانستند۔
آخر آن علم در جنگ قادسیہ بدست اعراب افتاد و جواہر آنرا بردند۔

س - بعد از ضحاک که بسطنت رسید ؟

ج - بعد از ضحاک فریدون که از اولاد جمشید بود پیاوشاهی رسید
داین پادشاه بداد و دهرش معروف است -

گویند این پادشاه مملکت خود را میان سه پسرش قسمت کرد -
ایران را با تیرج - و شام را یسکلم - و ترکستان را به تور و اگزار نمود - بعضی از
مورخین وجه تسمیه ایران و توران را همان اسم ایرج و تور میدانند -

س - سلسله دوم سلاطین ایران را چه می نامند ؟

ج - سلسله دوم سلاطین ایران را کیان گویند ؟

س - اول پادشاه این سلسله کیست ؟

ج - سرسلسله سلاطین کیان کیقباد نام داشته که از اولاد منه چهر
و پادشاه عادل و رعیت پرور بود - این پادشاه با افراسیاب
تورانی جنگ های بسیار کرد و در این جنگها رستم پسر زال که از
پهلوانان مشهور است تورانیان را شکست داد و تا صلح کردند -

س - بعد از قباد که پادشاه شد ؟

ج - از قباد پسرش خسرو تا کبیری بسطنت رسید و او مُلَقَّبُ
بِاَنوشیروان عادل و از بزرگ ترین سلاطین معروف است -
س - وزیر بزرگ انوشیروان چه نام داشت -

ج۔ نوشیروان وزیر عاقل داشت که بزرگچهر نام داشته -

س۔ پیغمبر مودر چه زمان متولد شدند ؟

ج۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در او آخر سلطنت نوشیروان در شهر مکه پایہ تخت عربستان متولد شدند -

س۔ خسرو پرویز چگونه پادشاه بود ؟

ج۔ خسرو پرویز آخرین پادشاه بزرگ ساسانی می باشد که بکثرت گنج و مال و حشمت و جلال مشهور است -

س۔ آخرین پادشاه ساسانی چه نام داشته ؟

ج۔ آخرین پادشاه ساسانی یزیدگرد سوم است در زمان سلطنت او ابوبکر خواست ایران را بگیرد و عمرش دفانه کرده در گذشت -

س۔ که دولت ساسانی را منقرض نمود ؟

ج۔ چون نوبت خلافت احمد سید با ایرانیها بنام جنگ را گذاشت و در سه جنگ اول قادیسیه دوم در جلولاء سوم در نهاوند - ایرانیها شکست خوردند و یزید گرد مدت ده سال فراری بود آخر بدست آسیابان در مرو در سندان بیست و پنجبری مقتول و دولت ساسانی منقرض گردید -

صلی اللہ علیہ وسلم - انبیا اللہ کا درود اور سلام ہو -

س۔ مدت سلطنت ساسانیان چہ قدر است ؟

ج۔ مدت سلطنت ساسانیان چار صد و پانزدہ سال طویل کشید و پائے تخت آنها در مدائن نزدیک بغداد است۔

س۔ مملکت ایرانیان چند سال در تصرف اعراب بود ؟

ج۔ مملکت ایران متجاوز از شش صد سال در تصرف اعراب بود ولی در این مدت فقط دو بیست سال اقتدار کامل داشتند۔
و باین واسطہ وضع زندگانی ایرانی ہا درین مدت خبیثہ تغیر کرد۔

س۔ ظہور دولت اسلام در احوال ایرانی ہا تغیرے داد یا خیر ؟

ج۔ چون اعراب مملکت ایران را تصرف کردند بسیارے از ایرانی ہا مسلمان شدند و زبان عربی مخلوط شدہ خط ایرانی ہم مشوخ و خط عربی یعنی کوفی و نسخ جابے آنرا گرفت۔

س۔ مؤسس سلطنت سلسلہ ساسانی کیست و چہ کار ہا کردہ است ؟

ج۔ مؤسس سلسلہ ساسانیان اسمعیل است کہ پادشاہے عاقل و مہرگ و ار بودہ و از طرف خلفائے عباسی حکومت ماوراءالنہر را داشت و در سال دو بیست و ہفتاد و نہ ہجری با عمر و لیث صفاری جنگ نمود و او را مغلوب کرد و دائرہ حکومتش وسعت یافت و مالک

اعراب۔ عرب کے لوگ۔ مشوخ۔ نسخ کردہ شدہ۔ نسخ۔ ایک خاص قسم کے عربی خط کا نام۔

خراسان - سبستان - طبرستان - ترکستان - رے - اصفهان گردید۔
 س۔ قاجاریہ در کجا مسکن داشتند؟

ج۔ قاجاریہ طایفہ بودند ترک کہ ابتداءً در استرآباد نفوذ پیدا
 کرده بعد در صد و تحویل تاج و تخت ایران برآمدند و فتح علی خان
 و پسرش محمد حسن خان نیرجان خود را رے این خیال گذاشتند
 ولی عاقبت آغا محمد خان باین مقصود مائل گشت۔

س۔ آخرین بادشاہ قاجاریہ کیست و علت انقراض چیست؟
 ج۔ آخرین بادشاہ قاجاریہ احمد شاہ است کہ بواسطہ عدم
 لیاقت و کفایت بکار مملکت توجیہ نداشت و روز بروز خرابی
 و ہرج و مرج می افتاد تا موقعی کہ در اروپا بعیش و عشرت
 مشغول بود مجلس شورای ملی اورا از سلطنت خلع و بسطنت
 صدوسی و پنج سالہ قاجاریہ خاتمہ دادہ و حکومت موقتی را بہ فاضل
 بہلوی واگذار و انتخاب سلطنت برائے مجلس مؤسس
 واگذار شد۔

س۔ پس از خلع احمد شاہ کے بسطنت رسید؟
 ج۔ پس از یکسہ ماہ نمایندگان مجلس موسساں درمرا
 خنج۔ کنارہ کش ہونا۔

حضور بہم رسانیدہ و بیاس زحمات و خدمات بے پایان اعلیٰ حضرت
رضا خان پہلوے سلطنت را یا کثرت آراء مجلس مذکور با اعلیٰ
حضرت ایشان تفویض گردید۔

س۔ مراسم تاجگذاری در چہ تاریخ بعمل آمد ؟
ج۔ اعلیٰ حضرت پہلوے در بیست و پنجم آذر ماہ شمسی ۱۳۰۴
بہ تخت سلطنت جلوس نمود و بعد از دو ماہ دیگر والا حضرت شاہ پور
محمد رضا فرزند خود را بولایت عہدے منصوب و در چہارم
اردی بہشت ۱۳۰۵ تا تاجگذاری نمود۔

منظوم

۱۔ حمد

خدا یا جہاں پادشائی تراست ز ما خدمت آید خدائی تراست
پناہ بندی و پستی توئی ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی
توئی برترین دانش آموز پاک ز دانش قلم رانندہ بر لوح خاک
توئی کا فریدی ز یک قطرہ آب گہرے روشن تر از آفتاب
ز گرمی و سردی و از خشک و تر سرشتی باندازہ یک و گر
مراد در غبار چنیں تیرہ خاک تو دادی دل روشن و جان پاک
سپر دم بتو مایہ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را
و ہی پیشم آور کہ فرجام کار تو خوشنود باشی و مار شنگار

مشقی سوالات

۱۔ ذیل کے اشعار کی شرح لکھو :-

خدا یا جہاں پادشاہی تراست تو دانی حساب کم و بیش را
۲۔ ساتواں شعر ضرب المثل ہو گیا ہے اُس کا مطلب واضح کرو اور محل استعمال بتاؤ۔

۲۔ نعت

چو خواہی کہ یابی نہ ہر بدرہا سر اندر نیساری بدام بدلا
 بوی در دو گیتی زہد رنگار نگو نام باشی بر کردگار
 یکگناہ پیغمبرت راہ جوی دل از تیر گیا بدیں آب شوی
 ترا دین و دانش رہاند درست رہ رنگاری بیایدت جیت
 و نت گر براہ خطا میل است ترا دشمن اندر جان خود مل است
 ہمہ نیکیت باید آغاز کرد کہ با نیکناں شوی ہم نور
 نگوئی بہر جا چو آید بکار نگوئی گزین وز ہدی نہم دار

مشقی سوالات

۱۔ ترجمہ کرو:-

- ۱۔ چو خواہی کہ یابی نہ ہر بدرہا..... دل از تیر گیا بدیں آب شوی
- ۲۔ ”یکگناہ پیغمبرت راہ جوئے“ ترکیب میں کیا واقع ہے ؟
- ۳۔ ”ترا دین و دانش رہاند درست“ میں رہاند کا فاعل کیا ہے ؟
- ۴۔ نیکنامی کیونکر حاصل ہوتی ہے ؟
- ۵۔ عقل کے ہوتے ہوئے پیغمبر کی کیا ضرورت ہے ؟

۳۔ شش حق

واجب آمد بر آدمی شش حق اولش حق واجب مطلق
بعد از آن حق مادر است و پدر و ان استاد و شاه و پیغمبر
اگر این چند حق بجا آری رخت در خانه خدا آری

مشتمل سوالات

۱- "واجب آمد بر آدمی شش حق" - کون کون سے حقوق ہیں ؟

۴۔ حکایت حضرت موسیٰ شبان

دید موسیٰ یک شبانی را براه کو ہی گفت ای خدا و اے آلہ
تو کجائی تا شوم من چاکرت چار وقت و وزم کنم شانہ سرت
دستک بوسم بمالم پانیکت وقت خواب آید برویم چاککت
گر ترا بیسائی آید بہ پیش من ترا غنوار باشم همچو خویش
ای خدای من فدایت جان من جملہ فرزندان و خان و مان من
ای فدائی تو ہمہ بزہای من ای بیاد تو ہی ہی دہیہای من
زین نرطبیہ و دہ میگفت آن شبان گفت موسیٰ پاکیتت ای فلان

گفت با آنکس کہ مارا آفرید ایں زمین و چرخ از او آمد پدید
گفت موسیٰ ہای خیرہ سر شدی خود مسلمان تاشد و کافر شدی
گر نیندی زین سخن تو خلق را آگشتی آید بسوز و خسقی را
گفت ای موسیٰ وہانم دوختی وز پیشانی تو جاتم سوختی
جامہ را بدرید و آہی کردت گفت سر نہاد اندر بیابانی و رفت
وحی آمد سوی موسیٰ از خدا بندہ مارا چرا کردی جدا
تو برائی وصل کردن آمدی فی برای فصل کردن آمدی
ما بروں را سنگریم و قال را ما بروں را سنگریم و حال را
چونکہ موسیٰ ایں غتاب از حق شنید در بیاباں از پی چوپاں دوید
عاقبت و ریافت اورا و بدید گفت مژدہ وہ کہ دستوری رسید
ہیچ آدابی و تربیتی مجسوی ہر چہ نہ خواہد دل تنگت گیوئی

مشقی سوالات

- ۱۔ جناب موسیٰ اور چرواہے کی حکایت کا خلاصہ لکھو۔
- ۲۔ ”تو برائے وصل کردن آمدی“ سنے براے فصل کردن آمدی
اس شعر میں وصل اور فصل کے کس امر کی طرف اشارہ ہے۔ اور کون کلمہ ہے اور کون غائب
طبا
- ۳۔ حضرت موسیٰ کون تھے؟ ان کے بارے میں تم جو کچھ جانتے ہو لکھو

۵۔ گفتار و خاموشی

خوشی پاسبان اہل راز است از او کبک امین از چنگال باز است
نشہ خاموش کبک کو ہمارے از آں شد طعمہ بازہ شکارے
اگر طوطی زباں می بست در کام نہ خود را در قفس دیدی نہ درد ام
ولی آنجا کہ باشد جای گفتار خاموشی آورد صد نقص و رکار

سخن گر چہ ہر خطہ دلکش تر است چہ بینی خاموشی از آں خوش تر است
صدف ز انبب گشت گوہر فروش کہ از پائی تا سر ہمہ گشت گوش

مشقی سوالات

- ۱۔ خاموشی کے کیا کیا فوائد ہیں۔
- ۲۔ گفتار اور خاموشی دونوں کا مقابلہ کرو اور بتاؤ کون بہتر ہے؟

۶۔ نصائح

گستاخ سخن مباحش یا کس تا عذر خطا نخواہے از پس

پاسبان، نگاہبان، امین، دراماں، درکام۔ وہاں، نقص، کمی، عیب، ہر خطہ، ہر دم

کاری کہ صلاح دولت است در جستن آن غناں مکن سست
 رای تو اگر چه بہت ستوار رائی و گراں ز دست مگذار
 از ہر چہ طلب کنی شب و روز بیش از ہمہ نیکنامی اندوز
 نومید مشو نہ چارہ جستن کز وانہ شگفت نیست رستن
 در نومیدی بسی امید است پایان شب سیمہ سپید است
 گر صبر کنی بصر بی شک دولت تو آید اندک اندک

مشتقی سوالات

۱۔ ان اشعار میں منظامی نے کیا نصیحت بیان کی ہے اور وہیں نمبر وار لکھو۔

۲۔ جنگ رستم و اسفندیار

ہوشید رستم سلج نہ بد ہسی از جہاں آفریں یاد کرد
 کہاں را بزد کرد و آن چو بگز کہ پیکانش را دادہ بود آپ رز
 بزد تیر بر چشیم اسفندیار جہاں تیرہ شد پیش آں نامدار

گستاخ - دلیر تہذیب ادب - عذر - پوزش - سُست - غناں - سست کردن - کتایہ - اذیت دہی - کردن کار است
 ستوار - محکم - اندوز - ذخیرہ کن - شگفت - عجبہ - رستن - رویدن - پرتیدن - پایاں - آخر و انجام

خُم آورد و بالائی سروسسی از او دور شد وانش و فتر ہی
مگون شد سر شاہ یزدان پرست بیتنا و چپاچی کمانش ز دوست

مشقی سوالات

۱. رستم و اسفندیار کون تھے اور کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟
۲. دو توں کے جنگ کا خلاصہ بیان کرو۔

جنگ اسکندر و دارا

دوشاہ و کشور کشیدند صف ہمہ نیزہ و گرز و خنجر بکفت
بر آمد چنای از دو لشکر خروش کہ چرخ فلک را بدید گوش
ز بس ناله بوق و ہندی و رای ہمہ مرد را دل بر آمد ز جای
ز آواز اسپاں و بانگ سراں جز نگید دل گرز ہای گراں
تو گفتی جہاں کوہ جنگی شدہ است ز گرد آسماں روی رنگی شدہ است

بلخ و سمرقند و حرہ جنگ : جہاں آفریں : مقصود خداوند است : آئندہ وزیر : سسی : راست : فتر ہی : شکوہ
ولای : رنگ : رنگ : دل : دل : از جہاں : بر آمدن : کنایہ : از مضطرب شدن : و بیجان آمدن : است
بانگ : فریاد : سراں : بزرگان : لشکر : جز نگید : ہمداد : روی رنگی : مانند روی
رنگی سیاہ شدہ است۔

بیک ہفتہ گرواں پر خاشجوی بروی اندر آوروہ بووند روی
 ہشتم برآمدیکی تیرہ گرد ہد انساں کہ خورشید شد لاجورد
 پوشید ویدار ایراں سپاہ ندیدند چہ خاک ناورد گاہ
 چماندار دارا بہ چمید روی ہماں نامور لشکر چنگوی
 پر از درد برگشت از آورد گاہ چویاری نداوش ہی ہور واہ
 ہر پادشاہی سکندر گرفت ہماندار شد تخت و افسر گرفت

مشقی سوالات

- ۱۔ سکندر و دلا کی جنگ کس نے نظم کیا ہے۔
 - ۲۔ کون کون سے آلات حرب استعمال کئے گئے تھے؟
 - ۳۔ کون کون سے باجے میدان جنگ میں بج رہے تھے؟
 - ۴۔ لڑائی کیسے روز تک ہوتی رہی اور کیا نتیجہ ہوا؟
 - ۵۔ ذیل کے شعر کو سمجھاؤ۔
- نو گنتی جہاں کوہ جنگی شدہ است و ز گرد آسمان روی زنگی شدہ است۔

آوردہ = باہر برد و مشغول نہ رہو نہ ہشتم = روز ہشتم۔ لاجورد = چمکانہ خورشید رنگ لاجورد گرد ویدار
 لاجورد رنگی است کہ بود رنگ کہ آریسانید و در نقاشی بکار میہنہ۔ ویدار = چیم۔ سپاہ = سپاہ ایراں۔
 ناورد گاہ = میدان جنگ نہرو۔ چمید روی = روی و چمید برگشتن و فرار است۔ آورد گاہ = جہاں نہرو۔
 ہور = خورشید۔ افسر = تاج۔

۹۔ علم

ہمرو عقل و یار جان علم است ورد و گیتی حصار جان علم است
میردی یا دل تو ہمراہ است می نشینی ز جانت آگاہ است
کس نہانش بخاک نتواند تند بادشس ہلاک نتواند
راز چرخ فلک ہاں دوری ہمہ از علم یافت مشہوری
ایں ہمہ کار و حرفت و پیشہ نہ ہم از دانش است اندیشہ
علم کشتی کند بر آب رواں وانکہ کشتی کند بعلم تواں
چوں تو با علم آشنا گشتی بگذری ز آب نیز بی کشتی
دل چو گرد و بعلم بینندہ راہ جوید یا فسر بینندہ

مشقی سوالات

- ۱۔ علم کے کیا کیا فوائد ہیں بیان کرو۔
- ۲۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:-
چوں تو با علم آشنا گشتی بگذری ز آب نیز بی کشتی
دل چو گرد و بعلم بینندہ راہ جوید یا فسر بینندہ

ہمرو = رفیق - حصار = پناہ و قلعہ - چرخ = سر آسمان - حرفت = پیشہ و کار
اندیشہ = فکر - کشتی کند = کشتی می سازد - بعلم تواں = بعلم میتواند

۱۔ دل بدانش فرشتہ باید کرد

علم بالست مرغ جاننا را بر سپہراد پرو روانت را
 علم دل را بجائی جاں باشد سر بی علم بدگمان باشد
 دل بی علم چشم بی نور است مرد نادان ز مردی دور است
 نیست آبجیات جز دانش نیست باب نجات جز دانش
 علم نور است و جہل تاریکی علم راہت برد بیاریکی
 در پی کشتن این و آن رفتن جز بدانش کجا توان رفتن
 تن بدانش سرشتہ باید کرد دل بدانش فرشتہ باید کرد
 شود از جہل مرد کابل دست دانش او را ولیر ساز و دست
 جوہر علم ہرچہ زر باشد کہ چو شہ کستہ تازہ تر باشد

مشقی سوالات

۱۔ علم کے فوائد بیان کرو۔

۲۔ علم اور جہل کا مقابلہ کرو۔

روانت = روح و جان - بدگمان = کج اندیش - آبجیات = آب زندگانی - جہل = نادانی

کشتن = پیدا کردن - سرشتہ = آغشتہ و آمختہ - کابل = بیکارہ = چست = چالاک و جلد

۳۔ ذیل کے اشعار کا مطلب لکھو۔

(ا) علم بالاستمرغ جانت را پو بر سپہراو بر در فاقان را

(ب) تن بدانش سرشته باید کرد پو دل بدانش فرشته باید کرد

(ج) جو ہر علم ہسچو زہر باشد پو کہ چو شد کمنہ تازہ تر باشد

۱۔ فضیلتِ علم

بنی آدم از علم یاد کمال	نہ از شمت و جاہ و مال و متال
چو شمع از پئے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
خردمند باشد طلبگار علم	کہ گرم ست پیوستہ بازار علم
کسے را کہ شد در ازل اختیار	طلب کردن علم کرد اختیار
طلب کردن علم شد بر تو فرض	و گر واجبست از پیش قطع ارض
میانوز جز علم گر عاقلی	کہ بے علم بودن بود عاقلی
ترا علم در دین و دنیا تمام	کہ کار تو از علم گیر و نظام

۲۔ اقتناع از صحبتِ جاہلان

دلاگر خرد مندی و ہوشیار مکن صحبتِ جاہلان اختیار

نیا میختم چوں شکر شیر باش	ز جابل گر زنده چوں تیر باش
ازاں به که جابل بود غمگسار	ترا از دهاگر بود یار غار
به از دوستدارے که جابل بود	اگر خصم جان تو عاقل بود
که ناداں تر از جابی کار نیست	چو جابل کسی در جہاں خوانیت
وز دشمنو کس جز اقوال به	ز جابل نیاید جز اتصال به
که جابل نکو عاقبت کم بود	سراجم جابل ہیسم بود
که جابل بخواری گرفتار به	سر جابلاں بر سر دار به
کز و تنگ دنیا و عقبی بود	ز جابل حذر کردن اوسے بود

۳ - صفت عدل

چرا بر نیاری سر انجام داد	چو ایند ترا ایں همه کام داد
چرا عدل را دل نداری قوی	چو عدل ست پیرایه خسروی
اگر مودلت و ستیاری کند	ترا مملکت پاداری کند
کنون نام نیکست از یادگار	چو نوشیرواں عدل کرد اختیار
که از عدل حاصل بود کام ملک	ز تاثیر عدل ست آرام ملک
دل اہل انصاف را شاد دار	جہاں را با انصاف آباد دار

جہاں را بہ از عدل معاف نیست کہ بالا تر از معدلت کا نیست
 ترازیں بہ آخر چہ حاصل بود کہ نامت شہنشاہ عادل بود
 اگر خواہی از نیک بختی نشان در ظلم بندی بر اہل جہاں
 رعایت و رہنم از رعیت مدار مراد دل واد خواہاں برادر

۴ - مذمتِ ظلم

خوابی نہ بیداد بیند جہاں چوستانِ خرم زیاد و خزاں
 مدہ رخصت ظلم در بیچ حال کہ خورشید ملکیت نیاید زوال
 کسے کاتش ظلم زد و در جہاں بر آورد از اہل عالم فغاں
 ستم کش گر آہے بر آرد ز دل زند سوز او شعلہ در آب گل
 مکن بر ضعیفان بیچارہ زور بیندیش آخر ز تنگائی گور
 باز آید مظلوم مائل مباحث نہ دودِ دلِ خلق غافل مباحث
 مکن مردم آزاری ای تند لے کہ ناگہ رسد بر تو قہرِ خداے
 ستم بر ضعیفان مسکین مکن کہ ظالم بدو رخ رو دے سخن

۵- صفت تواضع

و لا اگر تواضع کنی اختیار شود خلق دنیا ترا دوستدار
 تواضع زیادت کند جاه را که از مهر پر تو بود ماه را
 تواضع بود مایه دوستی که عالی بود پایه دوستی
 تواضع کند مرد را سرفراز تواضع بود سرور را طراز
 تواضع کند هر که هست آدمی نه نگیرد مردم بجز مردی
 تواضع کند هوشمند گزین نه بد شاخ پرمیوه سر نهی
 تواضع بود حرمت افزائی کند در بهشت برین جائی تو
 تواضع کلید در جنت است سرفرازی و جاه را زینت است
 کسے را که گردن کشتی در سرت تواضع از ویافتن خوشت سرت
 کسے را که عادت تواضع بود ز جاه و جلالتش تمتع بود
 تواضع عزیزت کند در جهان گرامی شوی پیش لبا و چو جان
 تواضع مدار از خسل اتق در یغ که گردن از آن بر کشتی بچو تیغ
 تواضع ز گردن فرزانان نکوبت گدا اگر تواضع کند نوئے اوست

۴ - مذمت تکبر

تکبر کن زینهار اے پسر	که روزے زدنتش و رانی بهر
تکبر ز دانا بود نا پسند	غریب آید این معنی از بهشت
تکبر بود عادت جاہلان	تکبر نیاید ز صاحب دلاں
تکبر عن ذلیل را خوار کرد	بزندان لعنت گرفتار کرد
کسے را کہ خصلت تکبر بود	سرش پُر غرور از تصور بود
تکبر بود مایہ مدبری	تکبر بود اصل بدگوہری
چو دانی تکبر چر اے کئی	خطا می کنی و خطا می کنی

۵ - صفت سخاوت

سخاوت کند نیکوخت اختیار	که مرد از سخاوت شود بختیار
بلطفت و سخاوت جهانگیر باش	وراقلم لطف و سخا میر باش
سخاوت بود کار صاحب دلاں	سخاوت بود پیشہ مقبلان
سخاوت مس عیب اکیمیاست	سخاوت همه درد ہارا دوست
مشو تا تو ان از سخاوتیری	کہ گوئے ہی از سخاوتیری

۸۔ ہمتِ بخیل

اگر چرخ گرد و بجام بخیل	و راقبال باشد غلام بخیل
و گرد و کفش گنج قارون بود	و گر تابش ربع مسکون بود
فیزد بخیل آنکہ نامش بری	و گر روز گارش کند چاکری
مکن التفاتے بمالِ بخیل	میر نام مال و منالِ بخیل
بخیل ار بود زابھجرویر	بہشتی نباشد بحکمِ خیر
بخیل ار چہ باشد تو نگربال	بخواری چو مفلس خورد گوشتِ مال
سجیان ز اموال یر مینورند	بخیلاں غم سیم و زر سے خوردند

۹۔ فضیلتِ شکر

کے را کہ باشد دلِ حق شناس	نشايد کہ بند دربانِ سپاس
نفسِ جز بشکرِ خدا یر میار	کہ واجب بود شکرِ پروردگار
ترا مال و نعمت فزائد ز شکر	تر افتخ از در و آید ز شکر
اگر شکر حق تا بروز شمار	گزار یر نباشد یکے از ہزار
وے گفتن شکر اولے ترست	کہ اسلام را شکر اولیٰ ترست

گراز شکر ایزد نه بندی زبان بدست آوری دولت جادوان

۱۰- بیان صبر

تو اگر صبوری بود دستیار	بدست آوری دولت پادشاه
صبوری بر آرد مراد دولت	که از عالم حل شود مشکلات
صبوری بود کار بنیبال	نه بچند زین روئے دین پردازان
صبوری گشاید در کام جان	که جز صابری نیست مفتاح آن
صبوری کلید در آرزوست	کشائده کشور آرزوست
صبوری بهر حال اولی بود	که در ضمن آن چند معنی بود
صبوری ترا کامکاری دهد	ز رنج و بلا رستگاری دهد
صبوری کنی گر ترا دین بود	که تعجیل کار رستیا طین بود

۱۱- صفت راستی

ولا راستی گر کنی اختیار شود دولت بهدم و بختیار
 نه بچند سراز راستی هوشمند که از راستی نام گردد بلند

دم از راستی گز زنی صبح وار نہ تار کی جہل گیری کسار
مزن دم بجز راستی زمینار کہ دار و فضیلت یں بر بہار
بہ از راستی در جہاں کانیست کہ در گلبن راستی خار نیست

۱۲۔ مذمت کذب

کسے را کہ ناراستی گشت کار کچا روزِ عشر شود رستگار
کسے را کہ گرد و زبان دروغ چراغ دلش را نباشد فروغ
دروغ آدمی را کند شرمسار دروغ آدمی را کند بیوقار
تذکاب گیر و خردمند عار کہ او را نیار و کسے در شمار
دروغ اے برادرِ مگو زینہار کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
ز ناراستی نیست کارے بتر کز و گم شود نام نیک اے پسر

۱۳۔ صفت قناعت

اگر قناعت بدست آوری و را قلیل راحت کنی سروری
اگر تنگدستی ز سختی منال کہ پیش خردمند بیچ سرت مال

ندارد و مردمند از فقر عار	که باشد بنی راز فقر افتخار
غنی را ز رو سیم آرایش است	ولیکن فقیر اندر آسایش است
غنی گرنباشی مکن اضطراب	که سلطان نخواهد خراج از خراب
قناعت بهر حال اولی تر است	قناعت کند هر که نیک اختر است
ز نور قناعت برافروز جان	اگر داری از نیک بختی نشان

۱۴ صفت طاعت و عبادت

کسی را که اقبال باشد غلام	بود میل خاطر بطاعت مدام
نشاید سر از بندگی تافتن	که دولت بطاعت توان یافتن
سعادت ز طاعت میسر شود	دل از نور طاعت منور شود
اگر بندی از بهر طاعت میاں	کشاید در دولت جاوداں
ز طاعت نه پیچد خردمند سر	که بالاے طاعت نباشد هنر
به آب عبادت وضو تازه دار	که فردا ز آتش شوی رستگار
نماز از سر صدق پر پائے دار	که حاصل کنی دولت پایدار
ز طاعت بود روشنائی جان	که روشن ز نور شید باشد جهان
پرستنده آفریننده باش	در ایوان طاعت نشینده باش

اگر حق پرستی کنی اختیار در اقلیم دولت شوی شہریار
 سراز جیب پر ہیزگاری برآر کہ جنت بود جائے پر ہیزگار
 زیر تقویٰ چراغ رواں برفروز کہ چوں نیکیجماں شوی نیکروز
 کہے را کہ از شرع باشد شعار نترسد ز آسیب روز شمار

مشقی سوالات

- ۱۔ علم کی فضیلت بیان کرو۔
- ۲۔ علم کی فضیلت میں تمہیں کوئی اردو کا شعر یاد ہو تو لکھو۔
- ۳۔ علم حاصل کرنا ہر شخص کے لئے کیوں ضروری ہے؟
- ۴۔ شیر و شکر ہونے سے تم کیا سمجھتے ہو؟ ”نیا میختہ چوں شکر شیر باش“
- ۵۔ ”ز جاہل گریز مندہ چوں تیر باش“ تمہیں اس رائے سے اتفاق ہے یا اختلاف اور کیوں؟

- ۶۔ عدل سے سلطنت کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے۔ کیونکر؟
- ۷۔ ہندوستان کے بادشاہوں میں سے تم کس کو عادل کہہ سکتے ہو؟
- ۸۔ ظلم کی چند برائیاں بیان کرو۔
- ۹۔ کوئی تاریخی واقعہ بیان کرو جس میں ظلم کے بُرے نتائج ہوں۔
- ۱۰۔ فضاہت میں راحت ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے؟ بتاؤ کیسے؟

- ۱۱۔ طاعت اور عبادت کے کیا فوائد ہیں ؟
- ۱۲۔ سخاوت کرنے والائی کی کی گیند کیونکر بجا سکتا ہے ؟
- ۱۳۔ کسی سخی کے بارے میں کوئی قصہ یاد ہو تو سناؤ۔
- ۱۴۔ بخیل کیوں بہشت میں نہیں جاسکتا ؟
- ۱۵۔ ”ممد شاخ پر میوہ سر بر زمیں“ اس مصرع کا کیا مطلب ہے ؟
- ۱۶۔ ایک سخی اور بخیل کا مقابلہ کرو۔
- ۱۷۔ تواضع سے انسان ہر و لعزیز ہو جاتا ہے۔ تمھاری کیا رائے ہے۔
- ۱۸۔ تکبر کی کیا برائیاں بیان کی گئی ہیں ؟
- ۱۹۔ صبر اور شکر میں کیا فرق ہے ؟
- ۲۰۔ کیسے لوگ خدا کا شکر ادا کرتے ہیں ؟
- ۲۱۔ صبر و پختہ روی کی صفت ہے۔ کیا تم بھی یہ صفت اپنے میں پیدا کرنا چاہتے ہو۔ کیوں ؟
- ۲۲۔ راستی کی تعریف میں کوئی اُردو کا شعر سناؤ۔
- ۲۳۔ پانچ سطروں میں سچائی کی خوبیاں لکھو۔
- ۲۴۔ جھوٹ سے انسان کیونکر ذلیل ہوتا ہے ؟

تراوالمسافرین

حکایت

پند و اذن پیر مرد سکندر را

این طرفه حکایت است بنگر روزے ز قضا نگر سکندر
 می رفت و همه سپاه با او آن حشمت مال و جہا با او
 ناگہ بخدا بگذر کرد پیسے ز خرابہ مرید رکرد
 پیسے نہ کہ آفتاب پُر نور و چشم سکندر آمد از دور
 پرسید کہ این چه شاید آخر این کیت کہ می نماید آخر
 در گوشہ این مفاک دلگیر بیہودہ نباشد این چنین پیر
 آمد بہ آن مفاک پُر نور پیر از سر وقت خود نشد دور
 چوں باز نکرد سوے او چشم پرسید سکندرش بصد چشم
 گفت اے شدہ غول این گذر گاہ غافل چہ نشستہ دریں راہ
 بہر چہ نکردی احترام آخر نہ سکندر است نام

دانی کہ منہم بہ بخت فیروز
 پست ہمہ روئے عالم افروز
 دریا دل و آفتاب رایم
 فرق فلک ست نمیر پایم
 پیر از سر وقت بانگ برزو
 گفت این ہمہ نیم جو تیر ندو
 نئے پست و نہ روئے عالمی تو
 یکدانه کشت آدمی تو
 دوران فلک کہ بیشمار است
 ہر ساعتی از تو صد ہزار است
 نے غول و نہ غافل و لیس کوئے
 ہر شیار تر از تو ام بصد روئے
 از روز پسین چو آگہم من
 غافل توئی کز برائے بیشی
 باسن چہ برابری کنی تو
 دو بندہ من کہ حرص و آنا ند
 گریاں شدہ زیر سخن سکندر
 از نجلت خود نفیر برزو
 پیر از سر حال رہ نمودش
 پست ہمہ وقت یار بودش



مثنوی نان و سرکہ

حکایت

اعتماد نمودن بر سلطنت

رفت بیرون از زمین بنیوا	یک پریشانے فقیر سے بنیوا
یک بد حال و پریشان و فقیر	گشت وارد او بشہرے و پذیر
خاک نعلینش بسمی بختند	اہل آنجا بر سروے رختند
تاج شاہی بر سرش بگذاشتند	تخم عزت بہر او میکاشتند
حلقہ حلقہ با سرو و با ادب	دستہ دستہ آمدندے با ادب
بہر ویدارش یکے در جنگ شد	راہ مردم از عبورش تنگ شد
من ہی بودم بشہر خود شاہاں	پس بفکرافتاد روزے آن شاہاں
من چہ بودم عالیا من چو شہد	دست خالی بلکہ دلوں آمد
من ہماں بیچارہ سرگشتہ ام	ہاں چہ شد اینجا کہ سلطان گشتہ ام
روز و شب در کار خود حیراں بدے	گر چہ بر مردم ہمہ سلطان بدے

مجملہ درکار خود مختار بود
 تائیکے ز اہل وطن از ور وید
 گفت بر گوئی جست آخر چرا
 گفت اینجا عادتے دارند پیش
 عزت اینجا ترا پائندہ نیست
 مدت یک سال سلطانی ہاں
 از تنہت بیروں نمایند اس لباس
 مشورت کردی مین اے مون
 تا توانی تو وطن معمور کن
 آنچہ خواہی می کنی از نیک و بد
 چوں بدقت بادشہ تحقیق کرد
 روز و شب سائی بدے در کا خوش
 از جواہر اشتران را بار کرد
 چوں پید سلطان بروز آخرش
 تاج شاہی از سرش برداشتند
 یک عالم پیش چشمش تار بود
 ہر زمان مرغ دلش آنجا پرید
 بر سرم آوردہ اند اس ماجر
 حاکم ایشان ز سالی نیست پیش
 سال دیگر مر ترا خواہندہ نیست
 پس ازاں آئند نزد ت مردمان
 کے کجا باقی گذارند اس اساس
 آنچہ داری می فرست اندر وطن
 چشم دشمن را در آنجا کور کن
 ہیچ کس بر تو ندارد بحث و رد
 از دل و جان جملگی تصدیق کرو
 از جواہر ہا بے بروند پیش
 ز دو ہم اندر وطن انبار کرد
 از تنہش کنند لباس فاخرش
 ساعتے و ر ملک خود نگذاشتند

دروطن شد صاحب شوکت مثال دست غالی شد برون از شهر مثال
 نریں حکایت اندکے ہشیار شو اسے پھر خوابے میا بیدار شو
 یک نفر دیگر نامزدہاں ہمہ رہ رواں رفتند بدوں واہمہ
 تخم نیکوی سعادت کاشتند ہر یکے زاد سفر برداشتند

حکایت

متوجہ بہ منعم حقیقی شدن

یادشائے رویسوی صید کرد ماند لشکر دور ازو ماند کرد
 خواست تاد در قریہ آید فرود بچوں بیدار نیمہ و خرگہ بنود
 و بر خور آنخیا شوکت و شائے ندید ہیچکس جز مرد و بہقائے ندید
 نژد او رفت و تملق پیش کرد گفت دہقاں کیتی گردم گرد
 گفت من فرماندہ ایں کشورم در پے صیدے جہا شد لشکرم
 ایشیم اینچا تو اذن ثواب وہ تکہ نائے وجہام آب وہ
 رو ستائے اعتنائے او نہ کرد استماع مدعائے او نہ کرد
 زینت ظاہر چہ از سلطان رود در نظر شاہ و گدا یکساں شود

شاہ منت کرو بار دیگرش
 عاقبت جا داد شب و کام خویش
 پالش درویش زیر سر کشید
 صبح گفتش رہن احسانت شدم
 اینک اینک لشکر من میرسد
 کن بدر گاہم گذارے بعد ازین
 تا کنم حق نمک خواری ادا
 ہر کہ در عسرت بگیرد دست مرد
 گرچہ در ہر سہو معذور است مرد
 ناگہاں فوج و حشم بر سر رسید
 خواند رخس و شد سوار و اسپانخت
 بر فلک چون خسرو خاور نشست
 بعد ازین برخاست دہقان صبح گاہ
 رفت و در ذکر الہی یافتش
 دید افسر بر زمیں بگذاشتت

چوں نبود آنجا کسے فراں برش
 داد نان سفرہ انعام خویش
 بر سرش خواب از کیس لشکر کشید
 گرچہ شاہم از گدایانت شدم
 حشمت شاہی بر من میرسد
 تا کنم لطف و کارے بعد ازین
 نیست احسانرا بجز احسان جزا
 اسم او در سینہ باید نقش کرد
 لیک احسان را نباید سہو کرد
 نوبت و نقارہ اُودر رسید
 بام کوی و شہر را معمور ساخت
 شاہ ہم بر تخت با افسر نشست
 کرد رو بر وعده سوے پادشاہ
 بے کلاہ تاج شاہی یافتش
 دست ہا سوے فلک برداشت

مرو کرد چوں از نماز آگه نبود
 گفت شما با اینچه حالے داشتی
 شما گفتش این نماز و ذکر با ست
 عامی این را چو شنید از جای جت
 چو شمارا رو بہ پیش دیگر بیت
 پس کنوں ما ہم بسویش رو کنیم
 ہست چون یاد شمارا داورے
 گرچہ سلطان را سریر و تاج ہست
 پنختہ شو سید مکن سوداے خام
 در بلا و شرع و دینش رہ نبود
 از کسے گویا سوالے داشتی
 این سوال از خلق نبود از خدا ست
 گفت پس پشت نمی باید نشست
 دستے از دست شما بالا تربیت
 دست از سوئے شما یکسو کنیم
 چیت فضل ہمسرے بر ہمسرے
 زرچہ بخشد او کہ خود محتاج ہست
 گام زن بر رسم و راہ مرد کام

حکایت مرد بخیل

یک بخیلے با عیالش نان خورد
 ناگہاں سائل بیاد بردرش
 بہر سائل آں عیالک نیم نان
 نیم نان را او بسائل چوں بداد
 مابقی را او بدست وے سپرد
 نان ہم در سفر و بودے در برش
 زیر جامہ برگرفت از خوف آل
 باز آمد خدمت شوہر ستاد

شوہر ش آگے شدے از حال او کہ یرقہ نیم ناں از مال او
 در ہاں ساعت طلا آتش داد زود از یراے نیم نانتش در نمود
 چوں گذشتے از طلا آتش روزگار شوہر و گیر نمودے اختیار
 از قضا روزے طعاعے نزد نشان سائلے آمد سواے کرد نشان
 زن ز جایر خواست لائمر بہ گفت یا از احوال آں شوہر ش گفت
 شاید آں شوہر مثال آں جوان باز گوید بہر چہ دادی تو مان
 گفت اے شوہر ستادہ سائلے بہر نان دادن کن تو کاہلی
 شوہر ش گفتا یر و نانش بدہ دست رد یر سینہ سائلے منہ
 زن طعاعے برگرفت بیروں دوید در کشود و شوہر پیشین بدید
 ناگہاں از دل لائمرے بر کشید شوہر ش از خانہ اش بیروں دوید
 گفت اورا ہاں صغیر تو چہر است ہاں نہ جاعے خوف و بیم ایں ملہر است
 گفت ایں سائلے کہ می بینی بدر شوہر من بود خاک او بمر
 مال او از حد بسے افزوں بدے لیک بخلش ہم ز حد بیروں بدے
 از ہماں بخلش تمام مال او رزقہ از دست ایں چنین است حال او
 روزگارے در غیابش نیم ناں دادے از حال ایں ناگس پیاں

بر فقیرے مستحقے با فراق بہر نیم نان ہداوم ایں طلاق
شوہر نش گفت ایں حکایت باں من ہانم کہ ہداوی نیم نان
حق تعالیٰ روزیم افزوں نمود زانکہ طبعم با سخا بودے وجود

مشقی سوالات

- ۱۔ سکندر نے پیر مرد سے کیا کہا تھا اور پیر مرد نے سکندر کو کیا نصائح دیی بیان کرو۔
- ۲۔ پیر مرد سے سکندر سے کہاں ملاقات ہوئی تھی ؟
- ۳۔ گریاں شدہ زمین سخن سکندر سخن سے کیا مراد ہے ؟
- ۴۔ سلطنت پر کیوں نہیں اعتماد کرنا چاہیئے ؟
- ۵۔ نوبل کے اشعار کا مطلب بیان کرو۔
- عزیز اینجائے پائندہ نیست مانج کس بر توندار و بخت ورد
- ۶۔ اے پسر خواہے میا بیدار شو و زریں حکایت اند کے ہشیار شو
- حکایت سے کون حکایت مقصود ہے بیان کرو ؟
- ۷۔ منعم حقیقی کون ہے اور کیوں ؟ اور اس کی طرف کیوں متوجہ ہونا ضروری ہے ؟
- ۸۔ مرد بخیل کی حکایت کا خلاصہ لکھو۔

مخزن امیر

(۱) حکایت

نوشیرواں عادل با وزیر

صید کسان مرکب نوشیرواں	دور شد از کوکبہ خسرواں
مونس خسرو شدہ دستور بس	خسرو دستور و گریہ کس
شاہ و رآں ناحیہ صید باب	دیدہ وہی چوں دل دشمن خراب
تنک دو مرغ آمدہ بریکد گر	وز دل شان قافیہ تنگ تر
گفت پدستور چہ دم میزنند	چیت صفیر سے کہ ہم میسنند
گفت وزیر اے ملک روزگار	گویم گر شد بود آموزگار
ایں دو توانہ از پئے رامشگری است	خطبہ از بہر زنا شوہری است
دختر سے ایں مرغ بیاں مرغ داد	شیر بہا خواهد از وہا مسدود

مرکب - اسب - زاد - پسر - کوکبہ - فوج - بادشاہوں کے سواری کے آگے
 لاطوں - رامشگری - سرود شادی - شیر بہا - مہر

کیس دہ ویراں بگذاڑی مرا نیز خپیں چند سپاری مرا
 دان وگزش گفت ازین درگذر جو ملک میں و بروغم مخور
 گر ملک انیست نہ بس روزگار زن دہ ویراں دہت صد ہزار
 ورم ملک این نکتہ چنای درگرفت کاه بر آور و وفتاں درگرفت
 دست بسر بر زد و بخت گریست حاصل بیداد بجز گریہ چیت
 زین ستم انگشت بدنمان گزید گفت ستم ہیں کہ بمرغان رسید
 مال کساں چند ستانم بزور غافل از مردن و از کار گور
 تاکے وکے دست درازی کتم با سر خود ہیں کہ چہ بازی کتم
 ملک بدلاں داد مرا کردگار تا نہ کتم انچہ نیاید بکار
 شاہ دراں بارہ چنای گرم گشت کز نقش نعل فرس نرم گشت
 چونکہ بہ لشکر کہ ورایت رسید بومی نوازش بولایت رسید
 حالے ازین خطہ قلم برگرفت راہ بدو رسم ستم برگرفت
 داد بگسترد و ستم در نوشت تا نفس آخر ازاں برنگشت
 بعد بیسے گردش چرخ آزمائے او شد آوازہ عدلش بجائے
 عاقبتے نیک سر انجام یافت ہر کہ در عدل زاد کام یافت

درگرفت۔ اثر کیا۔ قلم برگرفت۔ محصول معاف کیا۔

عمر بخوشنودی دلبا گذار تا ز تو خوشنود شود کردگار
 ہر کہ بہ نیکی عمل ساز کرد نیکی او روے بد و باز کرد
 گنبدہ کردند ز روے قیاس ہست بہ نیکی دہدی حق شناس
 حاصل دنیا چو یکے ساعت است طاعت کن کہ ہمہ بہ طاعت است
 گر بہ سخن کار میسر شدے کار نظامی بہ فلک بر شدے

۲۔ حکایت کودک

در دانائی

کودک از جملہ آزادگان رفت برول بادوسہ ہزارگان
 پائے چو در راہ نہاد آں پسر پلویہ ہی رفت در آمد بسر
 پایش از آں پویہ در آمد ز دست مہرول و مہرہ پایش شکست
 شد نفس آں دوسہ ہمال او تنگ تر از حادثہ حال او
 آنکہ درادوستریں بود گفت در بن چاہیش نباید نہت
 نانشود راز چو روز آشکار مانشویم از پدرش شرمسار
 عاقبت اندیش ترین کودکے دشمن او بود زایشاں یکے

از دوست درآمد۔ اختیار سے باہر ہوا۔

گفت هسانا که درین همراں صورتِ این حال نماند نهان
 چونکه مرا زین همه دشمن نیست تهمتِ این واقعہ بر من نهند
 بر پدرش رفت و خبردار کرد تا پدرش چسارہ این کار کرد
 هر که درو جوهر دانائی است بر همه چیزیش توانائی است

۳۴ حکایت بلبل یا باز

در خاموشی

در چمن باغ چو گلبن شکفت بلبلِ باز در آمد به گفت
 کز همه مرغان توئی خاموش سار گوے چرا بروء آخر بسیار
 تا تو لب بسته کشادی نفس یک سخن نغز نگفتی نکس
 منزل تو دست گه سنجری طعمه تو سینه کباب دری
 منکه بیکدم زدن از کان غیب صد گمرِ سفتہ بر آرم ز جیب
 طعمه من کرم شکاری چراست خانہ من بر سرخاری چراست
 باز بدو گفت همه گوش باش خامشیم سنگر و خاموش باش

خاموش سار - یعنی بسیار و سراپا خاموش -

منکہ شدم کار شناس اندکے صد کنم و باز نگویم یکے
 رو کہ توئی شیفتہ روزگار زانکہ یکے نہ کنی گوئی ہزار
 منکہ ہمہ معینم ایں صید گاہ سینہ کیلے دہ از دست شاہ
 چوں تو ہمہ زخم زبانی تمام کرم خورد خارشیں والسلام

مشقی سوالات

- ۱۔ نوشیرواں کون تھا؟ اُس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟
- ۲۔ نوشیرواں اور اُس کے وزیر کی کیا حکایت ہے؟
- ۳۔ ”شاہ دریاں بارہ چناں گرم شد“ دریاں بارہ اوپر گرم شدن سے کس طرف اشارہ ہے واضح کرو۔
- ۴۔ بیل اور باز میں کیا گفتگو ہوئی بیان کرو؟
- ۵۔ منکہ ہمہ معینم ایں صید گاہ؛ سینہ کیلے دہ از دست شاہ“ کون کتا ہے اور کیا مطلب ہے؟

انتخاب پند نامہ عطار رحمۃ اللہ علیہ

حمد باری تعالیٰ عز اسمہ

حمد بچید مرخداے پاک را آنکہ ایماں داد مُشتِ خاک را
 آنکہ در آوم دمید اوروح را داد از طوفانِ نجات او نوح را
 آنکہ فرماں کرد قہرش باد را تا سترایے کرد قومِ عا و را
 آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد با غلبش نار را گلزار کرد
 آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر کرد قومِ گوط را زیر و زبر
 سومی او خصمے کہ تیرا ناخستہ پشتہ کارش کفایت ساختہ
 آنکہ اعدا را بدریا در کشیدہ ناقہ را از سنگِ خارا بر کشیدہ
 چوں عنایتِ قادرِ قیوم کرد در کعبہ داؤد آہنِ موم کرد
 با سلیمان داد ملک و سروری شد مطہجِ خاتمش دیو و پری
 از تنِ صابرِ بکرمایں قوت داد ہم ز یونسِ لقمہ با حوت داد
 آں یکے را ازہ بر سر می کشد دیگرے را تاج بر سر می نہد
 اوست سلطانِ ہرچہ خواہاں کند عالمے را در دے ویران کند

ہست سلطانی مسلم مرد را نیست کس را ز ہرہ چون چہ را
 آن یکے را گنج و نعمت می دہد دیگرے را بنج و زحمت می دہد
 آن یکے را زرد و صہمیاں دہد دیگرے در حسرت ناں جاں دہد
 آن یکے بر تخت با صد عز و ناز دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
 آن یکے پوشیدہ سنجاب و سمور دیگرے خفتہ بر ہنہ در تنور
 آن یکے بر بستر کُخاب و منخ دیگرے بر خاکِ خواری بستہ تیغ
 طرفتہ ایمنے جہاں بر ہم زند کس نمی آرد کہ آنجا دم زند
 آنکہ با مرغ ہوا ماہی دہد بندگاں را دولت و شاہی دہد
 بے پدر فرزند پیدا او کند طفل را در مہد گویا او کند
 مردہ صد سالہ راحے می کند این بجز حق دیگرے کے می کند
 صانع کز طیس سلاطین می کند نجس را بجم شیاطین می کند
 از زمین خشک رویاند گیاہ آسماں را بے ستوں دار و نگاہ
 پچکس در ملک او انباز نہی قول اورا لحن نے آواز نہی

مناجات پنجاب مجیب الدعوات

بادشاہِ جرم مارا در گزار ما گنہگاریم و تو آمد زگار
 تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم جرم بے انداز و بے حد کردہ ایم

سالہا در بند عصیاں بودہ ایم آخر از کردہ پشیمان بودہ ایم
 واثما ورفسق و عصیاں ماندہ ایم ہمتقرین نفس و شیطان ماندہ ایم
 روز و شب اندر معاصی بودہ ایم غافل از امر و نواہی بودہ ایم
 بے گنہ نگذشت بر ما ساعتی با حضور دل نکردم طاعتی
 بر در آمد بندہ بگر بختہ آبروی خود ز عصیاں بچختہ
 مغفرت دارد امید از لطف تو نہ آنکہ خود فرمودہ لا تقنطو
 بحمد الطاف تو بے پایاں بود تا اسید از رحمت شیطان بود
 نفس و شیطان زد کربا را و من رحمت باشد شفاعت خواہ من
 چشم دارم از گنہ پاکم کنی پیش از اں کا نہرِ حسد خاکم کنی
 اندر آں دم کز بدن جانم بری از جہاں با نورِ ایاہم بری

در بیان آنکہ آبرو نہ ریزد

دور باش از پنج خصلت آسے پیر تانہ ریزد آبرویت در نظر
 اولاً کم گوئی یا مردم دروغ نہ آنکہ گروی از دروغت بے فروغ
 ہر کہ استیزہ کند با بہتر اں آبروی خود بریزد بے گساں
 پیش مردم ہر کہ را نبود ادب گر بریزد آبرو نہ بود عجب
 از سبکساراں مباحث ای نیکوئی گر سبکساری بریزد آبروے

اے پسر بامہتراں کمتر ستینر وز حماقت آبروی خود مرز
 گر بسالم آبروی بایدت دائم خلق بکوی بایدت
 هر که آهنگ بکساری کند ز آبروی خویش بیزاری کند
 چو حدیث راست با مردم گوئی تا نگرود آبرویت آب جوی
 از خلاف و از خیانت باش دور تا بود پیوسته در روی تو نور
 گر همی خواهی که گویندت نکو اے برادر هیچکس را بدگو
 تائب باشی در جہاں اندوگیں از حسد در روزگار کس مبین

در بیان آنکه آبرو بیفزاید

می فزاید آبرو از پنج چیز با تو گویم بشنوائے اہل تمیز
 در سخاوت کوش اگر داری غنا تا فزاید آبرویت از سخا
 برو باری و وفاداری گزین ز آنکه آب روی افزاید ازین
 هر که او بر خلق بخشاید ہی بیشک آب روی افزاید ہی
 چون بکار خویش حاضر بودہ آبروی خویش را افزودہ
 از سخاوت آبرو افزوں شود و ز بخششی بے خرد ملعون بود
 هر که را بر خلق بخشایش بود آبروے او در افزایش بود
 باش دایم بردبار و با وفا تا بروی خویش بینی صوہا

تا بہماند رازت از دشمن نہاں
 تا نگردی پیش مردم شرمسار
 امی برادر پرودہ مردم مکر
 یا ہوائی دل مکن ز نہار کار
 تا زبانت باشد ای خواجہ دراز
 قدر مردم را شناس ای محرم
 ہر کرا قدرے نباشد در جہاں
 از قناعت ہر کہ را بود نشاں
 بر عدوے خویش چوں یا بی ظفر
 فائس می باش از حق ترس کار
 یا تو اضع باش و خو کن با ادب
 جُرد باری جوے وبے آزار باش
 صبر و علم و حلم، تریاق دل اند
 بچو تریاق اند دانایاں دہر
 مردم از تریاق می یابند نجات
 فخر جملہ کار ہاناں داداں است
 گر چہ دانا باشی و اہل مہر
 ستر خود باد و ستاں کمتر رساں
 آنچه خود نہ نہادہ باشی بر مدار
 تانہ درد پرودہ ات شخصے دگر
 تانیاں رو پس پشمانیت بار
 دست کوتہ دار و ہر جانب متاز
 تا شناسد دیگرے قدرے تو ہم
 زندہ مشافش کہ بہت از مردگان
 کے تو نگر سازدش مالِ جہاں
 عفو پیش آرد ز جرمش در گذر
 نیز باش از رحمتش امیدوار
 صحبت پر ہیز گاراں می طلب
 تاکہ گردد در مہر نام تو فاش
 جرم و بغض و کینہ نہر قاتل اند
 قاتل اندامی خواجہ ناداناں چون ہر
 خود کہے از زہر کے یا بد حیات
 در بروی دوستاں کبشاں است
 خویش را کہ بتوز ہر تاواں شمر

در بیان صفت زندگانی

ناخوشی در زندگانی اے ولید
 آنکہ نبود مرد را فصل نیکو
 مرد را از خونے بد گردد پدید
 مردہ می دانش کہ نبودہ زندہ او
 ہر کہ گوید عیب تو اندر حضور
 می نماید را بہت از ظلمت بنور
 مر ترا ہر کس کہ باشد رہنمائے
 شکر او می باید آوردن بجائے
 مر فرد مندانِ عالم را شناس
 خلق نیکو - شرم نیکو - تر لباس
 حال خود را از دو کس پنهان مدار
 از طبیبِ حاذق و از یار غار
 تا صواب کار بینی سر بسر
 بر مراد خود مکن کار اے پسر
 آنچه اندر شرع باشد ناپسند
 گرد او ہرگز مگرد اے ہوشمند
 ہر چہ را کردست حق بر تو حرام
 دور دار از خود کہ باشی نیک نام
 چونکہ روزی بر تو بکشايد خدای
 دل کشادہ دار و تنگی کم نمای
 تازہ روی و خوش سخن باش مافی
 تا بود نام تو در عالم سخی
 بر بخور اندوہ مرگ اے بوالہوس
 دل ز غل و غش ہمیشہ پاک دار
 چونکہ وقت آید نگر و پیش و پس
 تا توانی کینہ در سینہ مدار
 نگہ کم کن خواجہ بر کردار خویش
 دل بہ بر رحمت چہار خولیش
 بہترین چیزے یدال خلق نکوست
 خلق خلق نیک را دارند دوست

رو فرد تر باش و اتم ای خلف کیں بود آرایش اہل سلف
 آنکہ باشد در کف شہوت اسیر گرچہ آزاد است اورا بندہ گیر
 گر تو بینی ناکسے را دستگاہ صاحبے خود را ازو ہرگز نخواہ
 برود ناکس قدم ہرگز مہر در یہ بینی ہم میسر ازوئے خبر
 ناتوانی کار ابلہ را ساز کار فرایش ولے کمتر نواز

در بیان فوائد خدمت

تا توانی اے پسر خدمت گزین تا شود اسب مرادت زیریں
 بندہ چوں خدمت مرداں کند خدمت او گنبد گرداں کست
 بہر خدمت ہر کہ بر بندو میاں باشد از آفات دنیا دراں
 ہر کہ پیش صاحبان خدمت کند ایزدش با دولت و حرمت کند
 خساواں را بہت در جنت آبد روز محشر بے حساب و بے عقاب
 خادماں باشند انجاں را شفیع جای ایشان در جہاں باشد رفیع
 گرچہ خادم عاصی و مفلس بود بہتر از صد غابد و میک شود
 می دہد بہر خادمے را مستعان اجر و مژدہ صائم و قائماں
 بہر خدمت ہر کہ بر بندد دگر از درخت معرفت یا بد ثمر
 ہر کہ خادم شد جنائش می دہند ہم ثواب غار پائش می دہند

در بیان تعظیم میہماں

اے برادر میہماں را نیک دار هست مہماں از عطای کردگار
 میہماں روزی بخود می آورد پس گناہ میزیاں را می برد
 ہر کرا جبہ دارد و دشمنش باز دارد میہماں از مسکنش
 اے برادر دار مہماں را عزیز تا بیابی عزت از رحماں تو نیز
 مونسے کو داشت مہماں را کھو حق کشاید باب جنت را برو
 ہر کرا شد طبع از مہماں لول از وے آزرده خداؤ ہم بول
 بندہ کو خدمت مہماں کند خویش را شایستہ رحماں کند
 ہر کہ مہماں را بروی تازہ دید از خدا الطاف پے اندازہ دید
 از تکلف دور باش اے میزیاں تا گرانی نبودت از میہماں
 میہماں را اے پسر اعزاز کن گر بود کافر برو در بازہ کن
 هست مہماں از عطا ہای کریم ہر کہ زو پنہاں شود باشد کریم
 معرفت داری گرہ بر زربند چوں رسد مہماں پرویش در بند
 خیز و برخوان کسے مہماں مشو چوں رسد مہماں ازو پنہاں مشو
 ہر کہ مہماں را گرامی می کند کوششے در نیکنامی می کند
 ہر کہ مہمانت شود از خاص عام پیش او می باید آوردن طعام

زانچہ داری اندک و بیش ائی پسر
 تان بدہ بر جایساں بہر خدائے
 باطن عوراں کہ بخشد جامہ
 ہر کہ ثوبے باطن عورے دہد
 گر بر آرمی حاجت محتاج را
 ہر کرا باشد بدولت بخت یار
 اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل
 نامِ مسک جملہ رنج است و غنا
 تا نخواستند بخواں کس مرو
 چشم نیکی از خیس دول مدار
 گر کنی خیرے تو آں از خود میں
 ہر چہ بینی نیک میں وہ میں

در بیانِ رخصت و تنہا گری و بیوی

خواب کم کن اول روز ای پسر
 آخر روزت بگو نبود مقسام
 اہل حکمت را غمی آید صواب
 اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر
 نفس را بد خو میا موزای پسر
 پیشتر از شام خواب آید حرام
 در میان آفتاب و سایہ خواب
 باشد رفتن مفر تنہا خطر

خواب کم کن اول روز ای پسر
 آخر روزت بگو نبود مقسام
 اہل حکمت را غمی آید صواب
 اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر

دست را بر رخ زدن بوم است شوم استماع علم کن ز اهل علوم
 شب در آئینه نظر کردن خطاست روز اگر بینی تو روی خود رواست
 خانه گر تنها و تاریک بود مونس باید که نزدیگت بود
 چار پایاں را چو بینی در قطار در میان شاں نیائی زیهار
 تا فراید قدر و جاهت را خدا روز و شب می باش دائم در دعا
 تا شود عمرت زیاده در جهان رو نکوئی کن نکوئی در جهان
 تانہ کاہد روزیت در روزگار معصیت کم کن بعالم زینهار
 ہر کہ رو در فسق و دیغصیاں کند ایزد اندر رزق او نقصاں کند
 کم شود روزی ز گفتار و روغ در سخن کذاب را نبود فروغ
 فاقہ آرد خواب بسیارے پسر خواب کم کن باش بیدار ای پسر
 ریزہ ناں را مینگن زیر پائے گر ہی خواہی تو نعمت از خداے
 شب مزین جاوہ ہرگز خانہ در خساک رو بہ ہم منہ در زیر در
 گر بخانی باب و مامت را پیام نصبت حق یر تو می گردد حرام
 گر ہدامن پاک سازی روئے خوش روزیت کم گردد ای درویش بیش
 دور کن از خانہ تار عنکبوت باشد اندر ماندیش نقصان قوت
 خرچ را بیدوں اندازہ مکن خشک ریش خویش را تازہ مکن

در بیان غمخواری مردم

بر سر یالین بسیاران گذر ز آنکه هست این سذگتِ خیر البشر
 تا توانی تشنه را سیراب کن در مجلس خدمت اصحاب کن
 خاطر ایتم را در یاب نیز تا ترا پیوسته حق دارد عزیز
 چون شود گریاں یتیم ناگهان عیش حق در جنبش آید آن زمان
 چو یتیم را کس گریاں کند مالک اندر دوزخش بریاں کند
 آنکه خندد مد یتیم خسته را باز یا بد جنت یا بسته را
 هر که اسرار کند فاش ای سپهر از چنناں کس دور می باش ای سپهر
 در جوانی دار پیراں را عزیز تا عزیز دیگران باشی تو نیز
 بر ضعیفاں گر به بخشائی روست کس ز سیرت های خوب اولیاست
 بر سر سیری مخور هرگز طعام تا نه میرد در بدن قلب ای غلام
 علت مردم ز پُر خواری بود خوردن پُر تخم بیماری بود
 تا شود دین تو صافی چون زلال باش دائم طالب قوتِ حلال
 آنکه باشد در پے قوتِ حرام در تن او دل همی میرد تمام

در بیان آفتاب از غفلت

در بلایاری نخواه از هیچ کس ز آنکه نبود جز خدا فریادرس
 از خدای خوشیتن غافل مباش غافلانه در ره باطل مباش
 جای گریه است این جهان در حق محمد چشم عبرت بر کشا و لب به بند
 همچو مور از حرص هر سوئے مرو پند ناصح را بگوش جان شنو
 ای پسر کو دک نه بازی مکن کار با شیطان بانیازی مکن
 نفس بد را در گنه یاری مده عمر بر باد از تبه کاری مده
 هر کجا تهمت بود آنجا مرو راه حق را همچو نابینا مرو
 دشمنی داری از وایمن مباش زیر سقف بے ستون ساکن مباش
 در ره فسق و هوا مرکب متاز خوشیتن را سخره شیطان مساز
 چون سفر در پیش داری نادگیر عمر خود را سر بسر بر باد گیر
 جمله را چون هست بر دوزخ گذر جای شادی نیست بر چندین خطر
 آتش و در پیش داری اے فقیر هیچ خوفت نیست از نار سعیر
 عقبه در راه است و بارت بس گراں نگذرت بارت بسعی دیگران
 داری اندر پیش روز رختنیز از خدایت نیست امکان گریز
 اے برادر باطن در فرمان حق تابستانی جنت در ضوان حق

گردن از حکیمِ خدایت بر متاب تا نمانی روزِ محشر در عذاب
تا بیانی در بہشتِ عدن جاے شفقتے بنامے با خلقِ خداے
تا و ہندت جاے در دارالسلام با فقیراں روز و شب می دہ طعام
شاد اگر داری درونِ خستہ را باز یابی حجتِ وابستہ را
ہر کہ آر د این نصیحتِ راجلے در دو عالم راحتش بخشہ خداے
یا الہی رحم کن بر ما ہمہ عفو کن جملہ گناہ ما ہمہ
عاجزیم و جرہا کردم بے نیست ما را غیر تو دیگر کسے
گر بخوانی در برانی بندہ ایم ہر چہ حکیم تست زان خرسندہ ایم
رحمت حق باد بر جانِ کسے کیں نصائح را بخواند او بے

مشقی سوالات

- ۱۔ ذیل کی تلمیحات کو تفصیل سے بیان کرو:-
طوفانِ نوح - قوم عاد - ماہی یونس - خاتمِ سلیمان - قوم نوح - آ رہ زکریا
ناقہ صالح - صبراویٹ - آہن داؤد - نازعلیل -
- ۲۔ ذیل کے اشعار کا مطلب اور تشریح لکھو:-
(۱) بادشاہ جرم مارا درگزار نواہی بودہ ایم۔

- (ب) دکا درفتی وعصیاں مانہ ایم نہ انکہ خود فرودہ لا تقنطوا
 (ج) دور باش از پنج خصلت ای ہر آبروی خود مرز
 (د) تا توانی اسے پس خدمت گزین دولت و حرمت کند
 (۳) نشر کرو:-

- (۱) اسے برادر میہاں بانیک دار از سکنش
 (ب) بر سر بالیں پیاں گزر بریاں کند
 (۴) پانچ چیزوں سے آبرو بڑھتی ہے اور پانچ چیزوں سے آبروریزی ہوتی
 ہے۔ وہ کون خصلتیں ہیں؟
 (۵) ترکیب نحوی کرو:-

- (۱) حمدیے حد مر خداے پاک را بگو آنکہ ایماں داد مشت خاک را
 (ب) اسے برادر میہاں بانیک دار بڑھست مہاں از عطائے کردگار
-

انتخاب از منظومات جدیدہ ایران

تشویق علم

ہر آنکو از دل و جان سعی فن و ہنر گردد
 باندک فرصتی از علم و عرفاں بہرہ ور گردد
 نہال قاضی کو خورد آب از چشمہ عرفاں
 یقین در عرصہ گیتی چو نخل پر ثمر گردد
 ہر آں طفلے سعادت مند شامل در معرفت شد
 بود آخر کہ او بہتر و با مثل پدر گردد
 تو اے ابن وطن ایں کمیائے علم حاصل کن
 کہ ازوے این مس قلب وجودت بہچو زر گردد
 نشان نخل ہنر و مزارع دل اے عزیز من
 کہ تا او سایہ افکن در وطن با نچ ویر گردد
 جہالت خنظلے باشد بکن از مرزعت دورش
 نشان نخل ہنر کز وی دہانت پر شکر گردد
 صفا از صیقل عرفاں نماز نگ جہالت را
 کہ لوح سیہ ات را تو رایماں بیشتر گردد

بآب معرفت جانا اگر وایم وضو سازی
 بہ پیش خلق عالم حسن خلقت خوب تر گردد
 کسے را در جہاں گر بہرہ از علم و حکمت نیست
 چو حیوان باشد او کز وصف انسان دور تر گردد
 با صلاح وطن ہر کو نخواہد نسخہ دانش
 گماں کے می برم او با خبر از خیر و شر گردد
 با خبر وطن وایم غفوری نشر کن شہرت
 مگر روزے قبول حاسطہ اہل نظر گردد

حسین اخلاق

اے برادرِ مکتہ بیگویمت گیرش بگوش
 و در باش از مردم گندم نامے چو فروش
 بارِ طاعت کن کز اس عبادت بہتر
 بر در حق توبہ و عجز و نیاز می فروش
 گر ترا بجہ رسد با غم رضا وہ بر قضا
 نفع نبود گر کنی ہر چند فریاد و خروش
 شکر گو پر نعمت ایمان و بر رنق حلال
 رزق را در راہ حق چیرے بد چیرے فروش
 چشم خود را پوش از عیب و گناہ مویاں
 تا ترا بخشد خداے جرم بخش عیب پوش
 حاجت خود را چو آرد با تو کس بہر خدا
 در اداسے حاجتش با قدرتش باشد بگوش
 باش بکشادہ چہ بین و نیک خلق و جو د کیش
 خاصہ با احباب و ائم عکسار و گرم جوش

گر دو چار جاہلی گردی سلاش کوئی بس ہر چہ گوید در جواب حرف او راز گوش
 بگذر و دامن فراہم کردہ از آب و بجن ہر کرا پروردگارش دادہ باشد عقل و ہوش
 ہر کرا شیر احمد توفیق حق باشد نصیب این نصیحت میرسد گوش دلش را از سر و ش

سمہ پراور

ماہ گلچرخ و سرو قد پسریم مازیک مادر و زیک پدریم
 ببلبل مغصہ خوان یک گلشن نوگل شاخسار یک شجریم
 گلشن حسن رامحیں گلبن شجر عشق را بہین ثمریم
 ہر یکے میوہ دل مادر ہر یکے نور دیدہ پدریم
 ماہ تاباں آسماں ادب شمع رخشان محفل ہنریم
 گرچہ استادہ ایم پہلوی ہم روز پیکار پشت یکد گریم
 این بشیر و آن بنوک قلم مصدر کار و منشار اثریم
 چوں نر یا گہی بجائے مقیم گاہ چوں آفتاب در سفریم
 ماہ رفیق و آفتاب آئیم ایں میاں چوں ستارہ سحریم
 چشتم زخم زمانہ دو راز ماہ تن پہلوان ناموریم
 ماہ دست ہنرہ انگشتیم دہن خصم را یکے مشتیم

۵۳ ترانہ وطن

سرسبز کن از سعی تو سحرائے وطن را اگر میطلبی صورت زیبایے وطن را
امروز بکن خدمت فدائے وطن را از فکر مکن دور تو سودائے وطن را
زیرا وطنست چشم بگردار تو دارد
دار و بے امیسد چو غوار تو دارد

بہووی ایں خاک مُعلق بن دست آبادی دے جملہ معلق بن دست
آرے کہ ہمیں حرف محقق بن دست بارخصت اگر گشت موفق بن دست
چوں باعث آبادی ایخا من و توئیم

باید کہ رۂ خوبی اورا ہمہ جوئیم
اغیار نگر باب فنون جمائے کشوند کشت بوم و غانہ بسی اشیاء نمودند
ظاہر ز ہمہ گوے سعادت پر بودند بنگر کہ چہ کردند چہ آخر نمودند
از کوشش خود ہا بہوا جملہ پریدند
رفتند بسر منزل مقصود رسیدند

گلزار کن از کوشش خود خاک وطن را شرمندہ بہ پیشش بنار وے چین را
آور تو میان وطن صنعت و فن را گویم شنوا ز من تو ہمیں جملہ سخن را
بد سر تو خیال رہا بہبود وطن کن
از بہر وطن کار تو ہوں اہل زمین کن

آفتاب

صبح شد۔ خواہد برآمد آفتاب
 خیزد در جاے بلندے کن قیام
 کن نگہ در گنبد نیلوفر
 رو بمشرق ساعتے استادہ باش
 اولاً یک گوے زریں سرزند
 اندک اندک پر ضیا گرد جهان
 لطفہا بر خاک ظلماتی کند
 گلبن و زرع و نخسل و مرغزار
 گر نتابد آفتاب پر ضیا
 بس کہ اقتداست از ما دور تر
 چوں زمین کوفے کند برگرد آن
 چرخ دیگر می زند بر خور زمین
 تو ہی بینی کہ پوید آفتاب
 دیدہ میال و بیفکن رخت خواب
 بر فراز کوکے یا طرفت بام
 تا تماشاے غریبہ ہنگری
 جلوہ خورشید را آمادہ باش
 بعد ازاں خط شعاعی درزند
 بر تو بحر و کوہ و دشت و آسمان
 روشنی و گرمی از رانی کند
 ہر کیے از فیض او پُر برگ و بار
 نے پر کاہے بیابانی نے گیا
 قرص خور کوچک نماید در نظر
 عرصہ سالے ہی گرد و عیاں
 تا پدید آید شب و روزے خنیں
 فہم کن خود واژگول ستایں حساب

مشقی سوالات

- ۱۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:-
 (۱) تو اے ابنِ وطن! اس کیمائے علمِ حال کن کہ اذوے این صِلبِ وجودت ہچو زرگرد
 و بآپ معرفت جاننا اگر وایم و ضوسازی بہ پیش خلق عالم حسنِ خلقت خوب تر گردد
 ۲۔ ابنِ وطن اور کیمائے علم سے کیا مراد ہے۔
 ۳۔ جہالت کو حنظل سے کیوں تشبیہ دی ہے؟
 ۴۔ اخلاق سے تم کیا سمجھتے ہو؟
 ۵۔ بہترین اخلاق کیا ہیں؟
 ۶۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:-

- گر چہ استادِ یم پہلوی ہم روز پیکارِ پشت یکدگریم
 این بشیر آں بنوکِ قلم مصدر کار و منارِ انیم
 چوں شریانگی بجائے مقیم گاہ چوں آفتاب درغیریم
 ماہ دست بہر سہ انگشتم و حسنِ خصم را یکے مشیتیم
- ۷۔ ”ترانہ وطن“ میں شاعر کس چیز کی تعلیم دیتا ہے اور کیونکر؟ بیان کرو۔
 ۸۔ آفتاب کا منظر جو تم نے اس کتاب میں پڑھا ہے لکھو۔



کاغذ کتاب ۲۰x۳۰ = ۲۸ پونڈ و ہائٹ پرنٹنگ
کاغذ کور ۲۰x۳۰ = ۶۰ پونڈ

باہتمام سینٹر بشعبہ نائنہ ہمارے اسٹینڈرڈ پریس الہ آباد میں چھپا

